اُردو لسانیات سے متعلق

کتب اور تحقیقی کام کا توضیحی اشاریہ

ڈاکٹر عبد الستار ملک

اردو لسانیات سے متعلق کتب اور تحقیقی کام کا توضیحی اشاریہ

ڈاکٹر عبد الستار ملک

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب:	اُردو لسانیات سے متعلق کتب اور تحقیقی کام کا توضیحی اشاریہ
مصنف:	ڈاکٹر عبدالستار ملک
ناشر:	کریٹیو پبلشرز، فیصل آباد
اشاعت:	2024
تعداد:	۵۰۰
قیمت	800

انتساب

اس جامعہ کے نام جس سے میرا روزگار وابستہ ہے اور ان مخلص ہستیوں کے نام جن کا خونِ جگر اس کی بنیادوں میں شامل ہے۔

فہرست مندرجات

عنوان

پیش لفظ

مقدمہ

توضیح اشاریہ

فصل اول: کتب: قواعد و زبان دانی

الف: رسم الخط، املا و رموز اوقاف

ب: تدریس و تلفظ اور اسلوبیات

ج: قواعد و زبان دانی (محاورہ، ضرب الامثال)

فصل دوم: لسانیاتی کتب

الف: لسانیاتی مباحث ولغتیات

ب: اشتقاقیات و معنیات

ج: سماجی لسانیات

د۔ لسانی اصطلاحات کی فرہنگیں

فصل سوم: مقالات (اردو)

الف: قواعد و زبان دانی

(رسم الخط، املا، تدریس، محاورہ، ضرب الامثال، اسلوبیات)

ب: لسانی مباحث ولغات

ج: اردو کے عالمی زبانوں سے لسانی روابط

د: اردو اور علاقائی زبانوں کے لسانی روابط

i. پی ایچ۔ڈی

ii. ایم فل

فصل چہارم: مقالات و مضامین (انگریزی)

الف: مقالات۔ عمومی لسانیات

ب: مضامین۔ عمومی لسانیات

ج: مقالات۔ کمپیوٹری لسانیات

د: مضامین۔ کمپیوٹری لسانیات

پیش لفظ

دورِ جدید میں مختلف موضوعات سے متعلق کتابیات، توضیح فہرستیں اور اشاریے ضروری تحقیقی ذرائع تصور کیے جاتے ہیں۔ ان معاون تحقیقی ذرائع (Research Tools) کی بدولت محقق کے بہت سے قیمتی وقت، توانائی اور پیسے کی بچت ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تحقیق کو اسی وقت معیاری اور نتیجہ خیز بنایا جا سکتا ہے، جب اس طرح کے معاون تحقیقی وسائل میسر ہوں۔ بصورتِ دیگر محقق ایک نکتے کی تلاش اور تصدیق کے لیے جب رسائل ، اخبارات اور کتب کے دفاتر کنگھالتا رہے گا، تو اس کے پاس معلومات کے تجزیے اور نتائج کے استخراج کا وقت کہاں بچے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ریسرچ سکالر ہمیشہ وقت اور مواد کی کمی کا شکوہ کرتے پائے جاتے ہیں۔ ایسے میں تحقیق ناقص اور نتائج تشنہ ہوتے ہیں اور محقق کو آخر وقت تک اس امر کا یقین نہیں ہوتا کہ تمام ماخذ تک اس کی رسائی ممکن ہو سکی ہے یا نہیں۔ تحقیق میں اعتماد و ایقان کی منزل اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے، جب یہ سہولتیں میسر ہوں۔ یہ توضیح اشاریہ بھی اردو لسانیات کے میدان میں اسی خلا کو پر کرنے کی کوشش ہے۔ اس اشاریے میں عنوانات اور ان کی ذیلی تقسیم کے وقت، قاری کی ہر ممکن سہولت کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ جہاں کسی عنوان کی ذیل میں پیچیدگی کا احساس ہوا تو اسے مزید ضمنی عنوانات میں تقسیم کر دیا ہے۔ پیچیدگی سے اجتناب کرتے ہوئے لسانی مواد کی حتی الامکان ذیلی تقسیم کی گئی ہے اور سارے مواد کو مختلف فصلوں میں بانٹا گیا ہے۔

کتب، مقالات اور مضامین کو الگ الگ رکھا گیا ہے تاکہ ایک محقق اپنی ضرورت کی چیز بآسانی تلاش کر سکے۔ یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ متعلقہ تحقیقی کام کا ایک جامع تعارف میسر ہو۔ اشاریہ حسب ذیل اجزا پر مشتمل ہے۔

- عنوان کتاب / مقالہ
- مصنف / مقالہ نگار
- صفحات
- پبلشر / مخزونہ
- سن اشاعت / سن تکمیل
- توضیح

امید ہے اس اشارے کی مدد سے اردو لسانیات پر تحقیق کی موجودہ صورت حال واضح ہو جائے گی اور اس کی روشنی میں محققین اور جامعات کے اُردو شعبوں کو لسانیاتی تحقیق کی نئی جہات کی تلاش کرنے اور بہتر حکمت عملی مرتب کرنے میں آسانی ہو گی۔

اس توضیحی اشاریے کی تیاری اور ترتیب میں اپنے معاون محمد جمیل (پی ایچ ڈی اسکالر) کے علاوہ بہت سے احباب کا تعاون حاصل رہا ہے۔ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد کی علمی مشاورت میرے لیے آسانی کا باعث بنی اور مہمیز ثابت ہوئی۔ شعبۂ اُردو کے محمد علی نے کمپوزنگ اور فارمیٹنگ جیسے معاملات میں ہر ممکن مدد کی۔

میں مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کی لائبریری کے عملے کا ممنون ہوں کہ انھوں نے کتابوں کی تلاش میں معاونت کی۔ میں ان تمام احباب کا تہ دل سے سپاس گزار ہوں،

جنھوں نے اس علمی کام میں اعانت فرمائی۔ یہ کارِ خیر بھی ہے۔ اس سے طلبہ و محققین کو جس قدر فائدہ پہنچے گا، اسی قدر ان معاونین کی نیکیوں میں اضافہ ہو گا۔ میں اپنے ان احباب کے لیے جذباتِ تشکر و امتنان کا ہدیہ پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالستار ملک

مقدمہ

(۱)

لسان عربی زبان کا لفظ ہے، جس کا معنی ہے زبان۔ ''یات'' کا لاحقہ اردو میں علوم و فنون کے لیے مستعمل ہے۔ جیسے حیات سے حیاتیات، معاش سے معاشیات، نفس سے نفسیات وغیرہ۔ اس طرح لسانیات سے مراد ہے زبان کا علم۔ اردو میں یہ اصطلاح انگریزی اصطلاح ''Linguistics'' کا متبادل ہے۔ لسانیات زبان کی سائنس ہے اور یہ زبان کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ ایک منظم اور مربوط سائنسی انداز میں کرتی ہے۔ لسانیات کی جامع تعریف یوں ہو سکتی ہے: "لسانیات اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ زبان کی ماہیت، تشکیل، ارتقا، زندگی اور وفات کے متعلق آگاہی حاصل ہوتی ہے۔"[۱] اردو میں لسانی تحقیق ابھی ابتدائی مرحلے پر ہے اور لسانی تحقیق کے شعبے کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے بہترین منصوبہ بندی اور عملی کاوشوں کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر جامعات میں اردو لسانی تحقیق کا فقدان ہے۔ اردو میں لسانی اور لسانیاتی تحقیق کا آغاز اٹھارویں صدی میں ہوا۔ انیسویں صدی میں کسی قدر باقاعدگی پیدا ہوئی۔ بیسویں صدی میں ترقی یافتہ ممالک اور زبانوں کے لسانی علم سے استفادے کا رجحان بڑھا اور سائنسی اندازِ تحقیق کو اپنانے کی سعی کی گئی۔ گزشتہ چند برسوں سے لسانی تحقیق میں جدید ٹیکنالوجی سے مدد لی جا رہی ہے۔ پاکستان میں مرکز تحقیقات اردو FAST لاہور اور مرکز تحقیقات لسانیات UET لاہور اچھی مثالیں ہیں۔ معیار و مقدار کے اعتبار سے اردو لسانی تحقیق دیگر ترقی یافتہ زبانوں کے مقابلے میں بہت پیچھے ہے۔ تاہم اب لسانیات کی ضرورت و اہمیت کا احساس بھی ہونے لگا ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں لسانیات پر اتنی توجہ دی جاری ہے، جتنی دیگر سائنسی اور سماجی علوم پر بلکہ اب اسے ریاضی اور شماریات کے انداز میں وضع کیا جارہا ہے۔ چونکہ ہمارے ہاں زبانوں کے مطالعے کی اہمیت و افادیت کا وہ شعور نہیں، جو ترقی یافتہ ممالک میں ہے۔ جس کی وجہ سے لسانیات سے صرفِ نظر کیا گیا۔ لسانیات کی جولاں گاہ بہت وسیع ہے۔ آج ترقی یافتہ معاشروں میں لسانیات کی مدد سے تاریخ، تہذیب اور معاشرت کے بہت سے مسائل حل کیے جارہے ہیں۔ اس سے مختلف نسلوں اور زبانوں کا باہمی اشتراک و اختلاف معلوم کیا جا رہا ہے۔ اس سے قوموں اور زبانوں کی عمر کے ساتھ ان کی جائے پیدائش کے بارے میں معلومات حاصل کی جارہی ہیں۔ قدیم اور مردہ زبانوں کے رسم الخط اور ادب کی تفہیم بھی لسانیت کی مدد سے ممکن ہوگئی ہے۔ ایسی قبائلی زبانیں جن کا کوئی رسم الخط نہیں، لسانیات کی مدد سے ان کا رسم الخط وضع کیا گیا ہے۔ دنیا کی کسی بھی زبان کو ضبطِ تحریر میں لانے کے لیے صوتیاتی رسم الخط (IPA) وضع کر لیا گیا ہے، جس میں خفیف ترمیم کے بعد کسی بھی زبان کو لکھنا ممکن ہے۔ لسانیات کی مدد سے مخطوطات کے زمانی تعین میں مدد ملتی ہے۔ اس کی مدد سے ایسے قواعد مرتب کرنے کی کوششیں جاری ہیں، جن کے ذریعے کسی دوسری زبان کو بہت کم عرصے میں سیکھا جا سکتا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ میں انگریزی بولنے والوں کو دوسری غیر ملکی زبان کی تعلیم دینے کے لیے لسانیات کو سکولوں میں متعارف کرایا جارہا ہے۔ افواج میں اس کے ذریعے خفیہ کوڈ بنانے اور دوسروں کے خفیہ کوڈ پڑھنے کا کام لیا جارہا ہے۔ ترجمے کی ایسی مشین بنانے کی کوششیں جاری ہیں، جو ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کر سکے۔ لسانیات کی ان برکات سے فیض یاب ہونے کے لیے

لازم ہے کہ لمحۂ موجود تک ہونے والے کام کا تنقیدی جائزہ لے کر اس کی مقدار و معیار کا تعین کر دیا جائے، تا کہ مستقبل قریب میں اردو لسانی تحقیق کو درست سمت میں ٹھوس بنیادوں پر استوار کیا جا سکے۔ اس تحقیق کا ہدف یہی ہے کہ اردو لسانی لٹریچر کا تنقیدی جائزہ لے کر ہر قابلِ ذکر تحقیق و تصنیف کے اہم نکات واضح کر دیے جائیں۔ اس کام سے جہاں اردو لسانیات سے متعلق موجود علمی سرمائے کے تعین قدر میں آسانی ہو گی، وہاں ان شعبوں اور پہلوؤں کی نشان دہی ہو جائے گی، جن میں تحقیق کی ضرورت ہے۔

لسانی مطالعات کی قدیم ترین صورت الفاظ کی ایک فہرست ہے جو قدیم عراق (Mesopotamia) میں تیار کی گئی تھی۔ الفاظ کی یہ قدیم ترین فہرست قریباً تین ہزار پانچ سو قبل مسیح یعنی آج سے تقریباً ساڑھے پانچ ہزار سال قبل تیار کی گئی تھی۔ یہ فہرست خط میخی (cuneiform) میں تھی۔ خط میخی کو خط او تاد، خط پیکانی اور مسماری خط بھی کہتے ہیں۔[۲] تاریخ میں لسانی مطالعے کی روایت میں ہندوستان کو اولیت حاصل ہے۔ ہندوستان میں علمِ لسانیات کی روایت قبل مسیح سے ملتی ہے۔ تدوینِ لغت اور ترتیبِ فرہنگ کی طرف سب سے پہلے سنسکرت کے عالموں ہی نے توجہ دی تھی۔ "ویدانگ" اس دور کی مشہور اور مستند ویدک لغت ہے۔ اسی طرح سنسکرت ہی وہ پہلی زبان ہے جس کے قواعد باقاعدہ طور پر تحریر کیے گئے تھے۔ ویدک دور کے قواعد نویسوں میں پانِنی (۴ سے ۶ صدی قبل مسیح) کو ممتاز ترین حیثیت حاصل ہے۔ پانِنی نے اپنی کتاب میں سنسکرت کے صوتی اور صرفی و نحوی نظام کو نہایت خوب سے واضح کیا ہے۔ پانِنی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ قدیم ہندوستان کے شہر ٹکشلا (موجودہ پاکستان کے شہر ٹیکسلا) کا رہنے والا تھا۔ وہ شالاتر گاؤں میں پیدا ہوا۔ شالاتر کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ پاکستان میں پنجاب اور خیبر پختون خواہ کی

سرحد پر دریائے کابل اور دریائے سندھ کے سنگم پر اٹک ریلوے سٹیشن سے پندرہ میل کی دوری پر واقع تھا۔پانی کے عہد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن بیشتر محققین کا خیال ہے کہ اس کا زمانہ چوتھی صدی قبلِ مسیح کا ہے۔پانی سے متعلق جو تحقیقات ہوئی ہیں ،ان کے مطابق پانی کے والد کا نام پانی اور والدی کا نام داکشی تھا۔پانی سنسکرت کا جید عالم تھا اور اس نے اپنے عہد کی نالندہ یونیورسٹی سے تعلیم پائی تھی۔(۳)

پانی دنیا کا پہلا عظیم ماہرِ صوتیات و قواعد دان تھا، جسے بجا طور پر بابائے لسانیات کہا جاتا ہے۔پانی کا فقید المثال علمی اور لسانی کارنامہ اشٹ ادھیائے (پانینم) تجزیاتی ذہانت کا ایسا شاہکا ہے، جس کی مثال انسانی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔زبان کے توضیحی مطالعات سے متعلق مغرب کے ماہرینِ لسانیات نے جو انکشافات بیسویں صدی میں کیے،ان کی جانب اشارے پانی کی اشٹ دھیائے میں پہلے سے موجود تھے۔ مغرب کے بڑے بڑے ماہرینِ لسانیات پانی کے رطب اللسان نظر آتے ہیں۔لیورنارڈ بلوم فیلڈ لکھتا ہے۔(۴) This grammer... is one of the greatest monuments of human intelligence.

اس کی منظوم قواعد کا نام اشٹ ادھیائے (پانینم) ہے۔اس میں آٹھ (اشٹ) ابواب (ادھیائی) اور چار ہزار سوتر (شعری سطور) ہیں۔ان سوترون میں کفایتِ لفظی بھی پائی جاتی ہے اور اختصار بھی۔یہ تکرار کے عیب سے بھی پاک ہیں۔انھی سوتروں کی مدد سے پانی نے سنسکرت زبان کی نہایت جامع اور مکمل توضیح کی ہے۔یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آج کے جدید دور میں جس کمپوٹر لینگوئج کی مدد سے بڑے سے بڑے لسانی مواد اور رقوم کو سمیٹنا ممکن ہوا ہے، پانی نے اس کا استعمال اڑھائی ہزار سال پہلے کر کے سنسکرت کی صوتیات

و قواعد کو محض چالیس صفحات میں سمیٹ دیا تھا۔ پوری یہ کتاب ۱۴ کلیدی الفاظ (مثلاً لن،ہل، کپے، ہیورٹ وغیرہ) پر مشتمل ہے۔ سنسکرت جیسی دقیق زبان کے قواعد کو ان الفاظ میں سمو دیا گیا ہے۔ عروض کے ارکانِ افاعیل کی طرح یہ الفاظ چند بے معنی حروف کے مجموعے ہیں۔ ہر کلیدی لفظ کی تشکیل چند تکلمی اصوات کو ترتیب دے کر ہوئی ہے، جو کسی نہ کسی نشان گر (Marker) پر ختم ہوتا ہے اور یہی نشان گر پانِنی کے صوتیاتی قاعدوں کی بنیاد قرار پاتا ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کی لسانیاتی توضیح و تجزیے میں صفر کی ایجاد کا سہرا بھی پانِنی کے سر ہے۔(۵)

پانِنی نے مختلف آوازوں کا صوتی تجزیہ کیا۔ وہ مسموع (مصیتی) اور غیر مسموع (غیر مصیتی) ہکاری (ہائیہ)، غیر ہکاری (غیر ہائیہ) کے فرق سے واقف تھا۔ اسے ہر آواز کا صحیح مقامِ تلفیظ معلوم تھا۔ حیرت ہے کہ آلات کے بغیر اس نے مصیبت کی گرفت کر لی۔ اشٹادھیائی میں دو قسم کے صوتیاتی طریق کار بیان ہوئے ہیں۔ پہلا طریق وہ ہے جس کے تحت سالم تکلمی اصوات بر آمد ہوتی ہیں ،مثلاً بندشی، صفیری، انفی اور پہلوی مصمتے اور مصوتے۔ دوسرا طریق وہ ہے جو اصوات کی حلقومی ، نفسی اور انفی کیفیات سے تعلق رکھتا ہے اور جس کے تحت علی الترتیب مسموعیت، ہائیت اور انفیت پیدا ہوتی ہے۔ تکلمی اصوات کی مخارج کے لحاظ سے بھی درجہ بندی کی گئی ہے۔ یہ درجہ بندی منہ کے آخری حصے سے شروع ہو کر منہ کے بیرونی حصے یعنی دونوں ہونٹوں پر ختم ہوتی ہے۔ اس درجہ بندی کے تحت جو آوازیں پیدا ہوتی ہیں، وہ حلقی، غشائی، حنکی، معکوسی، دندانی اور دولبی اشٹادھیائی میں دوہرے مصوتوں (Diphthongs) کا بھی ذکر ملتا ہے، لیکن انھیں مرکب مصوتوں (Compond Vowels) کا درجہ دیا گیا۔ہیں۔ پانِنی کی سنسکرت زبان کی صوتیاتی

باریکیوں پر گہری نظر تھی، چنانچہ اس نے اڑھائی ہشار سال قبل اس حقیقت کا پتہ لگالیا تھا کہ مصمتے مسموع اور غیر مسموع ہوتے ہیں۔(۶)

صوتیات کے علاوہ اس نے الفاظ کی ساخت کے بارے میں تفصیل سے لکھا۔ اشٹ دھیائی کے آٹھوں ابواب پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ پانی نے نہ صرف سنسکرت صوتیات کا معروضی قطعیت کے ساتھ سائنسی تجزیہ کیا بلکہ اس زبان کی صرف و نحو کی توضیح میں بھی اپنی غیر معمولی لسانیاتی بصیرت کا مظاہرہ کیا۔ پہلا باب صوتیات کے علاوہ تشکیلِ الفاظ اور دیگر صرفی مسائل کا احاطہ کرتا ہے۔ باب دوم میں دیگر صرفی مسائل اور مرکبات سے بحث کی گئی ہے۔ تیسرے باب کا موضوع اشتقاقیات ہے۔ چوتھا اور پانچواں باب اسم کے بیان پر مشتمل ہے۔ چھٹے اور ساتویں باب میں سَندھی کو موضوع بنایا گیا ہے۔ آٹھواں باب جملوں کی تشکیل اور اور نحوی توضیح و تجزیے پر مشتمل ہے۔ کتاب کے آخر میں فعلی مادوں اور اور لفظی مجموعوں کی ایک فہرست شامل ہے۔(۷)

اس نے ویدک بھاشا (مذہبی زبان) اور عوامی سنسکرت کا تقابلی مطالعہ بھی کیا۔ یہ بات بلاخوفِ تردید کہی جاسکتی ہے کہ زبان کی توضیحی اور تجزیاتی مطالعے کی روایت سب سے پہلے ہندوستان میں ہی ملتی ہے، قدیم یونان اور روم میں لسانی مطالعات زیادہ تر قیاسی اور فلسفیانہ نوعیت کے تھے۔ اس نے سنسکرت کے قواعد اتنے کسے گٹھے طریقے سے بیان کیے کہ بعد میں کوئی ان میں قابل ذکر واضافہ ترمیم نہ کر سکا، ہاں پانی کے قواعد پر تبصرے، اصلاحیں اور تشریحات جاری رہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پانی کی جکڑ بندیوں کی وجہ سے سنسکرت کا ارتقا رک گیا اور وہ مردہ زبان ہو گئی۔(۸) پانی ٹکشلا کا رہنے والا تھا جو آج ٹیکسلا کے نام سے پاکستان کا ایک شہر ہے۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کے مطابق پانی نے اپنی

اس قواعد میں اپنے کم از کم ٦٤ پیش رووٴں کا ذکر کیا ہے۔ سنسکرت میں لکھی گئی پانِنی کی یہ قواعد منظوم ہے اور اس کا نام اشٹا دھیائی ہے۔ پانِنی نے سنسکرت کی جو روایت قائم کی تھی، اسے بعد کے دور میں کاتیاین، پتنجلی اور بعض دیگر قواعد نویسوں نے آگے بڑھایا ۔کاتیاین نے "وارتک" تصنیف کی ،جو سنسکرت زبان کی دوسری اہم قواعد ہے۔(بعض محققین کا خیال ہے کہ کاتیاین پانِنی کا ہم عصر تھا)۔اس میں اشٹا دھیائی پر تبصرہ شامل ہے۔اس کے بعد سب سے اہم قواعد نویس پتن جلی اپنی شہرہ آفاق کتاب "مہا بھاشیہ" تصنیف کرتا ہے۔اس میں اشٹادھیائی پر کاتیاین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے اور بعض مشکل مقامات کی گرہیں کھولی گئی ہیں۔ سنسکرت قواود نویسی کی عمر اڑھائی ہزار سال کے عرصے کو محیط ہے۔اس طویل مدت کے دوران میں بے شمار سنسکرت قواعد لکھی گئیں، لیکن جو اختصاص پانِنی کی اشٹ دھیائی کو حاصل ہے، کسی اور قواعد کو حاصل نہ ہو سکا۔[9]

جب سنسکرت زبان کی کتبِ قواعد یورپ پہنچیں اور یورپی علمائے زبان نے ان کا مطالعہ کیا تو انھیں زبان کے اصول اور درست تجزیے کے طریقے معلوم ہوئے۔اس لیے کہ ان تجزیوں کی بنیاد نظریوں پر نہیں بلکہ گہرے مشاہدے پر تھی۔پانِنی وغیرہ کے توضیحی اور تجرباتی طریق سے واقف ہونے کے بعد مغربی علما کے فکر کی نہج بدل گئی اور جدید علمِ زبان کی بنیاد پڑی۔

دنیائے مغرب میں یونانیوں نے قواعد اور لسانیات کے مباحث کا آغاز کیا ہندوستان کی طرح یونان میں بھی قدیم دور میں لسانیات کے موضوع پر مباحث ملتے ہیں لیکن وہ معیار و مقدار میں ہندوستان کے مقابلے میں کم ہیں۔کم و بیش اسی زمانے میں یونان کے فلسفی اور سوفسطائی بھی زبان کی ماہیئت اور حقیقت کے مباحث پر بحث و تمحیص کر رہے

تھے۔ وہ زبان کے عطیہ الٰہی یا اکتسابی ہونے کے متعلق کھوج لگانے اور کلمے اور اس کے معنی کے آپسی رشتے کی تلاش میں لگے ہوئے تھے۔ ان کے ہاں زبان کی ابتدا سے متعلق دو مکتبہ ہائے فکر وجود میں آئے۔ ایک گروہ کی سربراہی افلاطون کر رہا تھا جن کے خیال تھا کہ زبان عطیہ الٰہی ہے اور کلمات اور ان کے لیے مخصوص کردہ اصوات اپنے معانی سے الگ نہیں ہو سکتیں جب کہ دوسرا گروہ جس کا بانی ارسطو تھا ان کا خیال تھا کہ زبان اکتسابی ہے اور سماج کا مظہر ہے۔ وہ کلمات اور ان سے منسلک معانی کے درمیان کسی بھی قسم کے تعلق سے بھی انکاری تھے۔ ان میں سے پہلا گروہ "توقیضیہ" کہلایا اور دوسرا گروہ "اصطلاحیہ / تواضیعہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ (۱۰)

تاریخی اعتبار سے سب سے پہلے افلاطون (۴۲۷-۳۴۷ق م) کے ہاں زبان کے موضوع پر غور و فکر ملتا ہے۔ اس کی تصنیف Cratylus میں کافی تفصیل سے زبان کی ابتدا، معنی کی خصلت اور الفاظ کے ماخذ پر اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔ اس کا اہم کام یہ ہے کہ اس نے آوازوں کی گروہ بندی کی۔ اور مصوتے، نیم مصمتے اور مصمتے کی تقسیم کی تھی۔ ارسطو (۳۸۴-۳۲۲ق م) نے پہلی بار الفاظ کی صرفی تقسیم کی۔ اس نے کلمے کو زمروں میں تقسیم کیا۔ کلاسیکی قواعد کی اصطلاحیں اس کی اختراع ہیں۔ فاعل، مفعول، فعل ناقص اور لاطینی کے مشہور آٹھ اجزائے کلام اسی کی دین ہیں۔ اس نے پہلی بار لسانی ساخت کے باقاعدہ تجزیے کی کوشش کی۔ اس کے نزدیک قواعد منطق کا ہی حصہ ہیں۔ (۱۱) قواعد کے علاوہ یونان میں لغات اور لفظ کی اصل سے متعلق بہت سے کام ہوئے۔ اگرچہ یونانیوں نے زبان کی ماہیت کی طرف توجہ کی اور دنیائے مغرب میں قواعد اور لسانیات کے مطالعے کی روایت کی بنیاد رکھی، لیکن سنسکرت کے قدیم قواعد نویسوں کی طرح وہ قواعد اور صوتیات کے شعبوں میں تحقیق

کا حق ادا نہ کر سکے۔ ہندوستان کا لسانیاتی مطالعہ تجزیاتی اور توضیحی تھا، جبکہ یونان کا مطالعہ زیادہ تر قیاسی اور فلسفیانہ تھا۔ یونانیوں کے ہاں خطابت مقبول فن تھا۔ چنانچہ یونانی فلسفیوں نے لفظوں کا اثر معلوم کرنے کے لیے خیال اور لفظ کے باہمی تعلق کی چھان بین شروع کر دی۔ اس چھان بین سے علم، بیان کی نسبت منطق کو زیادہ مدد ملی۔ اس علم کو وہاں علمِ اشتقاق کے نام سے موسوم کیا گیا۔ رومی علمِ زبان کے وعبے میں یونانیوں کے نقشِ قدم پر چلتے رہے۔ انھوں نے زبان کے بنیادی اصول تسلم کر لیے تاہم ان کے مطابق عملاً گفتگو میں ہر اصول کا ایک مستثنیٰ ہوتا ہے۔ اس قاعدے کی بنا پر ان کے ہاں انالوگسٹ (Analogist) اور انامولسٹ (Analomolist) کے جھگڑوں کا خاتمہ ہو گیا۔

سنسکرت کے قواعد نویسوں کی طرح عربوں نے قرات اور تجوید کے جو اصول مدون کیے، وہ لسانیات کے میدان میں ایک شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاہم سنسکرت اور عربی میں لسانیات (لغت اور قواعد کی تدوین) کی جو روایت ملتی ہے، اس کے محرکات مذہبی تھے۔ بدھ مت اور جین مت کے ابھرے کی وجہ سے پراکرتوں کو تحریری اور علمی زبان کا درجہ حاصل ہو گیا اور ویدوں کی زبان متروک ہو گئی۔ ایسی صورت میں ہندو عالموں کو سنسکرت کے پڑھنے اور اور بول چال کی زبان سے اس کا تقابل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ برہمنوں کے نزدیک ویدوں کی غلط قرأت گناہ ہے۔ اس لیے وہ مبتدی کو پہلے سنسکرت شاستر (قواعد) اور صوتیات کی طرف خاص توجہ دلاتے تھے۔ ان ابتدائی قواعد نویسوں نے گویائی کے بنیادی طریق و مناہج، ادائے آواز کے مخارج اور کیفیتِ ادا کی وضاحت اور درجہ بندی کر کے اُس صوتیاتی تجزیے کی مثالیں قائم کیں جو جدید صوتیات کی ہم پلہ نظر آتی ہیں۔ اسی طرح جب اسلام جزیرہ نما عرب سے باہر تک پھیل گیا اور اسلامی

سلطنت کی حدود دور دور تک وسیع ہو گئیں تو قرآنِ حکیم کی درست قرات کے لیے عربی زبان کے قواعد اور تجوید کے اصول مرتب کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ عربی کا پہلا قواعد دان ابو الاسود ظالم بن عمر الدوئلی (۶۰۳ء۔۶۸۹ء) کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ ابو الاسود کا تعلق کوفہ تھا اور اس کی نشو و نما بصرہ میں ہوئی۔ [۱۲] روایت ہے کہ اس نے قواعد کے مبادیات حضرت علی ابنِ ابی طالب سے سیکھے تھے۔ اس کے شاگردوں میں کئی نامور نحوی شامل ہیں۔ [۱۳] رفتہ رفتہ عربی قواعد کے دو دبستان بصرہ اور کوفہ میں ابھرے۔ ابو الاسود کے شاگردوں میں ابو عبد الرحمن الخلیل بن احمد (۷۱۸ء۔ ۷۸۶ء) عربی کا پہلا مستند قواعد دان اور عالم لسانیات تھا۔ اسے عربی میں فن عروض کا موجد قرار دیا جاتا ہے۔ اس کی دوسری "کتاب العروض" عربی قواعد کی اہم کتاب

ہے۔ [۱۴] اس کی تالیف کتاب العین، عربی صرف، نحو اور تلفظ حروف کی سند ہے۔ ابو عبد الرحمن الخیل بن احمد کے لائق شاگرد اور عربی نحو اور صوتیات کے اہم ترین عالم سیبویہ (۷۶۰ء تا ۷۹۶ء) نے پہلی بار عربی آوازوں کی درجہ بندی کی۔ سیبویہ کی لسانی خدمات علم النحو سے کہیں زیادہ صوتیات کے شعبے میں ہیں۔ اس کی تصنیف "الکتاب" کے باب "الادغام" میں عربی زبان کا جو صوتی تجزیہ ملتا ہے اس سے زیادہ مکمل و مستند تجزیہ کسی اور کتاب میں نہیں ملتا۔ سیبویہ نے عربی کی تکلمی آوازوں کا تجزیہ کر کے ان کے مخارج اور کیفیت ادا کی بنیادوں پر جو تقسیم اور درجہ بندی کی ہے، جدید مغربی ماہرین صوتیات اس سے کم و بیش متفق ہیں۔ [۱۵] ان باکمال اساتذہ کے گروہ کو دبستان بصرہ کے نحویوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ دوسرا مشہور دبستان کوفہ کے نحویوں کا تھا۔ اس دبستان کے بانی "ابو جعفر محمد بن ابی سارہ رداسی کوفی" تھے۔ جامع القواعد (حصہ صرف) [۱۶] علم تجوید کا صوتیات

(Phonetics) سے بہت گہرا نظری اور عملی رشتہ ہے۔ صوتیات بیسویں صدی میں فروغ پانے والا جدید علم ہے۔ اس میں تکلمی آوازوں کا مطالعہ اور تجزیہ سائنسی بنیادوں پر کیا جاتا ہے۔ اس علم میں اعضائے تکلم اور ان سے تشکیل شدہ آوازوں سے بحث کی جاتی ہے نیز ان آوازوں کی درجہ بندی کی جاتی ہے اور ان کی صوتیاتی خصوصیات کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔ تجوید میں قرآن کریم کے صوتیاتی نظام کو مطالعے کا موضوع بنایا گیا ہے اسی لیے تجوید کو قرآنی صوتیات (Quranic Phonetics) بھی کہتے ہیں۔ تجوید میں تمام حروف کو اپنے مخرج (Point of Articulation) سے مع جمیع صفات (Manner of Articulation) کے ادا کیا جاتا ہے۔ صوتیات اور تجوید میں امتیاز صرف اتنا ہے کہ تجوید میں صرف قرآنی اصوات کی تشکیل، ادائیگی، خصوصیات اور ان کے مخارج و منابع سے بحث کی جاتی ہے جب کہ صوتیات دنیا کی کسی بھی زبان کی اصوات کی تشکیل، ادائیگی، درجہ بندی اور امتیاز و خصوصیات کو مطالعے کا موضوع بناتی ہے۔ علاوہ ازیں صوتیات اور تجوید میں بنیادی فرق یہ ہے کہ صوتیات صوت کے تصور پر مبنی ہے جبکہ تجوید میں حرف کا تصور بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ثانیاً اول الذکر میں آوازوں کے مخارج کا سلسلہ دونوں ہونٹوں سے شروع ہوتا ہے اور حلق کو آخری مخرج قرار دیا جاتا ہے۔ جبکہ موخر الذکر میں حلق کو پہلا مخرج تسلیم کیا جاتا ہے اور مخارج کا بیان حلق سے شروع ہو کر بیرونی حصے پر ختم ہوتا ہے۔ تجوید ایک قدیم علم ہے جس زمانے میں قدمانے تجوید کے قواعد و ضوابط منضبط کیے تھے، اس وقت صوتیات (Phonetics) کا نام و نشان تک نہ تھا۔ مقام حیرت ہے کہ آج سے کئی سو سال پہلے قدمانے قواعدِ تجوید سے متعلق جو مشاہدات پیش کیے وہ صوتیاتی نقطہ نظر سے نہایت وقیع ہیں۔ یہ امر باعث حیرت ہونے کے سا وصف باعث تاسف ہے کہ یہ علم مغربی

علما کی نظروں سے اوجھل رہا اور ان کی کتابوں میں کہیں اس سے استفادے کا ذکر نہیں ملتا۔[۱۷] معنیات کے مباحث جو عرب زبان دانوں اور ابنِ خلدون جیسے عالمِ عمرانیات کے ہاں ملتے ہیں، ورطہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ چونکہ ہم عربی سرمایہ لسانیات سے بے خبر ہیں، اس لیے مغربی علوم سے بہت جلد مرعوب ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جب مغرب جہالت کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا، اس وقت عرب مسلمان انسانی علوم اور قدرتی سائنس کے شعبوں میں مسلسل مباحث اور تجربات میں مصروف تھے۔ فارسی لسانیات کے ابتدائی نقوش پر عربی کے اثرات ہیں۔ فارسی قواعد نویسی بڑی حد تک عربی قواعد کی تقلید ہے۔

اٹھارویں صدی کے اواخر میں زبان کے سائنسی مطالعے یعنی "لسانیات" کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ لسانیات کا آغاز کرنے والوں میں روسو(۴۳) اور جان گوفرائیڈ ہرڈر (Johann Gottfried Herder) کو اولیت حاصل ہے۔ ہرڈر کو تو باقاعدہ طور پر پہلا ماہرِ لسانیات کہا جاتا ہے۔ ہرڈر نے زبان کے متعلق سائنسی تحقیقات کی بنیاد رکھی۔ اس کے خیال میں زبان کے ارتقا کے لیے لوگوں نے آپس میں معاہدہ عمرانی کیا ہوگا۔ اس کے بعد میں لسانیاتِ عامہ کے میدان میں خاصی پیش رفت تب ہوئی جب ۱۷۷۲ء میں ہرڈر کا مضمون "زبان کس طرح ایجاد ہوئی" منظر عام پر آیا جس میں اس نے زبان کے الٰہیاتی تصور پر مدلل تنقید کرتے ہوئے اسے ضرورتوں اور تقاضوں کا تدریجی نتیجہ قرار دیا۔

اس صدی کا ایک اور اہم کارنامہ سر ولیم جونز (Sir. William Jhons) کا ہے جنھوں نے سنسکرت لاطینی یونانی کی مماثلت کی وضاحت پیش کی اور ان زبانوں کے ہم نسبی ہونے کی طرف اشارہ کیا۔

انھوں نے لسانیات میں دو راہیں کھول دیں ایک تو تقابلی مطالعے اور لسانی روابط اور رشتوں کی اور دوسری مشترکہ قدیم ترین ممکنہ لسانی ماخذ کی۔ زبان کی ساخت کے تقابل اور تاریخی نقطہ نظر نے تقابلی گریمر اور تقابلی لسانیات کی بنیاد ڈالی۔ لیکن ان امور کی طرف توجہ برطانوی دانشوروں کے بجائے جرمنوں نے کی اور یوں تقابلی و تاریخی لسانیات کے آغاز اور فروغ کا سہرا جرمنوں کے سر سجا۔ تاہم اس کے محرک سر ولیم جونز ہی تھے اس وجہ سے بلوم فیلڈ نے انھیں پہلا عظیم ترین یورپی ماہرِ سنسکرت قرار دیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی لسانیات کے نئے دور کا آغاز ہوا اور ہند یورپی کا تقابلی و تاریخی مطالعہ انیسویں صدی میں عام غور و فکر کا موضوع بن گیا اور اس صدی کو اسی وجہ سے ہند یورپی لسانیات یا تقابلی لسانیات کی صدی بھی قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ فریڈرک فان شلیگل (Friedrich Fa Schlegel : ۱۷۷۲ء۔۱۸۲۹ء)، فرانز بوپ (Franz Bopp: ۱۷۷۲ء۔ ۱۸۲۹ء)، فریڈرک میکس مولر (Friedrich Max Mular: ۱۸۲۲ء۔ ۱۹۰۰ء)، ولیم وہائٹنے(William Whitney: ۱۸۲۲ء۔ ۱۹۰۰ء) جیسے ماہرینِ لسانیات اس شعبے میں اپنی خدمات سر انجام دیں۔

جرمن ماہر لسانیات نے فریڈرک فان شلیگل نے سنسکرت، یونانی لاطینی اور جرمانی زبانوں کی مماثلت سے خصوصی بحث کی ہے اور ہو بہو مماثل کلموں کی طویل فہرست بھی پیش کی ہے اور اس مماثلت کو ہم نسبی کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ شلیگل ہی وہ پہلا شخص تھا جس نے سب سے پہلے "تقابلی لسانیات" کی اصطلاح وضع کی۔ شلیگل کے بعد اس کے شاگرد فرانز بوپ نے "فارسی اور یورپی زبانوں کا سنسکرت سے موازنہ" نامی کتاب لکھی جس میں اس نے مدلل

انداز میں اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا کہ سنسکرت، فارسی اور مشہور یورپی زبانوں کا ماخذ کوئی ایک ہی زبان ہے جسے قدیم آریائی زبان کہا جا سکتا ہے۔

مبادیاتِ لسانیات کے سلسلے میں انیسویں صدی کے دو ماہرینِ لسانیات فریڈرک میکس مولر اور ولیم وہائٹنے اہمیت کے حامل ہیں۔ان دونوں نے گزشتہ ۷۰ سالوں سے لسانیات میں ہونے والی پیش رفت کو گہری چھان بین کے بعد مجموعی طور پر آسان فہم انداز میں پیش کیا۔ جس سے لسانیات کے متعلق تحقیقاتی شعبے میں انسانی زبان کی تاریخ اور اس کے ارتقا کے متعلق بحث کرنے والے اس نئے سائنسی شعبے پر سے لاعلمی کے پردوں کو ہٹانے میں بہت مدد ملی۔اس صدی میں متعدد مغربی ماہرین نے ہندوستان کی آریائی اور غیر آریائی زبانوں کے آغاز و ارتقا اور تقابلی قواعد پر تحقیق کی۔انیسویں صدی کے اواخر میں ڈی ساسور نے جو لسانیات اجتہادات کیے اور لسانیات کی دنیا کو جن نئے تصورات سے آشنا کیا۔

اس کے علاوہ فرانسیسی ماہرِ لسانیات Abbe P.Rousselot نے ایک مخصوص علاقے میں بولی جانے والی زبان کے مختلف لہجوں کی صوتی تحقیق کرکے لسانی جغرافیے کی راہیں ہموار کیں۔ اس نے طبعیات اور عضویات کے تجربی طریقوں کا اطلاق کرکے آوازوں کے تجزیاتی مطالعے کی تکنیک وضع کی۔اسے جدید صوتیات کا بانی قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کے شاگرد Paul Passy بین الاقوامی صوتی ابجد (I.P.A) کا موجد ہے۔

ایک اور ماہرِ لسانیات Michel Breal نے ۱۸۸۳ء میں تصورات کے مقابلے پر کلموں کو اہمیت دی اور ان کے معنیاتی مراحل کی توجیہ کی۔ اس نے "معنیات

"(Semantics) کی اصطلاح وضع کرتے ہوئے معانی کے تغیرات کے اصولوں، کلموں اور لسانی اظہار کے وجود میں آنے اور ختم ہو جانے اور پیدائش اور موت کو موضوعِ خاص بنایا۔ اس نے معانی کے تغیرات کا مطالعہ تاریخی نقطہ نظر سے کیا۔

بیسویں صدی کے آغاز میں لسانی جغرافیے کا آغاز ہوا جس کے پیچھے ماہرینِ لسانیات کا فیلڈ ورک کا وہ کام تھا جس کے ذریعے انھوں نے زیادہ سے زیادہ مواد اکٹھا کر کے بولیوں، ان کے کلماتی انحرافات، لب ولہجہ کے تغیرات کی جغرافیائی حد بندی کی اور فرانس کے مختلف حصوں کے لسانی نقشے اور بولیوں کے چارٹ بھی بنائے۔ ان سے فرانس کا جو لسانی اٹلس تیار ہوا اسے زبان کے پُر پیچ اور مبہم ارتقا کی توجیہات کو سمجھنے میں مدد ملی۔

بیسویں صدی میں اسلوب کے لسانیاتی مطالعے کی روایت کو مضبوط بنیادیں فراہم کیں اور "اسلوبیات" کی اصطلاح سامنے آئی۔

جدید لسانیات کا مرکز کورتنے کی لسانی تحقیقات کو مانا جاتا ہے۔ کورتنے، جو روس کے "کارزن دبستانِ لسانیات" سے تعلق رکھتا ہے، نے توضیحی لسانیات کی دو ممتاز نوعیتوں کی نشاندہی کی۔ ایک میں آوازوں کی طبیعاتی حیثیت کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور دوسری میں ان کی ذہنیاتی و نفسیاتی حیثیت کا۔ اس نے پہلی بار آواز کی چھوٹی سے چھوٹی، ناقابلِ تجزیہ اکائی کو "فونیم" کی اصطلاح سے موسوم کیا اور فونیم اور صوتیہ کا فرق واضح کیا۔

دوسری جنگِ عظیم کے بعد ماہرینِ لسانیات بھی ایک علاقے سے دوسرے علاقوں میں گئے۔ یوں اصطلاحات کے اختلاف کو ختم کرنے کے حوالے سے کام ہوا۔ لسانی تحقیقات کو فروغ ملا۔ بڑے بڑے ادارے لسانیات کی پشت پناہی کرنے لگے۔ یونیسکو نے

بھی اس کی طرف توجہ کی ہے۔ اس کے علاوہ لسانیات کے حوالے سے تحقیقات کرنے والوں نے اپنے لنگوسٹک سرکلز اور لنگوسٹک سوسائٹیاں قائم کیں۔ فونیمیات اور ساختیات پر کتب سامنے آنے لگیں اور ان میں معنیات کو بھی ایک خاص جگہ دی جانے لگی ہے اور اب مختلف ترقی پذیر ممالک میں لسانی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جانے لگی ہے۔ لسانی تحقیقات کے حوالے سے باقاعدہ رسالے بھی نکالے جارہے ہیں۔

لسانیات میں ہونے والی پیش رفت کی یہ تاریخ چار ہزار سالہ ہے۔ اگرچہ ابھی تک بھی اس منزل پر نہیں پہنچا جاسکا کہ جب لسانی مفروضوں کو پورے وثوق سے ثابت کیا جاسکے لیکن مختلف حلقوں میں اس بارے میں جو کوششیں جاری ہیں ان سے کئی گم گشتہ در وا ہوئے ہیں جن کے دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ منزلِ مقصود اب کچھ دور نہیں۔

اردو کے لسانی مطالعے کا ذکر کرتے ہوئے اب ہم دورِ جدید تک آگئے ہیں۔ واسکوڈے گامانے ہندوستان کا راستہ دریافت کر لیا تو یورپی اقوام کی آمد شروع ہو گئی۔ جب ایسٹ انڈیا کمپنی نے نے ہندوستان پر باقاعدہ قبضہ کر کے تعلیمی ادارے قائم کیے تو انگریز ہندوستان کے علمی اورادبی کارناموں سے روشناس ہوئے۔ ہندوستانی زبانوں بالخصوص سنسکرت کے علمی کارناموں کی اشاعت جب یورپ میں ہوئی تو مغرب میں لسانی مطالعے کے نئے باب کا آغاز ہوا۔ انیسویں صدی میں یورپ میں لسانیات سے متعلق تحقیقی کام سرعت سے شروع ہوا۔ انیسیویں صدی میں لسانیاتی دلچسپی کا مرکز ہندیورپی زبانیں تھیں۔ ماہرین لسانیات زبانوں کے رشتے اور شجرے قائم کرتے تھے اور قدیم زبانوں کی باز تشکیل کرتے تھے۔ تاریخی یاعصریاتی مطالعے سے عصری مطالعے تک لے جانے والی اہم شخصیت ساسور کی ہے۔ بیسویں صدی میں لسانیات کے کئی دبستان بن گئے۔ ان میں جنیوا اسکول، فرانسیسی

سکول، روسی سکول، پراگ سکول، امریکی سکول، ہارورڈ سکول، برطانوی سکول اور کوپن ہیگن سکول شامل ہیں۔ جدید دور کے اہم ترین ماہرین لسانیات یہ ہیں:

"فرڈی ننینڈی ساسور (Ferdinand de Saussure) ، لیونارڈ بلوم فیلڈ (Leonard Bloomfield) ، نوم چامسکی(Noam Chomsky)،یاکوبسن، فرتھ(J. R. Firth)،ہیم سیلو"۔ ان میں ساسور، بلوم فیلڈ اور چامسکی زیادہ اہم ہیں۔ اس لیے ہم ذیل میں انھی ماہرین کے سکولوں کا ذکر کریں گے۔

جینوااسکول اور فرڈی ننینڈی ساسور Ferdinand de saussure(۱۸۵۷ء تا ۱۹۱۳ء):

فرڈی ننینڈی ساسور کو بابائے جدید لسانیات کہا جاتا ہے۔ وہ سوئٹزرلینڈ میں فرنچ گھرانے میں پیدا ہوا۔ ۲۲ سال کی عمر میں اس نے لسانیات پر ایک عالمانہ کتاب شائع کی، جس کے بعد وہ پیرس یونیورسٹی میں معلم ہو گیا۔ ۱۸۹۱ء میں وہ جینوا یونیورسٹی چلا گیا۔ ۱۹۱۳ء میں اس کے انتقال کے بعد اس کے شاگردوں نے اس کے لیکچروں کی یادداشتوں کو کتابی شکل میں مرتب کیا، جو ۱۹۱۵ء میں پیرس میں "عام لسانیات کا ایک نصاب" کے نام سے شائع ہوئی۔ ساسور جدید لسانیات کے ستونوں میں شمار ہوتا ہے۔ ساسور کی اہمیت عصری مطالعے کے آغاز کی وجہ سے ہے لیکن اب جینوا سکول اسلوبیات کی وجہ سے اہمیت رکھتا ہے۔[(۱۸)]

اس کے نزدیک لسانیات میں پہلے کام علامات کا تجزیہ ہونا چاہیے۔ وہ علامت کو خود اختیاری قرار دیتا ہے۔ ڈی ساسور نے پہلی بار Langue (زبان) اور Parole (بول چال) کے فرق و امتیاز کی نشاندہی کرتے ہوئے یہ بتایا کہ زبان علامتوں کا مکمل نظام ہے جو لسانی گروہ میں ابلاغ کا ذریعہ بنتا ہے۔

امریکی سکول:

اس سکول میں لیونارڈ بلوم فیلڈ(Leonard Bloomfield)(۱۸۸۷ء تا ۱۹۴۹ء) سب سے اہم ماہرِ لسانیات ہے۔اس نے ۱۹۱۴ء میں Introduction to Study of Languageشائع کی اور ۱۹۳۳ء میں اپنی کلاسیک Languageشائع کی۔ بلوم فیلڈ کی کتاب "زبان" امریکی لسانیات کی بائبل کہی جاتی ہے۔اس میں بلوم فیلڈ نے معنی کو رد کیا اور زبان کے میکانکی پہلو یعنی صوت پر زور دیا۔ بلوم فیلڈ کو تجزیاتی لسانیات کا سب سے بڑا ستون کہہ سکتے ہیں۔اس نے تجزیاتی لسانیات کے جملہ شعبوں صوتیات، فونیمیات اور صرف و نحو کا مطالعہ کیا لیکن اس کا خاص زور فونیمیات پر تھا۔ بلوم فیلڈ سکول کو فونیمی سکول بھی کہا جاتا ہے۔ جبکہ برطانوی سکول کو صوتی سکول (Phonetic School) کہتے ہیں، جس سے ڈینیل جونز (Daniel johns)اور فرتھ (J. R. Firth)جیسے ماہرین کا تعلق ہے۔[۱۹]

ہارورڈ سکول(Phonological School):

اس سکول میں نوم چومسکی (Noam Chomsky)نے ۱۹۵۷ء میں اپنی کتاب نحوی ساختیں (Syntactic Structures) میں قواعد کا تشکیلی نظریہ پیش کیا۔ اس کی وضع کردہ قواعد کو تشکیلی گرامر یا تخلیقی گرامر(Generative Grammer) بھی کہتے ہیں۔اس گرامر کے سہارے مشینی ترجمہ بھی ہو سکتا ہے۔[۲۰] اس کتاب نے لسانیات کو ایک بار پھر نئے راستے پر ڈال دیا۔ اس وقت نوم چومسکی ماساچیوسٹ انسٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (Massachusetts Institute of Technology)میں استاد تھا اور اس کی عمر محض انتیس برس تھی۔

ہندوستان میں لسانیات کے عالمانہ کام کا مرکز دکن کالج پونا ہے۔ مقدار میں سب سے زیادہ کام ہندی میں ہو رہا ہے، لیکن اس کام میں وہ معیار اور بلندی نہیں جو مغرب کے اداروں میں ہے۔ ہندی کے مقابلے میں لسانیات کے باب میں اُردو کی کم مائیگی قابل افسوس ہے۔ اُردو کسی وقیع ادارے کا ذریعہ تعلیم نہیں۔ کسی درس گاہ میں لسانیات کے شعبے میں اردو کو اپنا ذریعہ تدریس نہیں بنایا۔ اُردو میں لسانیات پر جتنے لکھنے والے ہیں وہ بنیادی طور پر ادبیات کے استاد ہیں۔ علی گڑھ یونیورسٹی میں شعبہ لسانیات قائم ہے۔ شاید مستقبل میں اس سے بہتر نتائج بر آمد ہوں۔

اردو میں لسانیات کے حوالے سے باقاعدہ کام کے آغاز کا سہرا تو بلاشبہ مستشرقین ہی کے سر ہے لیکن یہ کہنا بجا نہ ہو گا کہ اردو ادبا اس حوالے سے بالکل بے بہرہ تھے۔ تذکروں میں موجود منتشر صورت لسانی اشارات اس امر کی دلیل ہیں کہ اردو علما مستشرقین سے پہلے لسانی شعور رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ سراج الدین علی خان کا لغت ''نوادر اللغات'' (۱۷۵۶ء)، شیخ ظہور الدین حاتم کا ''دیوان زادہ'' (۱۷۶۰ء) اور انشا کی ''دریائے لطافت'' (۱۸۰۸ء) وہ تصانیف ہیں جنھیں اردو کا اولین لسانی سرمایہ قرار دیا جاسکتا ہے مگر پھر بھی مغرب کی طرز پر اردو زبان کے سائنسی مطالعے کا آغاز مستشرقین ہی کے سر ہے۔

مستشرقین جو مختلف ممالک کی ایسٹ انڈیا کمپنیوں کی طرف سے یہاں آئے تھے انھیں یہاں کی زبان سیکھنے کی ضرورت پیش آئی اور انھوں نے اس مشکل کو آسان کرنے کے لیے مغرب کی روایتی گریمر کی تقلید میں مقامی زبانوں میں گریمریں اور فرہنگیں مدون و مرتب کیں۔

مشہور مستشرق جارج گریرسن نے اپنی تصنیف "Linguistic Survey of India" کی جلد نہم میں مسٹر کورچ کے لغت "اورینٹل کیٹلاگ" کو اردو کا پہلا لغت قرار دیا ہے جو ۱۶۳۰ء (بمقام سورت) میں تیار ہوا جبکہ اردو قواعد کے حوالے سے جان شو کیٹلر کو اولیت کا درجہ دیا ہے جن کی تالیف ۱۷۱۵ء میں منظرِ عام پر آئی۔ ان کے علاوہ انیسویں صدی تک مستشرقین کی اور بھی بہت سی کتب وقتاً فوقتاً سامنے آتی رہیں، جن کی فہرست مولوی عبدالحق کی تالیف "اردو قواعد" میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بیسویں صدی کے آغاز تک مستشرقین سست پڑ گئے اور مقامی لسانی ماہرین کے سفر کا آغاز ہوتا ہے۔ اس میدان میں اولیت انشا کو حاصل ہے جن کی فارسی تالیف "دریائے لطافت" ۱۸۰۸ء میں لکھی گئی اور ۱۸۴۹ء میں شائع ہوئی۔ جس میں انھوں نے اردو قواعد لکھ کر لسانی مباحث کا باقاعدہ آغاز کیا۔ انشا نے "دریائے لطافت" میں اردو کے مختلف روپ، علاقے اور لہجے کے امتیاز کے ساتھ پیش کیے ہیں۔ انھوں نے اردو صرف و نحو کے ساتھ ساتھ علمِ عروض کے حوالے سے بھی بحث کی ہے۔

اردو لسانیات کے حوالے سے مولانا محمد حسین آزاد کی خدمات کو کسی طور بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ لسانی حوالے سے ان کی پہلی اہم تصنیف "آبِ حیات" ہے، جو ہمہ جہت خصوصیات کی حامل ہے۔ اس میں آزاد نے اردو زبان کی پیدائش اور آغاز سے متعلق مباحث کا آغاز کرتے ہوئے اردو زبان کا مولد برج بھاشا کو قرار دیا ہے۔ آزاد کی تصنیف "سخندانِ فارس" بھی لسانیات کے حوالے سے خاصی اہم ہے جس میں اردو لسانیات کے

حوالے سے پہلا باقاعدہ مضمون ''فیلالوجیا'' ملتا ہے۔ جس میں آزاد نے لغات اور زبانوں کی فلسفہ تحقیقات کے اصول کی بحث کی ہے۔

لسانیات پر تحقیقی نقطۂ نظر سے سب سے پہلے حافظ محمود شیرانی نے قلم اٹھایا اور اردو کے پنجاب میں پیدا ہونے کا نظریہ اپنی تصنیف ''پنجاب میں اُردو'' (۱۹۲۸ء) میں پیش کیا اگرچہ شیرانی کے اس نظریے سے پہلے مولوی نصیر الدین ہاشمی ''دکن میں اردو'' (۱۹۲۳ء) اور آزادؔ برج بھاشا کو اردو کا مولد قرار دے چکے تھے تاہم شیرانی نے اپنی کتاب میں جو تحقیقی مواد فراہم کیا اس کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ اردو زبان میں تقابلی لسانیات کے حوالے سے پہلی باقاعدہ تصنیف ہے۔

اسی زمانے میں اردو لسانیات کو سید محی الدین قادری زورؔ کی شکل میں ایک ایساعالم میسر آیا جس نے جدید لسانیاتی نقطہ نظر کو اردو زبان کے مطالعے کا حصہ بنایا۔ اس ضمن میں ان کے علمی و تحقیقی کارنامے ''ہندوستانی صوتیات'' (۱۹۳۰ء) اور ''ہندوستانی لسانیات'' (۱۹۳۲ء) خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان تصانیف میں انھوں نے نہ صرف اردو کے نواح دہلی اور دو آبہ گنگا جمنا میں بولی جانے والی بولی سے روابط کو ثابت کیا بلکہ ہندوستان میں زبان کے ارتقا اور بالخصوص اردو زبان کے آغاز و ارتقا اور ہند آریائی زبانوں سے متعلق مباحث کو بھی اپنا موضوع بنایا ہے۔

اس منظر نامے میں میں ڈاکٹر سدھیشور ورما اور ڈاکٹر سنیتی کما چڑ جی کی شخصیات بھی نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ سدھیشورورما نے اپنی کتاب ''آریائی زبانیں'' (۱۹۴۲ء) میں ہند آریائی اور آریائی زبانوں کا تقابلی مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہندوی (اردو) کے آغاز و ارتقا

سے متعلق بھی سیر حاصل گفتگو کی ہے اور ہندی اور ہندوی کا تجزیاتی مطالعہ پیش کر کے انھیں الگ زبانیں قرار دیا ہے جب کہ ڈاکٹر سینتی کمار چٹر جی نے اپنی تصنیف "ہند آریائی اور ہندی" (۱۹۴۲ء) میں ہندوستان کی زبانوں کا عہد قدیم سے تا حال جائزہ پیش کیا ہے۔ انھوں نے اردو زبان کو ہندوی قرار دیتے ہوئے اسے ہی جدید ہندوستان کی نمائندہ زبان قرار دیا ہے۔ انھوں نے ہندوستان میں ہند آریائی زبانوں کے ارتقا اور ہندوستان میں کثیر اللسانیت، ہندوی حروفِ تہجی اور فرہنگ جیسے مسائل کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

اگرچہ اس کے بعد اردو زبان و ادب کی تواریخ لکھنے کا رجحان عام ہوا اور ۱۹۴۷ء سے قبل رام بابو سکسینہ، سید اعجاز الحسن اور حامد حسن قادری وغیرہ نے اردو کی مختصر اور ۱۹۴۷ء کے بعد علی گڑھ تاریخ ادب اردو۔ ۱۷۰۰ء تک (پروفیسر سیدہ جعفر اور پروفیسر گیان چند) اور ڈاکٹر جمیل جالبی نے طویل تواریخ مرتب کیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے تاریخِ ادبِ اردو بیان کرتے ہوئے لسانی تبدیلیوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

برصغیر میں تقابلی لسانیات کی ابتدا "سراج الدین علی خان آرزو" (۱۶۸۹ء۔ ۱۷۵۶ء) سے ہوئی، جنھوں نے اپنی تالیف "نوادر الالفاظ" میں پہلی بار سنسکرت اور فارسی کا تقابل کر کے ان کی مشابہت کو "توافق لسانین" کے نام سے ظاہر کیا۔

برصغیر میں جدید تاریخی و تقابلی لسانیات کی بنیاد سر ولیم جونز کے کالی داس کے ڈرامے شکنتلا کے ترجمے سے پڑتی ہے، جس میں انھوں نے سنسکرت کا مطالعہ کیا اور خیال ظاہر کیا کہ سنسکرت، یونانی اور لاطینی ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ سر ولیم جونز ستمبر ۱۷۸۳ء سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے کلکتہ پہنچے۔ انھیں مشرقی علوم و ادبیات سے دلچسپی تھی اور وہ متعدد زبانیں جانتے تھے۔ انھی کی کوششوں سے ۱۷۸۴ء میں ایشیاٹک

سوسائٹی کی بنیاد پڑی جس کے اجلاس میں اپنے تیسرے سالانہ خطبہ فروی ۱۷۸۶ء میں انھوں نے سنسکرت کی لسانی پختگی، عظمت و شکوہ اور یونانی، لاطینی اور فارسی سے گہری مماثلت کا ذکر کیا۔ ان کا یہ تحقیقی مقالہ جدید لسانیات اور تقابلی مطالعہ کے لیے رہنما ثابت ہوا۔[۲۱]

درحقیقت لسانیات کا ایک باقاعدہ ڈسپلن کے طور پر آغاز ۲۷ ستمبر ۱۷۸۶ کو ہوا، جب سر ولیم جونز نے اپنی تحقیق کی بنا پر رائل ایشیاٹک سوسائٹی کو چونکا دیا کہ سنسکرت، یونانی، کیلٹک اور جرمینک زبانوں میں حیران کن مماثلت اور مشابہت پائی جاتی ہے۔

مستشرقین کا بھی اردو زبان و قواعد کی تحقیق و تنقید میں اہم حصہ ہے، جن میں جان گل کرسٹ، گارساں دتاسی، میکس مولر، جان جیمز، پلیٹس، فیلن اور جارج گریرسن خاص طور پر ممتاز ہیں۔ سر جارج گریرسن کا "لسانیاتی جائزہ Linguistics survey of India" ہے، جو ۱۹۰۳ء میں شائع ہوا۔ سر جارج ابراہم گریرسن بہار میں افسر تھے۔ انھوں نے بہاری زبانوں کا مطالعہ کر کے بہاری زبانوں کی ایک مختصر سی تقابلی قواعد لکھی۔ بعد ازاں انھوں نے اپنا شاہکار تحقیقی کام "لسانیاتی جائزہ" کا آغاز کیا۔ جو ۱۸۹۴ء سے شروع ہو کر ۱۹۲۷ء میں ختم ہوا۔ یہ کام گیارہ حصوں اور انیس جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کے لیے انھوں نے کلکٹروں اور پٹواریوں سے تفصیلی معلومات لیں لیکن ترتیب و تدوین خود کی۔ پہلی جلد میں آریائی زبانوں کے بارے میں مفصل عالمانہ مقدمہ ہے۔ یہ اتنا وسیع، دقیق اور عظیم کام ہے کہ اگر کوئی بڑا ادارہ بھی اسے سر انجام دیتا تو اس کے لیے باعث فخر ہوتا۔[۲۲] یہ لسانیاتی جائزہ دنیا میں بیسویں صدی کا عظیم ترین کارنامہ ہے جو گیارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔

تاریخی اعتبار سے اردو لسانیات کو تین ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

الف۔ اردو لسانیات کا پہلا دور۔۔۔۔ ابتدا تا ۱۹۰۰ء

اردو لسانیات کے ابتدائی خدوخال ان لغات اور کتبِ قواعد میں ملتے ہیں، جو فارسی اور دیگر زبانوں کو بنیاد بنا کر لکھی گئیں۔ اس ضرورت کے پیشِ نظر اردو الفاظ کی چھان بین کا کام شروع ہوا۔ یہ وہ دور ہے جب اردو لسانیات اپنے پائوں پر کھڑی ہو رہی تھی۔ مولوی محمد ہانسوی کی غرائب اللغات اور سراج الدین علی خان آرزو کی نوادرالفاظ (۱۷۴۳ء) اس دور کی نمائندہ تصانیف ہیں۔

ب۔ اردو لسانیات کا دوسرا دور۔۔۔۔ ۱۹۰۰ء تا ۱۹۴۷ء

بیسویں صدی کی ابتدا سے اردو لسانیات کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ یہ وہ دور ہے جب دنیا میں علمِ لسانیات میں بڑی تبدیلی رونما ہوئی۔ اس دور میں سر جارج گریرسن کا ''لسانیاتی جائزہ Linguistics survey of India'' (۱۹۰۳ء) شائع ہوا، جس سے مقامی لسانی محققین کو اردو زبان اور اس سے تعلق رکھنے والی مختلف ہند آریائی زبانوں کو نئے سرسے سمجھنے کا موقع ملا۔ انھی تعلقات کو بنیاد بناتے ہوئے اردو آغاز و ارتقا کے نظریات سامنے آئے۔ یہ وہ دور ہے جب حافظ محمود شیرانی اور محی الدین قادری زور جیسے محققین مصروفِ کار تھے۔ اس دور کا اختتام مسعود حسین خان پر ہوتا ہے۔ "مقدمہ تاریخِ زبان اردو" ان کا تحقیقی مقالہ ہے، جس پر انھیں پی ایچ۔ ڈی کی سند تفویض ہوئی۔

ج۔ اردو لسانیات کا تیسرا دور۔۔۔۔ ۱۹۴۷ء تا حال

اس دور میں مسعود حسین خان (انڈیا)، شوکت سبز واری (پاکستان) اور ڈاکٹر سہیل بخاری (پاکستان) کے نام نمایاں نام ہیں۔ اردو زبان کا ارتقا (۱۹۵٦ء) ڈاکٹر شوکت سبز واری کا پی ایچ۔ڈی کا مقالہ ہے، جو کچھ ترمیم و اضافے کے بعد منظرِ عام پر آیا۔

مشرقی ماہرینِ زبان میں سراج الدین علی خان آرزو (۱٦۸۷ء-۱۷۵٦ء) وہ پہلے شخص ہیں، جنھوں نے "نوادرالالفاظ" (۱۷۵۱ء) سراج اللغات اور مثمر میں، سنسکرت اور فارسی کے مابین قواعدِ زبان اور لسانی مماثلت کی نشان دہی کی ہے۔ سراج الدین علی خان آرزو کو آج کی اصطلاح میں انسائیکلوپیڈیائی ذہن کی شخصیت قرار دیا جاسکتا ہے۔ محمد حسین آزاد نے سخن دانِ فارس (۱۸۸۷ء) میں عمومی لسانیات کے مباحث اور زبانوں کے لسانی رشتوں کی بات کی۔ سید احمد دہلوی کی تصنیف علم اللسان (۱۹۰۰ء)، مرزا سلطان احمد کی زبان (۱۹۱٦ء) اور عبدالقادر سروری کی تصنیف "زبان اور علمِ زبان" میں زبان کے مسائل پر غور و خوص کیا گیا۔ انشا اللہ خاں انشا کی دریائے لطافت (۱۸۰۸ء) میں اردو زبان کے قواعد کے علاوہ لسانی مباحث بھی شامل ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ پنڈت دتاتریہ کیفی نے ۱۹۳۵ء میں کیا۔ سید سلیمان ندوی نے "نقوشِ سلیمانی" (۱۹۳۹ء) میں فارسی اور سنسکرت کے لسانی اشتراکات کی نشان دہی کی۔ نصیر الدین ہاشمی (۱۸۹۵ء-۱۹٦۴ء) کی کتاب "دکن میں اردو" پہلی بار ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی، جس میں دکنی زبان و ادب کے جائزے کے ساتھ اردو کے آغاز کے نظریوں پر بھی بحث کی گئی۔ فارسی کے پروفیسر حمید اللہ خاں یوسف زئی نے "لسان اور علمِ لسان" (علی گڑھ، ۱۹۲۸ء) کے عنوان سے پروفیسر ڈبلیو۔ڈی۔ ہوٹنی کی کتاب کا ترجمہ کیا۔

ڈاکٹر محی الدین قادری زور (۱۹۰۵ء۔ ۱۹۶۲ء) اردو کے پہلے ماہرِ لسانیات ہیں، جنھوں نے یورپ سے باقاعدہ لسانیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ان کا مقالہ Hindustani Phonetics، ۱۹۲۸ء پیرس سے شائع ہوا۔ ان کی ایک اور اہم تصنیف 'ہندوستانی لسانیات' (۱۹۳۲ء) ہے۔

برج موہن پنڈت دتاتریہ کیفی ایک اہم ماہرِ زبان تھے۔ انھوں نے اپنی تصانیف 'کیفیہ' (۱۹۴۲ء) اور 'منشورات' (۱۹۴۰ء) میں زبان وانشا کے مسائل پر بحث کی ہے۔ ڈاکٹر مسعود حسین خان کا مقدمہ تاریخِ زبان اردو (۱۹۴۸ء) پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ ہے۔ [۲۳] اردو لفظ کا صوتیاتی اور تجز صوتیاتی مطالعہ (۱۹۸۶ء) اور دیگر وقیع لسانی مضامین ان کے لسانی شعور کا مظہر ہیں۔ پروفیسر احتشام حسین نے جان جیمز کی تصنیف An outline of Indian Philology کا ترجمہ ہندوستانی لسانیات کا خاکہ کے عنوان سے کیا، جو ۱۹۴۸ء میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوا۔ عبدالقادر سروری کی تصنیف "زبان اور علم، زبان" (حیدر آباد دکن، ۱۹۵۶ء) اردو لسانیات پر نہایت اہم کتاب ہے، جو اس موضوع پر ابتدائی ماخذ میں سے ہے۔

ڈاکٹر شوکت سبز واری (۱۹۰۵ء - ۱۹۷۳ء) ایک صاحبِ نظر ماہرِ لسانیات ہیں۔ ان کی تصانیف اردو زبان کا ارتقا (۱۹۵۶ء)، لسانی مسائل (۱۹۶۲ء) اور اردو لسانیات (۱۹۶۶ء) لسانیات کے میدان میں گراں قدر اضافہ ہیں۔ اردو لسانیات کے باب میں ایک معروف نام ڈاکٹر سہیل بخاری (۱۹۱۴ء - ۱۹۹۰ء) کا ہے۔ اردو کا روپ (۱۹۷۱ء)، اردو کی کہانی (۱۹۷۵ء)، اردو کا صوتی نظام اور تقابلی مطالعہ (۱۹۹۱ء) اور دیگر متعدد

تصانیف ان کی محنتِ شاقہ کی دلیل ہیں۔ پروفیسر خلیل صدیقی کی دلچسپی کا میدان اردو لسانیات ہے۔ زبان کا مطالعہ (۱۹۶۴ء)، زبان کا ارتقا (۱۹۷۷ء)، زبان کیا ہے؟ (۱۹۸۹ء)، لسانی مباحث (۱۹۹۱ء) اور آواز شناسی (۱۹۹۳ء) جیسی تصانیف ان کی عرق ریزی کی گواہی ہیں۔ ڈاکٹر امیر اللہ شاہین کی کتاب "جدید اردو لسانیات" (میرٹھ، ۱۹۷۳ء) ہے۔ ڈاکٹر اقتدار حسین خاں، جو علی گڑھ کالج کے شعبہ لسانیات میں بطور ریڈر فرائض سر انجام دیتے رہے ہیں، توضیحی لسانیات کے حوالے سے ایک قد آور شخصیت ہیں۔۔ ان کی کتاب لسانیات کے بنیادی اصول (۱۹۸۵ء) اردو لسانیات پر ایک اچھی تصنیف ہے۔ ان کی ایک اور اہم کتاب "صوتیات و فونیمیات" (۱۹۹۴ء) ہے۔ ڈاکٹر نصیر احمد خان کی تصنیف اردو لسانیات (۱۹۹۰ء) اور اردو ساخت کے بنیادی عناصر (۱۹۹۱ء) اردو لسانیات کی تفہیم کے لیے معاون ہیں۔ انھوں نے ڈیوڈ کرسٹل کی کتاب کا ترجمہ "لسانیات کیا ہے؟" کے عنوان سے کیا۔ ان کا سب سے اہم کارنامہ "اردو کی بولیاں اور کرخنداری کا عمرانی لسانیاتی مطالعہ" ہے، جو ۱۹۷۹ ء میں منظرِ عام پر آیا۔ یہ ان کے پی ایچ۔ڈی کے مقالے "کرخنداری اردو کا توضیحی مطالعہ" کی توسیع شدہ شکل ہے۔ ادب و لسانیات (۱۹۷۰ء) از ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی (۱۹۱۶ء-۱۹۹۴ ء) ایک اہم تصنیف ہے، جس میں ان کا شاہکار مضمون "اردو کا صوتی نظام بھی شامل ہے، جس میں سپیکٹو گرام کے نقشوں کے ذریعے اردو صوتیوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ ڈاکٹر عبد الستار دلوی کی تالیف اردو میں لسانی تحقیق (۱۹۷۱ء) متعدد عمدہ مقالات کا مجموعہ ہے۔ دلی یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے رسالہ "اردوئے معلیٰ" لسانیات بھی قابل ذکر ہے۔ شمشاد زیدی کی کتاب "لسانی تجزیہ" (علی گڑھ، ۱۹۱۶ء) اردو لسانیاتی موضوع پر نہایت اہم کتاب

ہے۔ عتیق احمد صدیقی نے اردو املا کی اصلاح اور صوتیات سے متعلق کئی اہم مضامین رسائل وجرائد میں تحریر کیے۔ ان کے کیے گئے تراجم میں دو کام کافی اہم ہیں۔ پہلا سنیتی کمار چٹرجی کی مایہ ناز تصنیف کا ترجمہ "ہند آریائی اور ہندی(۱۹۷۷) "اور دوسرا ایچ اے گلیسن(جونیر) کی کتاب An Introduction of descriptive linguistics کا ترجمہ "توضیحی لسانیات(۲۰۱۸ء)" کے عنوان سے کیا۔

ڈاکٹر مرزا خلیل احمد بیگ(پ ۱۹۴۵ء) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے صدرِ شعبۂ لسانیات رہے۔ ان کی پہلی کتاب Urdu Grammar,History and Structure (۱۹۸۸)۔ یہ کتاب ان کا پی ایچ۔ ڈی کا مقالہ ہے، جسے نظر ثانی کے بعد کتابی شکل دی گئی۔ انگریزی میں ان کی دو اور کتابیں بہت مقبول ہوئیں۔ ایک Psycholinguistics and Languag acquisition(۱۹۹۱) اور دوسری Sociolinguistic Perspective of hindi and Urdu in India(۱۹۹۶)۔ شعبہ لسانیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے نکلنے والا مجلہ "اطلاقی لسانیات" مرزا خلیل بیگ کی ادارت میں ہی شائع ہو تا رہا ہے۔ اردو میں ان دو اہم تصانیف "اردو کی لسانی تشکیل(۱۹۸۵ء)" اور "لسانی تناظر (۱۹۹۷ء)" ہیں۔ ان کی مرتبہ کتاب "اردو زبان کی تاریخ" میں اردو زبان کے آغاز و ارتقا اور دیگر اہم امور سے متعلق معروف ماہر لسانیات کے مضامین کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ کل ۱۹ مضامین ہیں، جن میں چند مرزا خلیل بیگ کے ہیں۔ ان کی ایک اور تصنیف "لسانی مسائل و مباحث" (۲۰۱۶ء) ہے۔ ڈاکٹر گیان چند جین کی عام لسانیات (۱۹۸۵ء) لسانیات کے موضوع پر اردو میں سب سے ضخیم اور

قابلِ قدر تصنیف ہے۔ اس میں لسانیات کے مبادیات پر بہت جامعیت سے گفتگو کی گئی ہے۔ ان کی دیگر تصانیف میں ''لسانی جائزے''(۱۹۹۷ء) اور لسانی رشتے (۱۹۹۷ء) قابلِ ذکر ہیں۔ڈاکٹر گوپی چند نارنگ(۱۹۳۱ء - ۲۰۲۲ء) کا شمار ہندوستان کے جدید ماہرِ لسانیات میں ہوتا ہے،انھیں نیشنل پروفیسر کا اعزاز بھی حاصل رہا۔اردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو(۱۹۶۱ء)، اردو زبان اور لسانیات(۲۰۰۶ء)اوراملا نامہ(۱۹۹۰ء) ان کی معروف تصانیف ہیں۔انھوں نے ساختیات و مابعد ساختیات اور جدیدیت و مابعد جدیدیت جیسے موضوعات پر مستقل تصانیف مرتب کی ہیں۔ عمومی لسانیات (۱۹۹۳ء)ڈاکٹر عبد السلام کی تصنیف ہے۔ڈاکٹر محبوب عالم خان کی تصنیف ''اردو کا صوتی نظام''(۱۹۹۷ء)مطبوعہ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، وقیع کام ہے۔پروفیسر علی رفاد فتیحی کی کتاب "اردو لسانیات"(۲۰۱۲ء) ایک مفید کتاب ہے۔ شمشاد زیدی کی کتاب "لسانی تجزیہ "(علی گڑھ،۱۹۷۹ء) اردو لسانیاتی موضوع پر نہایت اہم کتاب ہے۔اصغر بشیر نے ڈاکٹر طارق رحمن کی کتاب کا ترجمہ "اردو لسانیات-ایک تعارف" (۲۰۱۷ء کے عنوان سے شائع کیا۔ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی تصنیف "لسانیات کے بنیادی مباحث"(کراچی،۲۰۲۱ء) بھی اچھی کتاب ہے۔ڈاکٹر محمد شیراز و دیگر کی کتاب "لسانیات ایک جامع تعارف"(اوکسفرڈ پریس کراچی،۲۰۲۲ء) ایک معلوماتی کتاب ہے۔ان کتب کے علاوہ متعدد رسالوں میں ماہرین کے مضامین ملتے ہیں، جن میں ڈاکٹر شوکت سبزواری،ڈاکٹر سہیل بخاری، عین الحق فرید کوٹی اور سید قدرت نقوی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

پاکستان میں کمپیوٹری لسانیات میں لائق تحسین کام ہو رہا ہے۔ مرکزِ تحقیقاتِ اردو مارچ ۲۰۰۱ء کو فاسٹ یونیورسٹی لاہور(Fast National University) میں قائم کیا گیا، جس کا مقصد اردو اور دیگر پاکستانی زبانوں کے لسانی پہلوؤں مثلاً صوتی نظام، رسم الخط اور کمپیوٹیشنل ماڈل پر تحقیق کرنا ہے۔ یہ ادارہ اپنی سالانہ رپورٹ شائع کرتا ہے۔ اس ادارے کی بعض لسانی تحقیقات اخبار اردو (مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد) میں شائع ہوئی ہیں۔ یہ رپورٹیں اردو لسانیات کے مستقبل کے لیے نیک شگون ہیں۔[۲۴] مرکز تحقیقات لسانیات، الخوارزمی انسٹیٹیوٹ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور، جدید لیبارٹری اور ایک تربیت یافتہ ٹیم کے ساتھ ڈاکٹر سرمد حسین کی نگرانی میں مندرجہ بالا لسانی پہلوؤں پر تحقیقات میں مصروف ہے۔[۲۵] دیگر جامعات کے کمپیوٹر سائنس کے شعبہ جات میں اردو سے متعلق کمپیوٹیشنل لسانیات کے مقالے لکھے جا رہے ہیں۔

اردو لسانیات کے موضوع پر پی ایچ ڈی کے مقالات میں اردو لسانیات (تاریخ و تنقید کی روشنی میں) از نعمت الحق مخزونہ بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان(۱۹۹۵ء)معیاری مقالہ ہے جو محقق کی عرق ریزی کا آئینہ دار ہے۔ ''اردو میں لسانیات کے مباحث'' از عبد الغفور ساہی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہو، ''پاکستان میں لسانیاتی تحقیق'' از ظفر احمد نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز اسلام آباد، ''اردو میں لسانی تحقیق'' از فائزہ بٹ اورئنٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور شامل ہیں۔ راقم نے ''پاکستان میں اردو زبان کی تدریس کے مسائل و مباحث'' کے موضوع پر پی ایچ۔ڈی کا مقالہ (نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز اسلام آباد ۲۰۱۳ء) لکھا، جس میں تدریسی اور لسانی دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھا۔

اردو اصطلاحات سازی میں سب سے نمایاں کام وحید الدین سلیم (۱۸۶۹ء - ۱۹۲۸ء) کا ہے۔ ان کی تصنیف ۱۹۲۱ء میں حیدر آباد سے شائع ہوئی۔ لسانی اصطلاحات کے ضمن میں فرہنگ اصطلاحات (انگریزی۔ اردو) لسانیات مطبوعہ قومی کونسل برائے فروغ اردو، نئی دہلی اور کشاف اصطلاحات لسانیات از ڈاکٹر الٰہی بخش اعوان، مطبوعہ مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد اور فرہنگ اصطلاحات لسانیات مرتبہ پروفیسر عامر علی خان (اسلام آباد، ۲۰۱۰ء) تین کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ خالد محمود خان نے Dictionary of Linguistics by G.aynorMario and Frank کا ترجمہ لغات لسانیات (بیکن بکس ملتان، ۲۰۱۷ء) کے نام سے کیا۔ چند مقامات پر مترجم لسانی اصطلاحات کی تعریف کرتے وقت مغالطے کا شکار ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے ایک طالب علم الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔ بحیثیت مجموعی یہ کتاب پہلی تین کتب کی نسبت بہت کم مفید ہے۔ ڈاکٹر سہیل بخاری نے اصطلاحات لسانی (تسوید ۱۹۸۸ء) اکادمی ادبیات کو اشاعت کے لیے بھیجی، جو تاحال اشاعت پذیر نہ ہو سکی۔ اس کے علاوہ لسانیات کے موضوع پر مرقومہ متعدد کتابوں کے میں آخر میں لسانی اصطلاحات دی گئی ہیں۔

اردو او دیگر عالمی زبانوں کے تعلق پر مقالے لکھے گئے ہیں۔ مثلاً پرتگالی زبان کا اثر اردو زبان پر (حیدر آباد دکن، ۱۹۵۴ء) از ڈاکٹر محمد بن عمر، اردو زبان پر انگریزی زبان کے اثرات از محمد بن عمر (حیدر آباد دکن، ۱۹۵۵ء)، اردو میں دخیل یوروپی الفاظ (حیدر آباد دکن، ۱۹۵۵ء) از ڈاکٹر محمد بن عمر، لسانی مقدمات از ڈاکٹر محمد بن عمر (حیدر آباد دکن)، اردو اور ہندی کا لسانیاتی رشتہ از ڈاکٹر رام آسرا راز (۱۹۷۵ء)، اردو

اور ہندی کا لسانی اشتراک-صوتیات اور لفظیات کی سطح پر از محمد حسین زرگر(۲۰۰۸ء) مخزونہ کشمیر یونیورٹی، حضرت بل سری نگر، اردواور ہندی زبان کا ارتقا اور ان کا لسانیاتی رشتہ از پروفیسر منظر اعظمی / مترجم:ڈاکٹر نجم السحر اعظمی (دہلی، ۲۰۰۴ء)، اردو ہندی: وحدت / ثنویت(ایک تجزیہ)از خاور نوازش(۲۰۱۳ء) مخزونہ بہاءالدین زکریایونیورسٹی ،ملتان، اردو اور عربی کا تقابلی مطالعہ (اصوات، قواعد اور مفردات میں) از حافظ احسان الحق(۱۹۸۸ء)، اردو پر عربی کے لسانی اثرات از ڈاکٹر رضوانہ معین (نئی دہلی ،۱۹۹۸ ء)، مخزونہ جامعہ کراچی، عربی زبان کا اردو زبان پر اثر از حلیمہ بی بی (۲۰۰۷ء) مخزونہ جامعہ پنجاب، اردو کی تشکیل میں فارسی کا حصہ از ڈاکٹر محمد صدیق شبلی(،اسلام آباد)، اردو پر فارسی کے لسانی اثرات از ڈاکٹر عصمت جاوید(اورنگ آباد،۱۹۸۷ء)، اردو اور فارسی کے روابط از محمد عطااللہ خان(۲۰۰۲ء)، مخزونہ جامعہ کراچی ،اردو اور ترکی کے لسانی روابط از محمد امتیاز(۲۰۱۳ء) مخزونہ قرطبہ یونیورسٹی پشاور وغیرہ۔ تقریباً تمام بڑی پاکستانی زبانوں کے اُردو کے ساتھ تہذیبی و لسانی روابط پر مقالے اور کتابیں لکھی جاچکی ہیں۔۔

پنجابی اور اردو کے تعلق پر حافظ محمود شیرانی (۱۸۸۰ء-۱۹۴۶ء) کی تصنیف "پنجاب میں اردو" ہے۔[۲۶] یہ کتاب انھوں نے عبداللہ یوسف کی فرمائش پر لکھی، جو بلاشبہ لسانی لحاظ سے ایک بڑا کارنامہ ہے۔یہ کتاب ۱۹۲۸ء میں اسلامیہ کالج کی انجمنِ اردو نے شائع کی۔حافظ شیرانی نے پنجابی اور اردو کے گہرے تقابلی لسانی مطالعے کی بناپر یہ ثابت کیا کہ اردو کا آغاز پنجاب سے ہوا۔ ۱۹۶۰ء میں کالا سنگھ بیدی نے تین ہندوستانی زبانیں کے عنوان سے پنجابی، اردو اور ہندی کے لسانی رشتہ پر تحقیقی کام کر کے دہلی یونیورسٹی سے پی

ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ڈاکٹر مہر عبد الحق نے ملتانی زبان اور اس کا اردو سے تعلق (پنجاب یونیورسٹی،۱۹۵۷ء) کے موضوع پر پی ایچ۔ ڈی کی۔ سندھی اور اردو کے لسانی روابط پر سید سلیمان ندوی کے مقالات خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی نے اردو سندھی کے لسانی روابط پر (سندھ یونیورسٹی،۱۹۶۸ء) پی ایچ۔ڈی کا مقالہ لکھا۔ اردو اور پشتو کے تعلق پر مولانا امتیاز علی عرشی نے ایک کتاب تصنیف کی۔ ڈاکٹر عبد الستار پراچہ نے اردو اور پشتو کے لسانی روابط کے موضوع پر (پشاور یونیورسٹی ،۱۹۸۲ء) پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ یہ ایک وقیع کام ہے۔ڈاکٹر خالد خٹک نے پی ایچ۔ ڈی کے لیے سندھی، پشتو اوراردو کے لسانی روابط (سندھ یونیورسٹی،۱۹۸۷ء) کے موضوع پر تحقیق کی۔ ڈاکٹر یوسف بخاری نے پی ایچ۔ڈی کے لیے کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ (پنجاب یونیورسٹی،۱۹۸۰ء) کے موضوع کا انتخاب کیا۔ڈاکٹر عبد الرحمٰن براہوی نے براہوی اور اردو کا تقابلی مطالعہ (سندھ یونیورسٹی،۱۹۷۹ء) کے موضوع پر تحقیق کی۔ علاوہ ازیں ایم فل کی سطح کے متعدد مقالے اردو اور دیگر زبانوں پر موجود ہیں، مثلاً ہندکو اردو کا تقابلی مطالعہ از احمد سعید پراچہ (سندھ یونیورسٹی،۱۹۷۵ء)، بلوچستان میں بولی جانے والی زبانوں کا اردو سے تقابل از احمد علی صابر بولانوی (علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،۱۹۹۹ء) ، اردو اور پشتو مین تذکیر و تانیث از محمد اشفاق (علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،۲۰۰۱ء)، پہاڑی اور اردو کا تقابلی مطالعہ از کریم اللہ قریشی (علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،۲۰۰۲ء)، اردو اور گوجری کا لسانی رشتہ از محمد اکرم (علامہ اقبال اوپن

یونیورسٹی،۲۰۰۶ء)وغیرہ۔ اگرچہ زیادہ تر جامعاتی مقالوں میں اردو اور دیگر زبانوں کے مماثلتی گوشوں کو نمایاں کیا گیا ہے۔

اردوزبان کے لسانی ارتقا پر اردوزبان کی تاریخ کا خاکہ از مسعود حسین خاں(۱۹۸۴ء)،اردو زبان :تاریخ، تشکیل ،تقدیر از مسعود حسین خاں(۱۹۸۸ء)، مقدمہ تاریخ زبان اردو از مسعود حسین خاں، اردو کی لسانی تشکیل از مرزا خلیل بیگ،اردوزبان کی تاریخ از مرزا خلیل بیگ (۱۹۹۵ء)، اردو اور ہندی زبان کا ارتقا اور ان کا لسانیاتی رشتہ از پروفیسر منظر اعظمی (۲۰۰۴ء)، تاریخ، زبانِ اردو از نصیر احمد خاں(۲۰۱۶ء)، اور اردو زبان کا تاریخی و لسانی جائزہ از شازیہ الیاس(مقالہ پی ایچ ڈی، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد، ۲۰۱۴ء) قابلِ ذکر ہیں۔ اردو زبان کی اصلاح پر اردو میں شعری زبان کی اصلاح کی کوششیں از ڈاکٹر مظر اعظمی (۱۹۸۸ء) اور اردو میں اصلاحِ زباں کی روایت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہاز محمد خلیق الزماں (مقالہ پی ایچ ڈی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی،۲۰۱۶ء) اہم ہیں۔

زبان دانی کے لیے لغت کی اہمیت اور ضرورت محتاجِ بیان نہیں۔ دنیا کی ہر زبان میں لغت کی اہمیت مسلمہ ہے۔ لغات زبان کی سند اور بقا کا بڑا ذریعہ ہیں۔ معیاری لغات کے بغیر زبان کی بنیادیں مستحکم نہیں ہو سکتیں۔ اردو لغت کی تاریخ میں سب سے پہلے منظوم لغات ملتے ہیں، جن میں اشعار کے پیرائے میں مبتدیوں کو الفاظ کے معانی بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان میں نصاب نامہ، رازق باری، حامد باری، خالق باری اور مرزا غالب کی تصنیف قادر نامہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

میر عبدالواسع کی غرائب اللغات کو اردو کا پہلی لغت قرار دیا جاتا ہے۔اس کے بعد سراج الدین خان آرزو کا نوادرلالفاظ (۱۷۵۱ء) اہمیت کا حامل ہے۔ان لغات میں اردو الفاظ کے معانی اور وضاحت فارسی میں دیے گئے ہیں۔غیر ملکی مرتبینِ لغت شیکسپیئر (Shakespeare) ٹی ایلیٹ(T Eliot، فیلن(Felon)، گل کرسٹ (John Gilchrist) کی لغات کے علاوہ اُردو میں متعدد لغات مرتب ہوئے۔ اِن میں سید احمد دہلوی کا فرہنگِ آصفیہ (۱۹۰۶ء)، مولوی نورالحسن نیر کا کوروی کا نوراللغات(۱۹۲۴ء) اردو لغت نویسی میں ممتاز حیثیت کے حامل ہیں۔یہ دونوں لغات چار چار جلدوں میں ہیں۔ان کے علاوہ امیر اللغات اور لغتِ کبیر قابلِ ذکر ہیں۔یک جلدی جامع الغات میں وارث سرہندی کا علمی اُردو لغت ،مولوی فیروزالدین کا فیروز اللغات اور نسیم امروہوی کا نسیم اللغات معتبر سمجھے جاتے ہیں۔ جدید دور کے لغات میں اُردو لغت بورڈ پاکستان کا آکسفورڈ ڈکشنری کے طرز پر بائیس جلدوں پر مشتمل عظیم ترین لغت ''اُردو لغت (تاریخی اصول پر)'' اپریل ۲۰۱۰ء کو پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔اِسی طرح ترقی اُردو بیورو(ہند) کا پانچ جلدی لغت بھی خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔اردو تھیسارس مرتبہ رفیق خاور، مطبوعہ مقتدرہ قومی زبان(۱۹۹۲ء) اہم لسانی پیش رفت ہے۔اس کے علاوہ متعدد ذولسانی لغات اور ہفت زبانی لغت منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ جن میں اردو سائنس بورڈ کا شائع کردہ "ہفت زبانی لغت"، اردو اور پشتو کے مشترک الفاظ از پروفیسر پری شان خٹک(مطبوعہ مقتدرہ قومی زبان)، اور مقتدرہ قومی زبان کی شائع کردہ متعدد لسانی اشتراک کی کتب شامل ہیں۔ جدید لغات میں شان الحق حقی کا فرہنگِ تلفظ اردو لغت نویسی کی تاریخ میں قابلِ قدر اضافہ ہے، جس میں

رائج فصیح تلفظ معروف اعراب کے ساتھ حرفی اعراب کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ صوتی لغت کے سلسلے میں "اردو کی صوتی لغت از پروفیسر نصیر احمد خاں (قومی کونسل برائے فروغِ اردو، نئی دہلی) اور یک جلدی اوکسفرڈ اردو۔ انگریزی لغت (اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کراچی، ۲۰۱۳ء) ہے۔ اس لغت میں کمپیوٹری لسانیات کے ماہر ڈاکٹر سرمد حسین نے بین الاقوامی صوتیاتی حروف (IPA) سے ماخوذ صوتی علامات کے ذریعے تلفظ واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

۱۹۹۵ء میں پروفیسر خلیق احمد صدیقی کا بچوں کا لغت شائع ہوا۔ محمد اسحاق جلالپوری اور تاج محمد صاحب کی مشترکہ کوشش سے بچوں کا اُردو لغت غالباً ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔ اِس کے بعد ڈاکٹر جمیل جالبی کا "درسی اُردو لغت" منظر عام پر آیا۔ جو اعلیٰ ثانوی سطح تک طلبہ کے لیے مفید ہے۔ کئی جلدوں پر مشتمل "کتبِ لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ" مطبوعہ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد لائق تحسین کام ہے۔ لغت نویسی کے مسائل از گوپی چند نارنگ (ماہنامہ کتاب نما دہلی، ۱۹۸۵ء)، زبان و لغت از ڈاکٹر نصیر احمد خاں (۱۹۸۳ء)، اردو لغت نویسی کا پس منظر از ڈاکٹر مسعود ہاشمی (۱۹۹۷ء)، اردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ از ڈاکٹر مسعود ہاشمی (۲۰۰۰ء) اور ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی تصانیف و تالیفات اس میدان میں اہم اضافہ ہیں۔۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اس باب میں خصوصیت سے کام کیا۔

لغات پر پی ایچ۔ڈی کے مقالات میں اردو لغت کا ارتقا از سید انور علی (مخزونہ سندھ یونیورسٹی جام شورو، ۱۹۷۶ء)، پاکستانی اُردو لغات (جامع) کا تقابلی جائزہ از شمیم طارق (مخزونہ نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء)، اردو لغت نویسی از عابدہ

بتول (مخزونہ یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور،۲۰۰۷ء)، فرہنگِ آصفیہ اور نوراللغات کالسانی، تہذیبی اور سماجی مطالعہ از فرحانہ کنول(اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور،۲۰۱۰ء)اردو فرہنگ نویسی کی روایت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ از گل باز(سرگودھایونیورسٹی ،۲۰۱۵ء)، اردو پشتو اور پشتو اردو لغات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ از علی شیر (جامعہ پشاور،۲۰۱۵ء) اوراردو لغت (تاریخی اصول پر): تحقیقی و تنقیدی مطالعہ از امینہ بی بی (بین الاقوامی یونیورسٹی ،اسلام آباد،۲۰۱۸ء)،اردو لغت:اقسام،مسائل اور مباحث از میمونہ ریاض(علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،اسلام آباد،۲۰۲۲ء)وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

تلفظ کی اہمیت کے پیشِ نظر ہر ترقی یافتہ زبان میں اس پر قابلِ ذکر کا ہوا ہے۔ Oxford dictionary of Pronunciation for Current English[۲۷] اور کیمرج کی آن لائن سپوکن ڈکشنری[۲۸] اس کی بڑی مثالیں ہیں۔مزید براں English Pronunciation پر یونیورسٹی سطح پر بہت تحقیق ہوئی ہے، جس کی تفصیل طوالتِ مضمون کا باعث ہو گی۔اردو میں بھی اس موضوع پر مضامین اور کتابیں تحریر کی گئی ہیں۔مثال کے طور پر ادبی بھول بھلیاں از حفیظ الرحمان واصف[۲۹]"اردو میں عربی الفاظ کا تلفظ از قیوم ملک[۳۰]"، "اردو میں عربی اور فارسی الفاظ و مرکبات از قیوم ملک[۳۱]"، "یہ مسائلِ تلفظ از ادریس صدیقی[۳۲]"، " آئینہ تلفظ از حفیظ رحمانی[۳۳]" اور "اصلاحِ تلفظ و املا از طالب الہاشمی[۳۴]"، صحتِ تلفظ از کیفی عرفانی[۳۵] وغیرہ۔

ہند آریائی خاندان میں بہت سی اشتقاقی فرہنگیں مدون کی گئیں، جن میں سے اکثر کا تعلق یورپی زبانوں سے ہے۔اردو میں اشتقاقیات کے موضوع پر سب سے پہلے مولانا محمد حسین آزاد نے آبِ حیات اور سخن دانِ فارس میں بحث کی۔سید احمد دہلوی نے فرہنگِ

آصفیہ میں بعض الفاظ کے اشتقاق پر اظہارِ خیال کیا۔ عبدالستار صدیقی نے مقالات میں بعض الفاظ کی اصل اور جغرافیائی مقامات سے بحث کی ہے۔ مولوی احمد دین کی تصنیف "سر گذشتِ الفاظ" (۱۹۲۳ء) اس ضمن میں ایک اہم کتاب ہے۔ انھوں نے "سر گذشتِ الفاظ" میں پادری ٹرنچ کی کتاب ''Study of Words'' سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ سید سلیمان ندوی کی تصنیف '' نقوشِ سلیمانی'' (۱۹۳۹ء) میں شامل تین مضامین میں بھی کم و بیش چالیس اردو الفاظ کی ماہیت اور مآخذ سے بحث کی گئی ہے، جنھیں تصرف کر کے اردو میں لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر شوکت سبز واری نے اشتقاقیات کے ضمن میں قابلِ قدر کام کیا ہے۔ انھو ں نے اپنی تصنیف "اردو زبان کا ارتقا" (۱۹۵۶ء) میں اردو کے لسانی سرمائے کے ارتقائی جائزے میں جدید اشتقاقیات کے اصولوں کو سامنے رکھا۔ لسانی مسائل (۱۹۶۲ء) میں بھی تحقیقِ الفاظ کے مضامین شامل ہیں۔ اردو نامہ (کراچی) میں "اشتقاقیات" کے عنوان سے ڈاکٹر صاحب کے سلسلہ وار مضامین (۱۹۶۳ء تا ۱۹۷۲ء) شائع ہوتے رہے۔ اگرچہ اس موضوع پر ان کی کوئی مستقل کتاب نہیں، تاہم یہ مضامین نمونے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اردو نامہ میں سید قدرت نقوی کے بھی وقیع مضامین شائع ہوئے۔ ڈاکٹر شوکت سبز واری اور سید قدرت نقوی کے مضامین اردو اشتقاقیات کی روایت کا اہم سرمایہ ہیں۔ پروفیسر حبیب اللہ غضنفر کی تصنیف "زبان و ادب" میں دو مضامین ملتے ہیں۔ عین الحق فرید کوٹی کا مضمون "اردو الفاظ کی اصل" اردو نامہ شمارہ ۲۵، (۱۹۶۶ء) میں شائع ہوا۔ امان اللغات (اُردو میں مستعمل عربی الفاظ کا اشتقاق لغت) مولف مولوی محمد امان الحق ہے، جس میں ۳۸۳ عربی مصادر اور ان کے مشتقات کے معانی درج کیے گئے ہیں۔ امان اللغات کا ذکر اردو لغت نویسی کی تاریخ میں خال خال نظر آتا ہے۔ اس کا طبع اول ۱۸۷۰ء طبع دوم

۱۸۷۶ء ہے۔ دوسرے ایڈیشن میں ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد نے تدوین و ترتیب کی اور قیمتی حواشی کا اضافہ کیا۔ ڈاکٹر سہیل بخاری کی تصنیف ''اردو کی اشتقاقی لغت'' مطبوعہ رسالہ جریدہ جامعہ کراچی (۲۰۰۵) اس میدان میں مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتی ہے۔

اشتقاقیات سے متعلق چند کتب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

المفرد المرکب از مولوی عبد اللطیف (۱۶۔۱۹۱۷ء)، تحقیق اللغات از ڈاکٹر عنایت اللہ (۱۹۲۳ء)، لفظوں کی انجمن از سید احمد حسین (۱۹۹۶ء)، پردہ اٹھادوں اگر الفاظ سے از ف۔ رحیم (۲۰۰۳ء)، لفظوں کی کہانی لفظوں کی زبانی از خالد احمد (۲۰۰۴ء)، سیاحتِ لفظی از ممتاز ڈاہر (۲۰۰۷ء) لفظوں کا دلچسپ سفر از ایس اے ہاشمی (۲۰۰۷ء) ہیں کو اکب کچھ از حسین حمید فرہاد (۲۰۰۷ء)[۳۶] وغیرہ۔

نصیر احمد خان کی تصنیف اردو لسانیات اور اردو ساخت کے بنیادی عناصر، ڈاکٹر اقتدار حسین خان کی تصنیف اردو صرف و نحو ڈاکٹر عصمت جاوید کی تصنیف نئی اردو قواعد اور ڈاکٹر علی رفاد فتیحی کی تصنیف اردو لسانیا تمیں اردو الفاظ سازی سے متعلق اختصار سے بحث ملتی ہے۔ اردو الفاظ کی تشکیل پر تاحال دو کتابچے منظرِ عام پر آئے ہیں۔

اول۔ اردو زبان میں الفاظ سازی از ڈاکٹر سہیل بخاری [۳۷]

دوم۔ لفظ سازی از ڈاکٹر علی رفاد فتیحی [۳۸]

معنیات کے مباحث جو عرب زبان دانوں اور ابنِ خلدون جیسے عالمِ عمرانیات کے ہاں ملتے ہیں، ورطہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ اردو میں معنیات پر زیادہ توجہ نہیں دی گئی۔ صرف ڈاکٹر سہیل بخاری کی تصنیف ''معنویات'' اس موضوع پر مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتی

ہے۔علاوہ ازیں مرزا احمد سلطان کی تصنیف ''زبان''، عبد القادر سروری کی تصنیف ''زبان اور علمِ زبان''، عام لسانیات از پروفیسر گیان چند جین، تشریحی لسانیات از ڈاکٹر سہیل بخاری اور تاریخِ زبانِ اردو از ڈاکٹر نصیر احمد خاں کے ضمیمہ میں معنیات کے مباحث ملتے ہیں۔

اردو محاورات اور ضرب الامثال سے متعلق تحقیقی کام میں غلام مصطفٰے خاں، اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات (اسلام آباد، ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۸۰ء) منشی چرنجی لال، مخزن المحاورات (دہلی: مطبع محبِ ہند فیض بازار، ۱۸۸٦ء)، وحیدہ نسیم، نسوانی محاورے (نئی دہلی: موڈرن پبلیشنگ ہاؤس، ۱۹۸۲ء)، عشرت ہاشمی، ڈاکٹر، اردو محاورات کا تہذیبی مطالعہ (دہلی: ہاشمی پبلیکیشنز، ۲۰۰٦ء)، ضمیر حسن دہلوی، سید، دہلی کے محاورے (نئی دہلی: انجمن ترقیٔ اردو ہند، ۲۰۰۸ء)، ندیم حسن، اردو ضرب الامثال میں عقائد، سماجی اقدار، مقررات اور دقیانوسی تصورات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (مقالہ پی ایچ۔ڈی جامعہ پشاور، ۲۰۱۸ء)، یونس اگاسکر، ڈاکٹر، اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو (نئی دہلی: موڈرن پبلیشنگ ہاؤس، ۲۰۰۴ء) قابلِ ذکر ہیں۔

اسلوبیات کے موضوع پر اہم تصانیف اور مضامین میں پروفیسر مسعود حسین خاں (شعر و زبان، مختلف مضامین)، پروفیسر مغنی تبسم (فانی بد ایونی۔حیات، شخصیت اور شاعری)، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ (اسلوبیاتِ میر، ادبی تنقید اور اسلوبیات)، خلیق اور نارنگ (کربل کتھا کا لسانی مطالعہ)، ڈاکٹر محمد حسن (مضمون: غالب کا شعری آہنگ)، شمس الرحمن فاروقی (شعر شور انگیز؛ شعر، غیر شعر اور نثر، مطالعہ اسلوب کا ایک سبق)، ڈاکٹر نصیر احمد خاں (ادبی اسلوبیات)، علی رفاد فتیحی (اسلوبیاتی تنقید)، طارق سعید (اسلوب اور اسلوبیات)، ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ (زبان اسلوب اور اسلوبیات، تنقید اور اسلوبیاتی تنقید،

اسلوبیاتی تنقید: نظری بنیادیں اور تجزیے، اطلاقی لسانیات)، اردو میں اسلوب اور اسلوبیات کے مباحث (مرتب: قاسم یعقوب) وغیرہ۔ اردو متون کے اسلوبیاتی مطالعہ کے ضمن میں ڈاکٹر مسعود حسین خاں، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر مغنی تبسم، ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ اور ڈاکٹر نصیر احمد خاں نے خاص طور پر اردو ادب میں اسلوبیات کی روایت کو جدید تقاضوں کے قریب تر کر دیا ہے۔

پاک وہند کی جامعات میں بھی مختلف شاعرون اور ادیبوں کے اسلوبیاتی مطالعے پر تحقیق کی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں پی ایچ۔ ڈی مقالات "احمد فراز کی شاعری کا فنی اور اسلوبیاتی مطالعہ" (محمد افضل صفی)، کلامِ غالب کا لسانی و اسلوبیاتی مطالعہ (نبیلہ ازہر)، پاکستانی اردو نعت کا لسانی اور اسلوبیاتی مطالعہ (شوکت محمود شوکت)، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز میں "پاکستان میں غیر افسانوی نثر کا اسلوبیاتی مطالعہ (رخشندہ مراد)" اور ہزارہ یونیورسٹی میں قراۃ العین حیدر کی ناول نگاری: اسلوبیاتی مطالعہ (عامر سہیل) وغیرہ۔

اطلاقی اور سماجی لسانیات کے شعبے اُردو محققین کی توجہ کے منتظر ہیں۔ ان شعبوں میں چند گنتی کے معیاری کام ہوئے۔

اردو رسم الخط کے مباحث میں "اردو رسم الخط کے بنیادی مباحث از ڈاکٹر سہیل بخاری (مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۸ء)، اردو رسم الخط از پروفیسر سید محمد سلیم (مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۱ء)، رسم الخط اور ٹائپ از ڈاکٹر طارق عزیز (مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء) اور املا کے مباحث میں "اردو املا از رشید حسن خاں (مجلس ترقیٔ ادب، لاہور، ۲۰۰۷ء)، املانامہ از گوپی چند نارنگ (سرحد اردو

اکیڈمی، قلندر آباد، ۱۹۹۲ء) اور سفارشاتِ املا مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵۔۱۹۸۶ء اور ۲۰۲۲ء اہم ہیں۔

اُردو قواعد کے پس منظر کو دیکھا جائے تو ابتدائی قواعد نویس یورپی باشندے تھے، جنھیں یہ زبان سیکھنے اور اپنی تقریر و تحریر میں استعمال کرنے کی ضرورت تھی۔ ہالینڈ کے باشندے جان جوشوا کیٹلر (Jon Joshua Kettler) کی لاطینی زبان میں Grammatical Indostanica کو بالاتفاق پہلی قواعد تسلیم کہا جاتا ہے۔ جس کی اشاعت ۱۷۴۳ء میں ہوئی۔ اُردو گرامر کی ابتدائی کتابوں کے مصنّفین میں ایک نمایاں نام جان گلکرسٹ کا ہے۔ جن کی مشہور کتاب Grammar of Hindustani A Language کے نام سے ۱۷۹۶ء میں شائع ہوئی، جو بنیادی طور پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے انگریز ملازمین کو مقامی زبان سے آشنا کرانے کے لیے لکھی گئی تھی۔ گلکرسٹ کی قواعدِ اُردو کی تلخیص میر بہادر علی حسینی نے ''رسالۂ گل کرسٹ'' کے نام سے مرتب کی۔ انیسویں صدی کے دوران مغربی انداز میں لکھے گئے اُردو قواعد کی ایک طویل فہرست ہے، جس کا ذکر تحصیلِ حاصل ہے۔ اِن میں مسٹر جان ٹی پلیٹ کی گرامر نمایاں مقام رکھتی ہے۔ ۱۸۷۴ء میں انگریزی زبان میں شائع ہونے والی یہ کتاب آج بھی اہل قواعد کے لیے اپنے اندر ایک کشش رکھتی ہے۔

اہل ہند میں انشا اللہ خاں انشا پہلے شخص ہیں جنھوں نے ''دریائے لطافت'' لکھ کر صحت مند بنیادوں پر اس کام کا آغاز کیا۔ اس کتاب میں انھوں نے اُردو کے مزاج، صوتیات، بول چال اور محاوروں وغیرہ پر بحث کر کے زبان کے کچھ اصول اور قواعد مرتب

کیے۔ دریائے لطافت ۱۸۰۸ء میں تصنیف ہوئی اور ۱۸۴۹ء میں طبع ہوئی۔ انشا کے بعد اہل زبان بھی قواعد نویسی کی طرف متوجہ ہوئے۔ ان میں مقبول ترین کوشش مولوی فتح محمد جالندھری کی مصباح القواعد (۱۹۰۴ء) ہے۔ چونکہ مولوی صاحب عربی کے بڑے عالم تھے۔ اس لیے ان کی قواعد پر عربی کا گہرا اثر نظر آتا ہے۔ مولوی فتح محمد جالندھری کا اندازِ ابلاغ ان کے ترجمہ قرآن کی طرح عام فہم اور رواں ہے۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق (۱۸۷۰ء-۱۹۶۱ء) اُردو کے پہلے قواعد نویس ہیں، جنھوں نے اپنی تصنیف "قواعد اُردو" (۱۹۱۴ء، لکھنو) میں عربی اور فارسی کے مروج تتبع سے انحراف کر کے تعریفات، اصطلاحات اور تشریحات میں اُردو کے مزاج کو اپنایا اور انگریزی قواعد کے انداز پر اُردو قواعد کو مدون کرنے کی سعی کی۔ مرکزی اُردو بورڈ نے ملک کے دو ممتاز اساتذہ اور علما،ڈاکٹر ابواللیث صدیقی سے جامع القواعد (حصہ صرف) اور ڈاکٹر غلام مصطفی خان سے جامع القواعد (حصہ نحو) مرتب کرا کے شائع کیں۔

چند نئے قواعد نویسوں نے عربی وفارسی کے اثر سے ہٹ کر خالص اُردو کے مزاج اور لسانی بنیادوں پر قواعد مرتب کرنے کی کوشش کی۔ ان میں پہلا نام ڈاکٹر شوکت سبزواری کا ہے۔ وہ ابھی صرف کا کسی قدر حصہ ہی لکھ پائے تھے کہ ۱۹۷۳ء وفات پا گئے۔ ان کے نامکمل کام کو ۱۹۸۲ء میں کراچی کے مکتبہ اسلوب نے ڈاکٹر قدرت نقوی کے حواشی اور مشفق خواجہ کے دیباچے سے آراستہ کر کے شائع کیا۔ جدید لسانیاتی نقطۂ نظر سے ہندوستان میں ڈاکٹر عصمت جاوید نے "نئی اُردو قواعد" ڈاکٹر اقتدار حسین خاں نے "اردو صرف و نحو" اور ڈاکٹر نصیر احمد خاں نے "اردو ساخت کے بنیادی عناصر (جدید اردو قواعد) مرتب کی

ہیں۔ان کتب میں مرتبین نے اردو قواعد کو لسانیات کے جدید نقطہ نظر سے پیش کیا ہے اور پہلے سے موجود اصطلاحوں کو نئے معانی دینے کی کوشش کی ہے۔

اُردو قواعد کے میدان میں تحقیقی کام بہت کم ہوا ہے۔ بھارت میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پروفیسر ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ نے "شمالی ہند کی اُردو کی تاریخی قواعد ۱۶۰۰ تا ۱۸۱۰ء" کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی۔روس کی ایک خاتون سونیا چرنیکووا نے اُردو افعال پر پی ایچ ڈی کی۔ عثمانیہ یونیورسٹی میں مہر النسا نے "دکنی اردو قواعد کا تجزیاتی مطالعہ" کے موضوع پر عمدہ مقالہ لکھا ہے۔ رشید حسن خاں کا مقالہ "اردو اور برج قواعد کا تقابلی مطالعہ" ہے۔ سرگودھا یونیورسٹی کے استاد غلام عباس گوندل نے "اُردو قواعد کی مطبوعہ کتب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ"(اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور) کے موضوع پر پی ایچ۔ڈی کی تحقیق کی ۔ تاہم ابھی تک قواعد کے بہت سے مسائل حل طلب ہیں۔

اعدادی لسانیات (Statistical Linguistics)لسانیات کا ایک شعبہ ہے، جس میں مخصوص مقاصد اور ضروریات کے حروف والفاظ کو شماراور درجہ بندی کی جاتی ہے۔ہماری اُردو کی درسی کتابوں کی تدوین میں سب سے بڑا مسئلہ ہر درجے کے لیے ذخیرۂ الفاظ کا تعین اور درجہ بندی ہے۔ ہماری درسیات کی تدوین سائنسی خطوط پر نہیں ہوتی اور درسی کتب میں ذخیرۂ الفاظ کا تدریجاً استعمال نہیں ہوتا۔ کوئی معیاری پیمانہ نہ ہونے کی وجہ سے مرتبین و مصنّفین محض اندازے سے کام لیتے ہیں۔ قومی نصاب (۲۰۰۶ء) میں کلاس ۱ تا ۳ ابتدائی ڈھائی ہزار الفاظ، کلاس ۴ تا ۵ ابتدائی پانچ ہزار الفاظ، کلاس ۶ تا ۸ کم از کم سات ہزار الفاظ وتراکیب، کلاس ۹ تا ۱۰ کم از کم دس ہزار الفاظ وتراکیب اور کلاس ۱۱ تا ۱۲ کم از کم

پندرہ ہزار الفاظ وتراکیب کا تعین کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے "بنیادی اردو" کے عنوان سے روزمرہ الفاظ کی فہرست تیار کی، جسے مرکزی اُردو بورڈ نے شائع کیا۔ اس کا ترجمہ چاروں بڑی صوبائی زبانوں میں ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کو وزارت تعلیم نے پاکستان کی تیسری جماعت تک کے بچوں کا ذخیرۂ الفاظ معلوم کرنے کا ایک پروجیکٹ بھی دیا تھا، جو انھوں نے ایک سال میں مکمل کر دیا۔ لاہور کی مدیحہ اعجاز اور ساتھیوں نے کھیلوں ،خبروں،مالیات، ثقافت،فنون، تفریحات، تجارت، ادب اور ابلاغیات وغیرہ کے پچاس ہزار الفاظ سے تعددِ الفاظ معلوم کرنے کی کوشش کی۔ ساٹھ کی دہائی میں کینیڈا سے پنجاب یونیورسٹی میں آئے ہوئے ریسرچ سکالر ڈاکٹر عبدالرحمن بار کرنے صحافتی الفاظ شماری کی ۔انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ (IER) پنجاب یونیورسٹی لاہور نے سکول کے بچوں کے لیے اُردو لفظ شماری کی۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے بھی کسانوں کو روزمرہ اُردو میں زرعی معلومات دینے کے لیے ذخیرۂ الفاظ جمع کیا تھا۔ محمد افتخار کھوکھر و دیگر (مرتبین) نے اردو ذخیرۂ الفاظ (جماعت اول تا پنجم)،۲۰۱۸ء میں شائع کیا۔ ہندوستان میں حسن الدین احمد نے نظم و نثر کے دس شعبوں کا انتخاب کرتے ہوئے اُردو مدرسہ اسلامیہ سنگاریڈی (آندرا پردیش) کے کارکنوں کی مدد سے ۱۹۶۰ء میں الفاظ شماری کا کام شروع کیا اور تکرارِ الفاظ کی بھی نشان دہی کی۔ ۱۹۴۴ء میں مقبوضہ جموں کشمیر میں آسان اُردو الفاظ کی فہرست شائع کی گئی۔ اس کے علاوہ حیدر آباد (انڈیا) کے ماہرِ تعلیم سجاد مرزا نے الفاظ کی ایک فہرست مرتب کی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سلسلے کو آگے بڑھایا جائے، تاکہ زبان کے حقیقی استعمال پر مبنی تدریجی نصاب کو مرتب کیا جا سکے۔

ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہان پوری نے مختلف لسانی موضوعات پر کتابیات مرتب کرنے کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا، جیسے کتابیاتِ قواعدِ اردو، کتابیاتِ املا او رسم الخط اور کتابیاتِ لغات وغیرہ۔اس سلسلے کو مقتدرہ قومی زبان نے شائع کیا۔ایسی کتابیات اور اشاریے محققین کے لیے بہت معاون ثابت ہوتے ہیں۔

اردو زبان کی بولیوں کے موضوع پر سب سے پہلے انشا نے اپنی کتاب "دریائے لطافت" میں چند بلیغ اشارے کیے اور اردو کی سماجی، لسانی اور علاقائی بولیوں کی نشان دہی کی۔ تاہم بعد میں محققین کی خاص توجہ دکنی اردو پر رہی۔ دکنی اردو کی لسانیات کے مطالعے میں محی الدین قادری زور اور عبد القادر سروری وغیرہ نے کھل کر بحث کی۔ "ہندوستانی لسانیات" کے علاوہ زور کے مختلف مضامین اور سروری کے ایک طویل مضمون میں دکنی بولی کے صوتی اور حرفی پہلوؤں کی سائنسی توجیہ پیش کی گئی ہے۔ بھارت میں اس سلسلے میں عبد الغفار شکیل (دکنی اردو کی ابتدا اور ارتقا ایک مختصر خاکہ، زبان و مسائل زبان) فہمیدہ بیگم (میسوری اور اردو' نے' اور کرناٹک میں اردو کے مسائل، شعور زبان) غلام عمر خاں (دکنی کے بعض لسانی رجحانات) اور بدیع حسینی (آہنگ شعر اور دکھنی تلفظ، اردو لسانیات، شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی) کے علاوہ ابو لفیض سحر، امیر عارفی اور حنیف نقوی وغیرہ کے نام بھی قابل ذکر ہیں، جنھوں نے دکنی کے مختلف لسانی پہلوؤں پر اظہار خیال کیا ہے۔ ترقی اردو بیورو، نے اپنے ششماہی رسالے فکر و تحقیق کا تدریس دکنی ادب نمبر نکالا جو دکنی زبان وادب کی تعلیم و تدریس اور تحقیق میں زبردست اضافہ ہے۔ پاکستان میں ڈاکٹر جمیل جالبی کی "قدیم اردو لغت "قدیم دکنی اردو کا شان دار مطالعہ ہے[۳۹]۔

دہلی شہر کی سماجی بولی "کرخنداری اردو" پر پہلی لسانیاتی تحقیق گوپی چند نارنگ کی ہے۔[40] جنھوں نے انگریزی کتابچے میں اس بولی کے صوتی، حرفی اور لفظی پہلوئوں کے ساتھ کرخنداری اور قدیم اردو میں پائے جانے والی مماثلتوں پر ہی اظہار خیال کیا ہے۔ڈاکٹر نصیر احمد خاں کی تصنیف "اردو کی بولیاں اور کرخنداری کا عمرانی لسانیاتی مطالعہ (۱۹۷۹ء) "میں بھی اردو کی اس سماجی بولی کے مختلف لسانی پہلوئوں پر عمرانی لسانیاتی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی گئی ہے [41]۔ لغات میں نجیب اشرف کی لغاتِ گجری اور دکنی لغات اہم ہیں۔سید احمد دہلوی کی "لغات النسا" ایک طبقاتی بولی کی لغت ہے [42]۔ مولوی عبدالحق نے بھی چند مضامین لکھے جیسے عورتوں کی زبان وغیرہ[43]۔وحیدہ نسیم کی تصنیف "عورت اور زبان"[44] اور لغات النسا[45]، دہلی کی عورتوں کے محاورات، سید ضمیر حسن کی تصانیف" دہلی کے محاورے"[46] اور "دہلوی اردو"۔

اردو میں پیشہ وروں کی اصطلاحات اور زبان کا مطالعہ بھی محققین کی دلچسپی کا موضوع رہا۔ ۱۸۳٤ء میں مرزا محمد علی اکبر الہ آبادی کی کتاب مصطلاحاتِ ٹھگی شائع ہوئی[47]۔ رچرڈ سی ٹیمپل نے پیر ماشی کے نقاشوں اور مصوروں کی تجارتی اصطلاحات پر ایک مقالہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کلکتہ، جلد ٥۳ (ص ۱۔٤۲) اور دہلی کے دلالوں کی اصطلاحات پر مقالہ بعنوان

"The Indian Antiquary" جون ۱۸۸٥ء میں تحریر کیا۔ سید احمد دہلوی نے بھی پیشہ وروں کی اصطلاحات،ذخیرۂ الفاظ اور محاورات پر کتاب "تکمیل الکلام" لکھی ۔۱۸٥۹ء میں ریورٹی(مستشرق) نے اس اردو ذخیرے کے پانچ ہزار الفاظ اپنے تکنیکی انگریزی اردو لغت "Thesaurus of Technical Terms" میں ہرٹ فورڈ سے

شائع کر دیے۔ محمد نجم الدین کی تصنیف "نجم الامثال" (دہلی، ۱۸۸۲ء) کی جلد دوم میں پیشہ وروں کی اصطلاحات اور اوزاروں کے نام ملتے ہیں۔ رسالہ امریکن اورینٹل سوسائٹی (ستمبر ۱۹۲۸ ء) میں اے کے کمار سوامی نے "اصطلاحاتِ معماری" شائع کی۔ ۱۹۲۹۔۱۹۳۰ء میں محمد منیر لکھنوی نے "بازاری زباں اور اصطلاحاتِ پیشہ وراں" (مطبع مجید کانپور) شائع کی۔ مولوی عبد الحق نے اردو کی پیشہ ورانہ اصطلاحات کو جمع کرنے کا کام شروع کیا، لیکن دیگر مصروفیات کے سبب وہ یہ کام مکمل نہ کر پائے اور اسے مولوی ظفر الرحمان دہلوی کے سپرد کر دیا۔ انھوں نے ان تمام اصطلاحات کو آٹھ جلدوں میں مرتب کیا۔ انجمن ترقیٔ اردو ہند دہلی نے پہلی جلد ۱۹۳۹ء، دوسری تیسری ۱۹۴۰ء، چوتھی پانچویں ۱۹۴۱ء، چھٹی ۱۹۴۲ء، ساتویں ۱۹۴۳ء اور آٹھویں ۱۹۴۳ء میں شائع کی۔ بارِ دگر انجمن ترقیٔ اردو کراچی نے پہلی جلد ۱۹۷۵ ء، دوسری ۱۹۷۶ ء، تیسری ۱۹۷۷ ء، چوتھی ۱۹۷۸ ء، پانچویں ۱۹۷۹ء میں شائع کی۔ باقی تین جلدیں دوبارہ شائع نہ ہو سکیں۔ ان جلدوں کی فہرستیں دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولوی ظفر الرحمان دہلوی نے اس ذخیرے کو مرتب کرنے میں کس قدر عرق ریزی اور مشقت کی ہے۔

قواعد میں "دکنی اردو قواعد کا تجزیاتی مطالعہ" از مہر النسا (عثمانیہ یونیورسٹی) اور "اردو اور برج قواعد کا تقابلی مطالعہ" از رشید حسن خاں اہم ہیں۔ پاکستان میں پنجابی، ملتانی، سندھی، بلوچی، براہوی، پشتو، کشمیری اور پہاڑی وغیرہ کے اردو کے ساتھ روابط پر کام ہوا ہے، تاہم خصوصیت سے پاکستانی تناظر میں اردو کی بولیوں پر تحقیقی کام نہیں ہوا۔ صرف ڈاکٹر عطش درانی کی تصنیف "پاکستانی اردو" میں اس ضمن میں اشارے ملتے ہیں[۴۸]۔

برِصغیر کے تناظر میں سر جاج گریرسن کا ہندوستان کا لسانیاتی سروے (Linguistic Survey of India) ایک اہم دستاویز ہے۔ گریرسن نے پٹواریوں اور کلکٹروں کے ذریعے معلومات جمع کیں لیکن ان کی ترتیب و تدوین خود کی۔[۴۹]

جہاں تک لسانی نقشوں کا تعلق ہے۔ڈاکٹر محی الدین قادری زور نے اردو کی مختلف علاقائی تحتی بولیوں (مثلاً کھڑی بولی، بندیلی، برج بھاشا) اور ہندوستان کی دوسری زبانوں کا لسانی نقشہ اپنی کتاب میں دیا ہے۔[۵۰] اظہر علی فاروقی نے خاصی تفصیل سے الگ الگ نقشے بنا کر اردو کی علاقائی تحتی بولیوں کی لسانی حد بندی کی ہے۔[۵۱] ڈاکٹر غلام حیدر سندھی نے بعض پاکستانی زبانوں کے لسانی نقشے دیے ہیں۔[۵۲] ڈاکٹر عزیز انصاری نے "اردو اور راجستھانی بولیاں" کے عنوان سے پی ایچ۔ڈی (جامعہ سندھ، جام شورو) کا مقالہ لکھا۔اردو کی علاقائی تحتی بولیوں نیز دیگر پاکستانی زبانوں کے لسانی نقشے پر تفصیلی کام کی ضرورت ہے۔

انگریزی میں قابلِ قدر کام ہوا ہے، جس کی تحسین کی ضرورت ہے۔مثال کے طور پر عمومی لسانیات میں:

THE SYNTAX AND SEMANTICS OP QUESTIONS IN ENGLISH, HINDI AND URDU:
A STUDY IN APPLIED LINGUISTICS by Ahmad Hasan Siddiqui
(PhD1977: The Ohio State University)

Urdu Morphology, Orthography and Lexicon Extraction by Muhammad Humayoun

Charlmers University of Technology and Goteborg University, Goteborg, Sweden)(Msc ۲۰۰۶:

NEGATION IN MODERN HINDI-URDU: THE DEVELOPMENT OF nahII by Claire M. Lampp

(Master of Arts 2006: University of North Carolina at Chapel Hill)

CONTRASTIVE MORPHOLOGY OF STANDARD URDU AND BIRTISH English by Ejaz Un Nabi

(PhD 1995: Aligarh Muslim University Aligarh, India)

CONSTRUCTING PATHWAYS TO TRANSLATION: A STUDY IN TRANSLATION PEDAGOGY AND PROCESS [FROM ENGLISH INTO URDU AND VICE VERSA] by Nighat Shakir

(PhD 2008: National University of Modern Languages, Islamabad)

Word- formation in Hindi- Urdu: A Contrastive Study by Muhammad Salim

(PhD 2021: Banaras Hindu University Varanasi, India)

Some aspects of Phonologyof Hindi and English bySurabhi Bharti(PhD 1988,Central Institute of English and Foreign Languages Hyderabad India)

A Descriptive Study of Segmental and Selected Suprasegmental Features of Hindko Dialect spoken in Tanawali,Hazara by Muhammad Nawaz(PhD 2014:International Islamic University,Islamabad)

Syllabification and Stress Pattern inHindko by Haroon-ur-Rashid(PhD 2015:university of Azad Jammu and Kashmir Muzaffarabad Pakistan)

Phonetic and Phonological Analytical analysis of Primary and Secondary Stress inUrdu by qurrat-ui-Ain (PhD 2018:GC University Faisalabad 2018)

An Acoustic Phonetic Study of six Accents odfUrdu in Pakistan by Mahwish Farooq(M.Phil 2014:University of Management and Technology Lahore)

Contrastive Study of the morphology and Syntax of Hindi and Russian by Selvi S.Kasturi(PhD1986:University of Madras india)

A Contrastive Study of the Syllable Structuring and Word Stress Pattern in English and Urdu by Mohammad Owais Khan (PhD 2008:Aligarh Muslim University India)

ASociolinguistics Study of Variation inLanguage:an Investigation into the Regional, social and Ethnic Varities of Urdu as Spoken in North India b MD.Motiur rahman(PhD 2008: Aligarh Muslim University India)

Tense, apect and mood in Hindi and French by Hemanta Kmar Joshi(PhD 1990:Jawaharlal Nehru University India)

Urdu Vowel System and perception of English Vowels b Punjabi Urdu Speakers by Ishrat Rehman(PhD 2019:University of Kent Centerbury)

Contrastive Study of English and Standard Urdu-Hindi Languages by Md otiur Rahman(Language in India ,Vol.11:8 August 2011)

Rhythm and Intonation Patterns in English and Urdu-A contrastive analysis by Mohammad Owais Khan(Language in India ,Vol.11:5 May 2011)

A Contrastive Study and Aspect in English &Urdu by Shams Ud Din (PhD 1990:Bahauddin Zakariya University,Multan)

A Contrastive Analysis of Parts of Speech in English andUrdu by Ghaffar Farrukh Durrani (PhD2008: Bahauddin Zakariya University, Multan)

اور کمپیوٹری لسانیات میں:

Phonetic Correlates of Lexical Stress in Urdu by Sarmad Hussain

۲۰۱۰)(PhD

An Urdu Semantic Tagger-Lexicons, Corpora, Methods and Tools by Jawad Shafi

2020: School of Computing and Communications Infolab21 Lancaster University)(PhD

Redefining Urdu Morphology and Grammar for the Development of an Integrated Sentiment Analysis Framework by Afraz Zahra Syed

(PhD 2013: University of Engineering and Technology Lahore, Pakistan)

Generic Urdu NLP Framework for Urdu Text Analysis: Hybridization of Heuristics and Machine Learning Techniques by Wahab Khan

(PhD 2019: International Islamic University Islamabad, Pakistan)

مشتے نمونے از خروارے درج ہیں۔

اردو میں لسانی تحقیق ابھی تک ابتدائی مرحلے پر ہے۔ تقابلی اور جدید لسانیاتی مسائل کو اس طرح موضوعِ تحقیق نہیں بنایا گیا، جس طرح تقاضا تھا۔ جدید لسانیاتی مسائل پر جو مواد انگریزی، جرمن، فرانسیسی اور دیگر ترقی یافتہ زبانوں میں دستیاب ہے، اس کے مقابلے میں اردو بہت پیچھے ہے۔ حتیٰ کہ ہندی میں لسانیات کی تحقیق اور مباحث کا تناسب اس قدر زیادہ ہے کہ موازنہ ممکن نہیں۔ اردو میں لسانیات کے مطالعے کا باقاعدہ آغاز ڈاکٹر محی الدین قادری زور کی کتاب "ہندوستانی لسانیات" سے ہوا۔ طویل خاموشی کے بعد پاک وہند میں اردو لسانیات پر تصانیف و تالیف کا سلسلہ شروع ہوا، جو سست روی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اردو لسانیات کی روایت نہ تو زیادہ قدیم ہے اور نہ مضبوط۔ اس کی وجہ اردو دنیا میں

لسانیات سے ضمنی اور جزوی دلچسپی ہے۔ یہاں اگر کوئی لسانیات کی طرف متوجہ ہوتا بھی ہے ،تو اضافی اور ذیلی طور پر۔ چونکہ شعبہ اردو میں لسانیات کے کام کو خاطر خواہ اہمیت نہیں دی جاتی، نتیجتاً ایک محقق کو اردو کے شعبے میں اپنا مقام پیدا کرنے کے لیے ادب کے کسی بھی شعبے میں مہارت بہم پہنچانا پڑتی ہے،اس لیے مطلوبہ تخصص پیدا نہیں ہو سکتا۔

پاکستان میں لسانیات کے شعبہ میں تاحال وہ کام سرانجام نہیں دیا جاسکا جس کا یہ شعبہ متقاضی ہے۔ تقسیم ہند کے بعد ۱۹۶۲ء میں لنگوسٹک ریسرچ گروپ آف پاکستان ضرور قائم کیا گیا تھااور اس نے ایک کانفرنس بھی منعقد کی تھی اور دو جرنل بھی شائع کیے جن میں سے ایک ڈائریکٹری تھی جس میں علمائے پاکستان کی مکمل فہرست شائع کرنے کا دعویٰ کیا گیا۔ کچھ نام علمائے لسانیات کے بھی تھے ،دوسرا جرنل پاکستان لنگوسٹکس ہے، جو چودہ متفرق اور مختصر مضامین پر مشتمل ہے، جن میں لکھنے والوں میں کچھ بالکل غیر معروف ہیں اور جو معروف ہیں ان کا شعبۂ تخصیص لسانیات ہرگز نہیں۔ ان کتابوں کی اشاعت کے بعد اس ریسرچ گروپ کے روح رواں پاکستان سے باہر چلے گئے۔

دوسری طرف بھارت میں اردو لسانیات کے شعبے میں اس قدر بے اعتنائی نہیں تاہم رفتار سست ضرور ہے۔ وہاں لسانیاتی سرگرمیوں کا آغاز تب ہوا جب دکن کالج کے شعبہ لسانیات کا الحاق پونایونیورسٹی نے منظور کیا۔ وہاں باقاعدہ طور پر بورڈ آف سٹڈیز کی تشکیل کر کے علما لسانیات اور ماہرینِ تعلیم کی ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی۔ اگلے پانچ سالوں میں بھارت کی مزید چودہ یونیورسٹیوں میں لسانیات کا شعبہ قائم کیا گیا۔ انھوں نے لسانیات کے بہت سے طالبِ علموں کو جدید لسانیاتی آلات اور تکنیک میں خصوصی تربیت اور مہارت حاصل کرنے کے سلسلے میں بیرونِ ملک بھیجنے کا باقاعدہ سلسلے کا آغاز کیا۔ جس کے نتیجے میں

بھارت میں لسانیات کے شعبے سے خصوصی شغف رکھنے والے دانشوروں کی خاصی تعداد نظر آتی ہے۔ تاریخی، تقابلی اور توضیحی لسانیات، نیز ہند آریائی اور دراوڑی زبانوں پر دادِ تحقیق دی جارہی ہے۔ اردو زبان میں لسانیات کے حوالے سے جو ذخیرۂ تحقیق موجود ہے اس میں بیشتر حصہ بھارتی ماہرینِ لسانیات ہی کا ہے۔

وطنِ عزیز کی جامعات میں لسانیات کی تدریس کی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ جامعات میں اردو لسانیات کا الگ سے کوئی شعبہ نہیں۔ لسانیات کا شعبہ انگریزی شعبے کے زیرِ نگرانی ہوتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انگریزی کے علاوہ دیگر مشرقی اور پاکستانی زبانوں میں لسانیات کی کوئی گنجائش نہیں۔ لسانیات ضمنی طور پر ایک پرچے کی صورت میں ایم۔اے اردو اور بی۔ایس اردو کے نصاب میں شامل ہے، جو اس کمی کو پر کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ ڈاکٹر شیر از دستی نے ۱۹۹۱ء تا ۲۰۱۵ء شائع ہونے والے تحقیقی مجلات میں ایسے ۱۸۰ مقالات کی نشان دہی کی، جن کا تعلق اردو لسان یا لسانیات کے شعبے سے ہو سکتا ہے۔ ان میں صرف ۱۹ مقالے ایسے ہیں، جن کا تعلق لسانیات کے بنیادی شعبوں صوتیات، مارفیمیات اور نحویات سے ہے۔(۵۳) گزشتہ ۲۵ سالوں میں دنیا کی تیسری بڑی زبان میں اس قدر تحقیقی کام ہونا قابلِ افسوس ہے۔

ٹیکنالوجی کے عہد جدید میں کمپیوٹری لسانیات کا شعبہ زبان کی ترقی اور تفہیم و تحصیل میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ پاکستان میں مرکز تحقیقات اردو FAST لاہور اور مرکز تحقیقات لسانیات UET لاہور میں اردو کے حوالے سے لسانی تجربہ گاہ کو بروئے کار لیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ کسی ادارے یا جامعہ اس ضمن میں کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی۔ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی نے جامعہ کراچی، شعبۂ اردو میں لسانی تجربہ گاہ بنائی تھی اور اس میں

زبان کی ساخت کو سمجھنے کے لیے عملی اقدامات کا آغاز کیا، جس کی ایک جھلک ان کی تصنیف ادب و لسانیات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ تاہم ان کے یونیورسٹی سے فارغ ہونے کے بعد اس لسانی تجربہ گاہ کو بے مصرف قرار دے دیا گیا۔ جن اداروں اور شعبوں میں لسانیات کی تحقیق و تدریس ہونا چاہیے تھی، وہاں یہ تحقیق و تدریس یا تو عنقا ہے یا محض بنیادی سطح پر ہو رہی ہے۔

مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کی لسانیات کے حوالے سے کسی قدر کام کیا۔ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کا منشور اس کا غماز ہے کہ اس ادارے کا قیام ہی اسی مقصد کے لیے تھا۔، لیکن ایک عرصے کے بعد یہ ادارہ بیوروکریسی اور مفاد پرست سربراہان کی بھینٹ چڑھ گیا۔ نہ لسانیات کے باب میں کام ہو سکا اور نہ ہی ترجمہ اور کارپس پلاننگ کے شعبے قائم ہوئے۔ تاہم اردو میں لسانیات کے باب میں جو کام پاک و ہند میں ہوا ہے اگرچہ حجم کے لحاظ سے خاصا مختصر ہے، لیکن ان نامساعد حالات میں مایوس کن نہیں۔ ماہرین نے لسانیات کے ذریعے اردو زبان کی ماہیت، تشکیل، ارتقا، اِس کی قدیم تاریخ، دوسری مقامی زبانوں سے اس کے باہمی ارتباط کو سمجھنے کی کوشش کی ہے اور اردو زبان کی مختلف سطحوں صوتیاتی، صرفی، نحوی اور معنیات کا مطالعہ کیا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جامعات کے اردو شعبہ جات میں لسانیات کی تدریس کی خاطر ایک جامع حکمت عملی اور سنجیدگی کی ضرورت ہے۔ اردو شعبوں میں لسانی تجربہ گاہیں قائم کی جائیں اور لسانیات کی ڈگری کے حامل اساتذہ کا تقرر کیا جائے، جو دیگر اساتذہ کے ساتھ مل کر اردو لسانیات کا نصاب مرتب کریں اور تدریسِ لسانیات کو مضبوط بنیادوں پر استوار کریں۔ اس کے ساتھ ادارہ فروغِ قومی زبان اور اردو لغت بورڈ جیسے

اداروں کو فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ان اداروں میں ایسے سربراہان تعینات کیے جائیں
،جو قومی درد رکھنے کے ساتھ مطلوبہ اہلیت کے حامل بھی ہوں۔

حوالہ جات

۱۔ سید محی الدین قادری زور، ڈاکٹر، ہندستانی لسانیات، کلیہ جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد دکن، ۱۹۳۲ء، ص ۱۴

۲۔ David Crystal Cambridge Encycolopedia of language, Cambridge University Press, Cambridge, 1995, P. 196

۳۔ (دیکھیے بدھ چڑجی کی ادارت میں اٹاسی (مدھیہ پردیش) سے شائع ہونے والا لسانیات کا مختصر رسالہ 'ونیاس' (Vinyas) سال ۸-۷، شمارہ ۲۳-۲۲، بابت اپریل ۲۰۰۰ تا مارچ ۲۰۰۱، ص ۵-۶)

۴۔ (Language, London.p.11)

۵۔ (مرزا خلیل بیگ، لسانی مسائل ومباحث، ص ۱۶۹-۱۷۱)

۶۔ (پانِنی کی صوتی بصیرت کے لیے دیکھیے۔ ڈبلیو۔ ایس۔ ایلن (W.S.Allen) کی کتاب Phonetics in Ancient India، اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ۱۹۶۳)

۷۔ (مرزا خلیل بیگ، لسانی مسائل ومباحث، ص ۱۶۹-۱۷۱)

۸۔ گیان چند جین پروفیسر، عام لسانیات، بک ٹاک، ٹمپل روڈ لاہور، ۲۰۱۸ء، ص ۸۸۷

۹۔ (مرزا خلیل بیگ، لسانی مسائل ومباحث (دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس، ۲۰۱۶) ص ۱۷۳

۱۰۔ (احسان الحق، ڈاکٹر، اردو اور عربی کے رشتے، ص ۶)

۱۱۔ خلیل صدیقی، لسانی مباحث، زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ، ۱۹۹۱ء، ص ۱۱۔ ۱۲

۱۲۔ وکیل احمد، اخبار نجات، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی، ۱۳۱۴ھ، ص ۸

۱۳۔ جامع القواعد (حصہ صرف)، اردو سائنس بورڈ لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۱۳۱

۱۴۔ لسانی مباحث، ص ۱۰

۱۵۔ ایضاً، ص ۱۷، ۱۸

۱۶۔ جامع القواعد (حصہ صرف)، ص ۱۳۴

۱۷۔ خلیل احمد بیگ مرزا، لسانی تناظر، باہری پبلی کیشنز نئی دہلی، ۱۹۹۷ء ص ۱۰۶۔۱۱۰

۱۸۔ عام لسانیات، ص ۸۹۶

۱۹۔ ایضاً، ص ۹۰۰

۲۰۔ ایضاً، ص ۹۰۲

۲۱۔ عام لسانیات، ص ۸۹۰

۲۲۔ Grierson G A: Linguistics Survey of India, Motilal Banarsidas: Delhi, ۱۹۱۶

۲۳۔ مسعود حسین خان، ڈاکٹر، مقدمہ تاریخ زبان اردو، اردو مرکز لاہور، ۱۹۶۶ء

۲۴۔ CRULP Annual Student Report, 2001-2002&2002-2003, Center for Research in Urdu Language Processing, FAST-nu, Lahore, Pakistan

۲۵۔ Centre for Langauge Learning, UET, Lahore. (Papers, Reports, Theses) (http://www.cle.org.pk/research/papers.htm)

۲۶۔ محمود شیرانی، حافظ، پنجاب میں اردو، مکتبہ کلیاں لکھنو، ۱۹۶۰ء

۲۷۔ Oxford dictionary of Pronunciartion for Current English(Oxford University Press,2001)

۲۸۔dictionary.cambridge.org/ dictionary/English/spoken

۲۹۔حفیظ الرحمان واصف، ادبی بھول بھلیاں(دہلی:کلر پرنٹنگ پریس بزار چتلی قبر،۱۹۷۹ء)

۳۰۔ قیوم ملک، اردو میں عربی الفاظ کا تلفظ (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن،۱۹۷۹ء)

۳۱۔ قیوم ملک اردو میں عربی اور فارسی الفاظ ومرکبات (لاہور: مکتبہ کارواں،۱۹۹۵ء)

۳۲۔ادریس صدیقی، یہ مسائلِ تلفظ (کراچی: اردو اکیڈمی سندھ،۱۹۷۵ء)

۳۳۔ آئینہ تلفظ از حفیظ رحمانی (دہلی: ادارہ ادبِ اسلامی ہند،۲۰۰۴ء)

۳۴۔ اصلاحِ تلفظ واملا از طالب الہاشمی (لاہور: القمر انٹرپرائزر اردو بازار،۲۰۰۴ء)

۳۵۔ کیفی عرفانی، صحتِ تلفظ (منڈی بہاوالدین: شاہین بک ڈپو کمیٹی بازار)

۳٦۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، تحقیق الفاظ و اشتقاق اور ان کی اردو فرہنگیں ماہنامہ اخبار اردو

(اسلام آباد: ادارہ فروغِ قومی زبان، ستمبر۔اکتوبر ۲۰۲۰ء) ص ۷۔۱۰

۳۷۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، اردو زبان میں الفاظ سازی (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۹ء)

۳۸۔ علی رفاد فتیحی، ڈاکٹر لفظ سازی (نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، ۲۰۱۳ء)

۳۹۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، قدیم اردو کی لغت (لاہور: مرکزی اردو بورڈ، ۱۹۷۳ء)

۴۰۔ Gopi Chand Narang, Karkhandari Dialect of Delhi Urdu (Delhi: Munshi Ram Man Lal, Oriental Booksellers&Publishers, 1961)

۴۱۔ نصیر احمد خاں، ڈاکٹر "اردو کی بولیاں اور کرخنداری کا عمرانی لسانیاتی مطالعہ (نئی دہلی: ادارہ تصنیف ۷/ڈی ماڈل ٹاؤن، ۱۹۷۹ء)
۴۲۔ سید احمد دہلوی، لغات النسا (دہلی: دفتر فرہنگِ آصفیہ، ۱۹۱۷ء)
۴۳۔ مولوی عبد الحق، عورتوں کی زبان مشمولہ اردو میں لسانیاتی تحقیق مصنفہ ڈاکٹر عبد الستار دلوی (بمبئی: کوکل اینڈ کمپنی، ۱۹۷۱ء) ص ۱۲۳۔۱۳٤
۴۴۔ وحیدہ نسیم، عورت اور اردو زبان (کراچی: غضنفر اکیڈمی پاکستان، ۱۹۷۹ء)
۴۵۔ وحیدہ نسیم، لغات النسا (نئی دہلی: وجے پبلشرز، ۱۹۸۷ء)
۴۶۔ سید ضمیر حسن، دہلی کے محاورے (دہلی: انجمن ترقیٔ اردو ہند، ۲۰۰۸ء)
۴۷۔ مرزا محمد علی اکبر الہ آبادی ، مصطلاحاتِ ٹھگی (کلکتہ: لیتھو گرافک چھاپہ خانہ، ۱۸۳٤ء)
۴۸۔ عطش درانی، ڈاکٹر، پاکستانی اردو (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۸ء)
۴۹۔ Grierson G A: Linguistics Survey of India, Motilal Banarsidas: Delhi, (1916)
۵۰۔ محی الدین قادری زور، ہندوستانی لسانیات (لکھنو: نسیم بک ڈپو، ۱۹٦۰ء) ص ۱٦
۵۱۔ دیکھیے: اظہر علی فاروقی ، اتر پردیش کے لوک گیت (دہلی: قومی کونسل برائے فروغِ قومی زبان، ۱۹۹۸ء)
۵۲۔ دیکھیے: غلام حیدر سندھی، ڈاکٹر، پاکستان کا لسانی جغرافیہ (اسلام آباد: نیشنل انسٹیٹیوٹ آف پاکستان سٹڈیز، ۲۰۰۵ء)

۵۳۔ محمد شیر از دستی،ڈاکٹر،اردو میں لسانیاتی تحقیق مشمولہ دریافت، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز،اسلام آباد، شمارہ۱۹،جون۲۰۱۸ء، ص۳۲

کتابیات:

ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر، جامع القواعد (حصہ صرف)، اردو سائنس بورڈ لاہور، ۲۰۰۴ء

اخبار نجات، مطبع مجتبائی دہلی، ۱۳۱۴ھ

خلیل احمد بیگ مرزا، لسانی تناظر، باہری پبلی کیشنز نئی دہلی، ۱۹۹۷ء ص ۱۰۶–۱۱۰

خلیل صدیقی، لسانی مباحث، زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ، ۱۹۹۱ء

دریافت، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز، اسلام آباد، شمارہ ۱۹، جون ۲۰۱۸ء

گیان چن جین، پروفیسر، عام لسانیات، بک ٹاک میاں چیمبرز، ۳ ٹمپل روڈ، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص ۸۹۶

گیان چند جین پروفیسر، عام لسانیات، بک ٹاک، ٹمپل روڈ لاہور، ۲۰۱۸ء

محمود شیرانی، حافظ، پنجاب میں اردو، قومی کونسل برائے فروغ زبان اردو، نئی دہلی، ۲۰۰۵ء

سید محی الدین قادری زور، ڈاکٹر، ہندستانی لسانیات، کلیہ جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد دکن، ۱۹۳۲ء

مسعود حسین خان، ڈاکٹر، مقدمہ تاریخ زبان اردو، اردو مرکز لاہور، ۱۹۶۶ء

(David Crystal Cambridge Encycolopedia of language, Cambridge University Press, Cambridge, 1995, P. 196)

Centre for Langauge Learning, UET, Lahore. (Papers, Reports, Theses)

(http://www.cle.org.pk/research/papers.htm)

CRULP Annual Student Report, 2001-2002&2003-2004. Centre for Research in Urdu Language Processing, FAST-nu, Lahore, Pakistan

Grierson G A: Linguistics Survey of India, Motilal Banarsidas: Delhi, 1916

فصل اول: کتب: قواعد وزبان دانی

الف: رسم الخط، املا ور موز او قاف

۱۔ **کتاب: اردو رسم الخط**

مصنف: پروفیسر سید محمد سلیم

صفحات: ۹۸

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، کراچی

سن طباعت: ۱۹۸۱ء

توضیح: اس کتاب میں رسم الخط کے موضوع پر بہت اختصار لیکن جامعیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے اور اس کا تاریخی ولسانی جائزہ لیا گیا ہے۔ اسے فلسفہ و علم لسانیات کا کوئی پیچیدہ مسلہ بنا کر پیش نہیں کیا گیا ہے بلکہ تاریخ ولسانیات کے واعقات کے لیے آسان زبان اور سادہ اسلوب اختیار کیا ہے۔ رسم الخط کی بحث کے علاوہ اس میں اردو طباعت کی تاریخ کی مفید معلومات بھی آگئی ہیں۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:۔

- تعارف از آفتاب حسین
- پیش لفظ از ڈاکٹر غلام مصطفی خاں
- حرف آغاز: مولف
- عربی رسم الخط کی قدامت
- عربی رسم الخط کی وسعت (ایشیا میں، یورپ میں، افریقہ میں)
- عربی خط کا تشکیلی دور
- عربی خط کا نظام اعراب
- اردو زبان عربی خط میں

- جُمل، ارتقام، اعداد اور مخففات (جمل، عربی ارتقام، رموز برائے پیسہ وآنہ، رموز برائے اوزان، رموز تحریر، مخففات تحریر، اوقاف قرات، عدد ہندسہ (
- اردو رسم الخط کی جامعیت (اردو خط اور عربی خط، اردو خط اور فارسی خط، اردو خط اور ہندی خط (لیپی)، اردو خط اور رومن خط (انگریزی)، اعتراضات
- اردو خط کی طباعت (قدیم طباعت، فن طباعت کی ترقی، عربی طباعت (عیسائیوں اور یہودیوں کی کوششیں)، عربی طباعت (مسلمانوں کی کوششیں)، طباعت ہندوستان میں، اردو طباعت
- چند تجاویز (اردو کا نظام اعراب، حروف صحیح، حروف اعرابی، حروف تہجی کی ترتیب)
- ماخذات

۲۔ **کتاب: اُردو رسم الخط کے بنیادی مباحث**

مصنف: ڈاکٹر سہیل بخاری

صفحات: ۱۴۶

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

سن طباعت: ۱۹۸۸ء

توضیح: پوری زبان ایک دم بن سکتی تھی، نہ پورا رسم الخط بیک وقت ڈھل پاتا تھا۔ جیسے جیسے آوازیں متعین ہوتی گئیں، ویسے ویسے ان کے لیے حروف بھی بنتے گئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ابتدا میں ایک آواز کے لیے ایک ہی حرف بنا تھا۔

رسم الخط کی خوبی یہ ہے کہ اس میں ایک آواز کے لیے ایک حرف مقرر ہو اور پھر حروف سے پورا لفظ بنانے کا طریقہ بھی سادہ ہو تا کہ املا میں آسانی رہے۔ جس طرح

زبان کی خوبی یہ ہے کہ کم سے کم لفظوں میں زیادہ سے زیادہ معنی سمو دے اور متکلم کا جو مافی الضمیر ہو اسے سامع تک جوں کا توں پہنچا دے۔ اسی طرح رسم الخط کی خوبی بھی یہ ہے کہ کم سے کم وقت میں، کم سے کم کاغذ پر اور کم سے کم محنت سے زیادہ سے زیادہ حروف لکھوا دے اور جو جس طرح بولا گیا ہے وہ اسی طرح پڑھوا دے لیکن جس طرح بولنے اور سننے والے کے درمیان زبان کی ہزار خوبیوں کے باوصف غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اسی طرح لکھنے اور پڑھنے والے کا درمیانی فاصلہ رسم الخط کی خوبیوں کے باوجود کبھی ختم نہیں ہو پاتا اور غلط خوانی کے امکانات سدا موجود رہتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آواز ہمارے مفہوم ذہنی کی اور حرف ہماری آواز کی ایک علامت ہے اور علامت کبھی اس شے کی جگہ نہیں لے سکتی جس کی وہ علامت ہوتی ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:۔

- پہلا باب: رسم الخط کیا ہے؟
- دوسرا باب: حروف اور علامات
- تیسرا باب: الف اور ہمزہ
- چوتھا باب: ہے
- پانچواں باب: میم اور نُون
- چھٹا باب: واو اور یے
- ساتواں باب: مہاپران
- آٹھواں باب: اُردو رسم الخط کی خامیاں
- نواں باب: رسم الخط اور تلفظ
- دسواں باب: نستعلیق کا ٹائپ رائٹر
- گیارھواں باب: نستعلیق رسم الخط اور احصائیہ (کمپیوٹر)
- ضمیمہ نمبر ا۔ اُردو اعداد کا ناقص طرزِ تحریر

• ضمیمہ نمبر ۲: اُردو کی گنتی

۳۔ **کتاب: اُردو رسم الخط (انتخاب مقالات)**

مصنف: شیما مجید

صفحات: ۳۹۷

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

سن طباعت: ۱۹۸۹ء

توضیح: رسم الخط کے بنیادی مباحث کے بارے میں مقتدرہ ایک کتاب "اردو رسم الخط کے بنیادی مباحث" پہلے شائع کر چکا ہے جس کے مصنف ڈاکٹر سہیل بخاری ہیں۔ زیر نظر کتاب اردو رسم الخط کے بارے میں منتخب مقالات پر مبنی ہے۔ ان مقالات میں اردو رسم الخط کے ہر پہلو پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب سے اُردو رسم الخط، اس کے ارتقا اور اصلاحی کوششوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:

مقدمہ از بشیر محمود اختر

۱۔ اُردو اور لاطینی رسم الخط از خواجہ محمد صدیق

۲۔ اُردو رسم الخط کے متعلق ایک مشورہ از سید التفات حسین

۳۔ ہمارا رسم الخط از عبد القدوس ہاشمی

۴۔ ہندوستان کی قومی زبان اور رسم الخط ہونے کا حق کسے حاصل ہے؟ از محمد معین الدین دردائی

۵۔ ہندوستان کی عالمگیر زبان اور اس کا رسم الخط از سر شیخ عبد القادر

۶۔ اردو اور ناگری رسم الخط از مذاکرہ

۷۔ اردو رسم خط از پروفیسر محمد سجاد مرزا

۸۔ اُردو اور اس کا رسم خط از سید شمیم احمد

۹۔ اردو رسم الخط اور تحریر اعداد از پروفیسر نصیر احمد زار

۱۰۔ اردو رسم خط میں اصلاح از ڈاکٹر عبد الستار صدیقی

۱۱۔ زبان اور رسم خط از سید احتشام حسین

۱۲۔ زبان اور رسم الخط از سید مصطفی علی سبیح

۱۳۔ ناگری، رومن اور اردو رسم الخط کا قضیہ از ڈاکٹر فرمان فتح پوری

۱۴۔ ہماری قومی زبان اور اس کا رسم الخط از مولانا صلاح الدین احمد

۱۵۔ قواعد اردو رسم الخط از ڈاکٹر آمنہ خاتون

۱۶۔ اردو رسم الخط کی فلسفیانہ بنیادیں از ڈاکٹر سید عبد اللہ

۱۷۔ رسم الخط کا مسئلہ از ڈاکٹر وحید قریشی

۱۸۔ رسم الخط اور پھول از انتظار حسین

۱۹۔ اردو رسم الخط کا مسئلہ از میاں بشیر احمد

۲۰۔ بارے آموں کا کچھ بیاں ہو جائے از محمد حسن عسکری

۲۱۔ ہمارا رسم الخط از پروفیسر سید وقار عظیم

۲۲۔ ہمارا رسم الخط از پروفیسر محمد طاہر فاروقی

۲۳۔ صورت و معنی کا رشتہ از ڈاکٹر جمیل جالبی

۲۴۔ کیا اردو رسم الخط اصلاح طلب ہے؟ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ

۲۵۔ رسم الخط کی الجھن از شان الحق حقی

۲۶۔ اردو رسم الخط کی اصلاح از ڈاکٹر گیان چند جین

۲۷۔ پاکستان کے لیے رسم الخط از ڈاکٹر محمد عبد الرحمن بارکر

۲۸۔ رسم الخط اور زبان کا تعلق از عتیق احمد صدیقی

۲۹۔ کچھ اردو رسم الخط کے بارے میں! از پروفیسر رشید احمد صدیقی

۴۔ **کتاب: اردوزبان اور اردو رسم الخط (لسانی تعبیر اور روحانی تفسیر)**

ترتیب و تدوین: پروفیسر فتح محمد ملک

صفحات: ۵۰۲

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، پاکستان

سن طباعت: ۲۰۰۸ء

توضیح: اُردو رسم الخط کے نظری مباحث پر مشتمل مضامین کا یہ اچھا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں اُردو رسم الخط میں اردو زبان اور رسم الخط سے متعلق نظری مباحث کی متعدبہ تعداد موجود ہے جو زبان کے طالب علم معلومات کے لیے مفید ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:۔

۱۔ پیش لفظ از پروفیسر فتح محمد ملک

۲۔ ایک بھاشا، دو لکھاوٹ، دو ادب از شمس الرحمن فاروقی

۳۔ فسطائیت کا لسانی اور ادبی محاذ از شمیم حنفی

۴۔ ہندی امپیریلزم اور اردو از پروفیسر مرزا خلیل احمد بیگ

۵۔ اردو زبان فرقہ پرستی کے تناظر میں از پروفیسر مرزا خلیل احمد بیگ

۶۔ ذہن جدید کا اضطراب از زبیر رضوی

۷۔ تیری ماں نے مجھے گالی دی ہو گی! از ڈاکٹر خلیل طوق از

۸۔ گیان چند جین کی اردو سے غداری از ڈاکٹر مناظر عاشق ہر گانوی

۹۔ اردو دشمنی کے پردے میں از محمد عارف اقبال

۱۰۔ ایک بھاشا: دو لکھاوٹ، دو ادب کا ختم کلام از سدی ارشاد حیدر

۱۱۔ ہندوستانی کیا ہے؟ از ڈاکٹر مولوی عبد الحق

۱۲۔ اردو۔ ہندی تنازعہ از علامہ نیاز فتح پوری

۱۳۔ اردو میں فرعونیت از منشی پریم چند

۱۴۔ پریم چند اور زبان کا مسئلہ از جاوید رحمانی

۱۵۔ خطوط: اردو، ہندی، ہندوستانی

الف: سندر لال جی کا مہاتما گاندھی کے نام خط

ب: مہاتما گاندھی کا سندر لال جی کے نام خط

ج: ڈاکٹر سید محمود کا پنڈت جواہر لال نہرو کے نام خط

د: پنڈت جواہر لال نہرو کا ڈاکٹر سید محمود کے نام خط

۱۶۔ ہندوستانی کے حوالے سے گاندھی جی کا دفاع بڑا مشکل کام ہے از ڈاکٹر اطہر فاروقی

۱۷۔ اردو زبان اور رسم الخط کا مسئلہ از غلام احمد پرویز

۱۸۔ اردو، ہندی، ہندوستانی کا مسئلہ از سید سجاد ظہیر

۱۹۔ ہندوستان کی عالمگیر زبان اور اس کا رسم الخط از سر شیخ عبد القادر

۲۰۔ اردو زبان کا تاریخی تناظر از پروفیسر مرزا خلیل احمد بیگ

۲۱۔ ہندی بمقابلہ اردو از پروفیسر عبد المغنی

۲۲۔ اردو ہندی رسم الخط از محمد الیاس برنی

۲۳۔ فورٹ ولیم کالج اور اردو ہندی، ہندوستانی از پروفیسر مرزا خلیل احمد بیگ

۲۴۔ ناگری، رومن اور اردو رسم الخط کا قضیہ از پروفیسر فرمان فتح پوری

۲۵۔ رومن اردو کیوں؟ از ڈاکٹر رؤف پاریکھ

۲۶۔ کچھ اردو رسم الخط کے بارے میں از شمس الرحمن فاروقی

۲۷۔ رومن رسم الخط اور پاکستان از سید عبد القدوس ہاشمی

۲۸۔ زبان اور رسم الخط از سید مصطفی علی بریلوی

۲۹۔ اردو رسم الخط کی فلسفیانہ بنیادیں از ڈاکٹر سید عبد اللہ

۳۰۔ ہماری قومی زبان اور اس کا رسم الخط از مولانا صلاح الدین احمد

۳۱۔ بارے آموں کا کچھ بیان ہو جائے از محمد حسن عسکری

۳۲۔ کچھ اردو رسم الخط کے بارے میں از پروفیسر رشید احمد صدیقی

۳۳۔ اردو رسم الخط، چند خیالات از سید احتشام حسین

۳۴۔ رسم الخط اور پھول از انتظار حسین

۳۵۔ صورت و معنی کا رشتہ از ڈاکٹر جمیل جالبی

۳۶۔ اردو کا رسم الخط از سید مسعود حسین رضوی ادیب

۳۷۔ ہمارا رسم الخط از پروفیسر محمد طاہر فاروقی

۳۸۔ خط نستعلیق از ڈاکٹر مغنی تبسم

۵۔ **کتاب: اردو املا**

مصنف: رشید حسن خان

صفحات: ۷۰۷

پبلشر: نیشنل اکادمی، دریا گنج، دہلی

سن طباعت: ۱۹۷۴ء

توضیح: اردو املا اور اس کے مسائل پر لکھی گئی سب سے اہم اور معروف کتاب ہے، جس میں رشید حسن خاں نے املا کے موضوع کو علمی انداز میں لیا ہے۔ الف اور الف ممدودہ، ہائے مختفی، ہائے مخلوط، تنوین، ت اور ۃ، ت اور ط، واو معدولہ، ہمزہ، سنین، گنتیاں، اعراب، رموز او قاف، لفظوں کو ملا کر لکھنا جیسے امور پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اگر چہ ان کی کچھ سفارشات سے اتفاق کرنا مشکل ہے۔

۶۔ **کتاب: اردو املا اور اس کی اصلاح**

مصنف: ڈاکٹر ابو محمد سحر

صفحات: ۹۶

پبلشر: مکتبہ ادب، ۳۹ مالویہ نگر، بھوپال۔ ۳

سن طباعت: ۱۹۸۳ء

توضیح: املا کی اصلاح جیسے اختلافی موضوع پر قلم اٹھانا ایک علمی خطرہ مول لینے سے کم نہیں لیکن جناب رشید حسن خاں کی کتاب "اردو املا" اور املا نامہ مرتبہ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی اشاعت کے بعد اس موضوع پر از سر نو غور و فکر اور تحقیق و تدقیق کی ضرورت تھی۔ یہ مختصر کتاب اس ضرورت کے پیش نظر لکھی گئی ہے۔ فہرست مندرجات یہ ہے:

۔ دیباچہ	۔ اردو املا کی اصلاح
۔ اردو املا	۔ املا کی غلطیاں
۔ الف اور ہائے مختفی	۔ ہائے ملفوظ متصل
۔ اضافت	۔ امالہ
۔ الفاظ کو الگ اور ملا کر لکھنا	۔ چند متفرق باتیں
۔ رموز او قاف اور علامات	۔ خاتمہ

۷۔ **کتاب: املا و رموزِ او قاف کے مسائل**

مصنف: اعجاز راہی

صفحات: ۲۴۸

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

سن طباعت: ۱۹۸۵ء

توضیح: املا و رموز اوقاف کے مسائل کے عنوان سے منعقدہ سیمینار کی روداد کو اعجاز راہی نے ترتیب دیا ہے۔ جس میں اردو املا کے چند اہم مسائل، اردو، املا میں اصلاح کی کوشش، حرف وصوت کا رشتہ، اردو میں عربی وفارسی الفاظ کا املا، اردو کا املائی نظام، اردو میں انگریزی رموز اوقاف کے استعمال کے امکانات، اردو میں رموز اوقاف کا استعمال اور اصلاحی تجاویز، اردو املا کے مسائل، اردو میں رموز اوقاف کا استعمال جیسے مقالے شامل ہیں۔

۸۔ **کتاب: اُردو املا ور موزِ اوقاف**

مصنف: ڈاکٹر گوہر نوشاہی

صفحات: ۳۳۲

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

سن طباعت: ۱۹۸۶ء

توضیح: زیر نظر انتخاب کے مختلف حصوں میں جو مقالات شامل کیے گئے ہیں ان کے ذریعے اس فن کے بارے میں بیشتر معروف اور قابل ذکر مکاتب فکر کا احاطہ کر لیا گیا ہے۔ حصہ اول کے اہم مقالوں میں ڈاکٹر غلام مصطفی خاں کا مقالہ ''اردو املا کی تاریخ'' خاصے کی چیز ہے۔

زیر نظر مقالات کے دوسرے حصے میں رموز اوقاف اور علامات قرات پر کچھ مواد پیش کیا گیا ہے۔

حصہ سوم میں املا ور موز اوقاف کے بارے میں مختلف ادوار میں مرتب شدہ سفارشات ومعمولات کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ یہ کتاب کا سب سے اہم حصہ ہے۔

چوتھے حصہ مجموعہ مقالات اس سلسلہ عمل کی ایک کڑی ہے جو مقتدرہ قومی زبان کی طرف سے اردو املا ور موز اوقاف کی تفہیم، تشریح اور تشہیر کے لیے بروئے کار لایا گیا ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:

- حصہ اول: اصول املا
- حصہ دوم: اعراب ورموز اوقاف، علامات قرات
- حصہ سوم: سفارشات ومعمولات

۹۔ **کتاب: اُردو املا و قواعد (مسائل ومباحث)**

مصنف: ڈاکٹر فرمان فتح پوری

صفحات: ۳۸۷

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

سن طباعت: ۱۹۹۰ء

توضیح: رموزِ زبان کے تعلق سے "اردو املا و قواعد" ایک اہم کتاب ہے جس میں نامور زبان دانوں نے املا و قواعد کے بنیادی مسائل پر اظہار خیال کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے نہ صرف اردو زبان کے مختلف و متنوع پہلو سامنے آتے ہیں بلکہ بہت سے ایسے رخ بھی نمایاں ہوتے ہیں جن پر معیار بندی کے لیے خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

املا و قواعد وہ بنیادی متون ہیں جن پر کسی زبان کی پوری عمارت کھڑی ہوتی ہے اور ان مسائل میں متحد الخیالی نہ صرف زبان کی مقبولیت کا باعث بنتی ہے بلکہ اس کے ارتقا میں بھی مدد ومعاون ثابت ہوتی ہے، چنانچہ مقتدرہ کی طرف سے شروع سے ہی اس موضوع کو خصوصی اہمیت دی جاتی رہی ہے اور زیر نظر کتاب بھی اسی نقطہ نگاہ سے پیش کی گئی ہے جس میں اصولی و نظری بحثوں اور دلائل وامثلہ کے ذریعے املا کے بعض حل طلب مسائل کی نشان دہی کی گئی ہے۔ زبان دانی اور املا و قواعد کا ذوق رکھنے والے اصحاب اور لسانی تحقیق سے متعلق طلبہ کے لیے یہ کتاب مفید ہے۔

فہرست مضامین درج ذیل ہے:

۱۔ اردو املا کے مسائل از خلیل نقوی

۲۔ املا و تلفظ از عبد الستار

۳۔ امالہ۔ لغوی تشریح اور قواعد از جوش ملیح آبادی

۴۔ اردو املا کے مسائل کا حل از غلام رسول

۵۔ حروف کا تبادل اور سکونِ اول کا مسئلہ از ڈاکٹر سہیل بخاری

۶۔ اردو کی بنیادی اور ذیلی آوازیں از ڈاکٹر گوپی چند نارنگ

۷۔ اردو کی آوازیں از ڈاکٹر گیان چند

۸۔ اُردو کی آوازیں از شاہدہ نسیم صدیقی

۹۔ اردو کا اعرابی نظام اور اردو مصوتوں کی صفات از ڈاکٹر شوکت سبز واری

۱۰۔ قواعد و املا کی بحث از ڈاکٹر آمنہ خاتون

۱۱۔ قواعد و املا کی بحث از وارث سرہندی

۱۲۔ متحد الاصل لسانی سرمایہ از سید قدرت نقوی

۱۳۔ قواعد و املا کی بحث از پروفیسر حبیب اللہ

۱۴۔ تحقیق الفاظ از مولانا حامد حسن قادری

۱۵۔ اردو الفاظ کی اصل از عین الحق فرید کوٹی

۱۶۔ اردو، بمعنی زبان کے متعلق نئی تحقیق از محمد اکرام چغتائی

۱۷۔ قواعد زبان از نیر اقبال

۱۸۔ املا کا اختلاف اور لغت از رشید حسن خان

۱۹۔ عوامی روزمرہ و محاورے از شبیر علی کاظمی

۲۰۔ اردو املا کے اصول از ڈاکٹر فرمان فتحپوری

۱۰۔ **کتاب: املانامہ**

مصنف: ڈاکٹر گوپی چند نارنگ

صفحات: ۱۳۲

پبلشر: ترقی اردو بیورو، نئی دہلی

سن طباعت: ۱۹۹۰ء

توضیح: ترقی اردو بورڈ دہلی نے اردو املا کے مسائل کے پیش نظر ڈاکٹر سید عابد حسین، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ اور رشید حسن خاں پر مشتمل املا کمیٹی تشکیل دی تھی کمیٹی کی طرف سے پیش کیے گئے املا کے اصولوں اور سفارشات کو اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے تاکہ املا کو ایک معیار پر لانے میں مدد مل سکے۔ اس کتاب کو ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے مرتب کیا۔ یہ کتاب اردو املا پر جدید ترین جامع دستاویز ہے۔ فہرست مندرجات یہ ہے:

۱۱۔ **کتاب: املانامہ**

مصنف: ڈاکٹر گوپی چند نارنگ

صفحات: ۱۳۲

پبلشر: ترقی اردو بیورو، نئی دہلی

سن طباعت: ۱۹۹۰ء

توضیح: ترقی اردو بورڈ دہلی نے اردو املا کے مسائل کے پیش نظر ڈاکٹر سید عابد حسین، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ اور رشید حسن خاں پر مشتمل املا کمیٹی تشکیل دی تھی کمیٹی کی طرف سے پیش کیے گئے املا کے اصولوں اور سفارشات کو اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے تاکہ املا کو ایک معیار پر لانے میں مدد مل سکے۔ اس کتاب کو ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے مرتب کیا۔ یہ کتاب اردو املا پر جدید ترین جامع دستاویز ہے۔ فہرست مندرجات یہ ہے:

۱۲۔ **کتاب: سفارشاتِ اُردو املا ۲۰۲۲ء**

مرتبین: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، ڈاکٹر انجم حمید، عظمت زہرا، منظور احمد

نظر ثانی: ڈاکٹر تحسین فراقی

صفحات: ۱۱۰

پبلشر: ادارہ فروغ قومی زبان، پاکستان

سن طباعت: ۲۰۲۲ء

ملخص: اس سیمینار کا مقصد یہ تھا کہ اہل علم املا کے مسائل پر غور کریں اور اپنی تجاویز/سفارشات پیش کریں تا کہ ادارہ فروغ قومی زبان کے تحت ان پر بحث ومباحثے کے بعد درست نتائج اخذ کیے جا سکیں اور پورے ملک میں ایک معیاری (Standardized) اور یکساں (unified) اردو املا رائج ہو سکے۔ اُردو املا پر غور وخوص کے وقت اس سے قبل مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد کی منظور کردہ سفارشات ۱۹۸۵-۸۶ کو بھی سامنے رکھا گیا۔ یہ سفارشات املا کی معیار بندی اور یکسانی کی سمت میں ایک قدم ہے۔ تاہم ابھی تک ان سفارشات پر اتفاق رائے اور اصلاح کی گنجائش موجود ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:

- حرف آغاز از پروفیسر فتح محمد ملک
- حرف سپاس از افتخار عارف
- پیش نامہ از ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی
- دیباچہ از ڈاکٹر تحسین فراقی
- پیش گفتار از ڈاکٹر نجیب جمال
- پیش لفظ از ڈاکٹر رؤف پاریکھ
- قومی مجلس برائے سفارشات املا
- حصہ اول: اردو املا
- حصہ دوم: سفارشات املا

- حصہ سوم: اشاریہ الفاظ و مرکبات

۱۳۔ **کتاب: کتابیات اردو املا اور دوسرے مسائل**

مصنف: ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری

صفحات: ۱۶۹

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

سن طباعت: ۱۹۸۶ء

توضیح: فاضل مرتب نے مختلف مصادر کی جمع آوری اور ترتیب و تدوین میں جو محنت اٹھائی ہے، اس سے اہل علم کے لیے اردو زبان کے بے شمار لسانی پہلوؤں کا مطالعہ آسان ہو گیا ہے۔

کتاب کے آخر میں مرتب کی تحریر کردہ معروضات بطور ضمیمہ شامل کی گئی ہیں اور ان میں اردو املا، رسم الخط، اعراب، رموزِ اوقاف، علامات اور کئی دیگر مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

فہرست مندرجات درج ذیل ہے:۔

عرض ناشر

انتساب

پیش لفظ

حصہ اول (کتابیں)

۱۔ اردو اور علاقائی زبانیں
۲۔ اردو اور ہندی

۳۔ اصلاح و تحقیق زبان
۴۔ املا اور اس کے مسائل

۵۔ رسم الخط۔ خصائص اور اصول و مسائل

۶۔ خطاطی و خوش نویسی (اصول و فن)

۷۔ صوتیات ۸۔ علم ہجا
۹۔ مختصر نویسی و ٹائپ کاری
۱۰۔ متفرقات (املا، رسم الخط اور دیگر مسائل و مباحث پر عام کتابیں)

حصہ دوم (مقالات)

۱۔ اردو۔ قومی و دفتری زبان (افکار و مسائل) ۲۔ اُردو، انگریزی اور ہندی
۳۔ اُردو اور علاقائی زبانیں (بشمول فارسی) ۴۔ اردو زبان۔ چند اور اہم مسائل
۵۔ اصلاح و تحقیق زبان ۶۔ اعراب و علامات
۷۔ املا اور اس کے مسائل ۸۔ ٹائپ
۹۔ خطاطی و کتابت ۱۰۔ رسم الخط
۱۱۔ رموز۔ اوقاف ۱۲۔ صوتیات
۱۳۔ علم ہجا ۱۴۔ مختصر نویسی
۱۵۔ نسخ و نستعلیق ۱۶۔ ہندسے

ضمیمہ

۔ اردو املا، چند معروضات ۔ املا اور رسم الخط
۔ املا اور تلفظ ۔ اردو املا اور نقطے
۔ نسخ و نستعلیق ۔ اعراب
۔ علامتیں ۔ رموز اوقاف
۔ چند کثیر الاستعمال الفاظ کا املا

ب: تدریس و تلفظ اور اسلوبیات

۱۔ کتاب: اردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو

مصنف: ڈاکٹر گوپی چند نارنگ

صفحات: ۸۲

پبلشر: آزاد کتاب گھر، کلاں محل، دلی نمبر ۶

سن طباعت: ۱۹۶۴ء

توضیح: یہ اپنی نوعیت کی پہلی پیش کش ہے۔ اس میں مصنف نے ان اصولوں کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے جن کے ذریعے دیگر زبانیں سیکھی جاتی ہیں اور انھی کا اطلاق اردو پر کیا ہے۔ ان کے مطابق کسی دوسری زبان پر اس وقت گرفت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اس زبان کے مخصوص صوتی نظام، ساخت، تلفظ اور محاورے وغیرہ سے آگہی نہ ہو۔ یہ کتاب در اصل غیر ملکی طلبہ کی تدریس کے پیشِ نظر لکھی گئی ہے۔ تعلیم زبان سے بحث کرنے کے بعد صوتیات اور استعمالِ اصوات کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ مثالوں اور نقشوں کے ذریعے اردو آوازوں کے فرق اور ان کے مخارج کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔ اردو کی بنیادی اور ذیلی آوازوں کی وضاحت کرتے ہوئے ان کے تعلقات، اشتراک اور اختلاف کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں زبان کی تعلیم صوتیات ہی کے اصولوں پر دی جاتی ہے۔

۲۔ **کتاب: اردو میں عربی الفاظ کا تلفظ**

مصنف: قیّوم ملک

صفحات: ۲۶۶

پبلشر: نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد

سن طباعت: ۱۹۷۹ء

توضیح: درست اردو لکھنے اور بولنے کے لیے عربی الفاظ کے تلفظ سے آشنا ہونا ضروری ہے۔ عربی سے ناواقفیت کی وجہ سے تلفّظ میں جو دقّت عام طور پر محسوس کی جاتی ہے؛ یہ

کتاب اسے دور کرنے کے لیے مفید ہے۔ عربی الفاظ ،اسم، مصدر، جمع، فاعل، مفعول وغیرہ، جس صورت میں بھی اردو میں مستعمل ہیں؛ ان کا بیان اس کتاب کی مختلف فصلوں میں تلفّظ کے ساتھ موجود ہے۔

۳۔ **کتاب: اردو میں عربی اور فارسی الفاظ تلفظ و مرکبات**

مصنف: قیّوم ملک

صفحات: ۲۰۷

پبلشر: مکتبہ کارواں لاہور

سن طباعت: ۱۹۹۵ء

توضیح: درست تلفّظ کا فروغ اس کتاب کے مقاصد میں شامل ہے۔ الفاظ کا صحیح تلفظ زبان میں مہارت پیدا کرتا ہے۔ عربی، فارسی تلفظ کے قوانین، فصاحت کے تقاضے اور غلط تلفظ کی نشان دہی اس کتاب کے نمایاں پہلو ہیں۔

۴۔ **کتاب: اصلاح تلفظ واملا**

مصنف: طالب الہاشمی

صفحات: ۱۴۱

پبلشر: القمر انٹرپرائزز، لاہور

سن طباعت: ۲۰۰۴ء

توضیح: تفصیل مندرجات یہ ہے۔

۔ اُردو نم از جناب وسیم فاضلی

۔ اصلاح تلفظ واملا۔۔۔ چند تاثرات از ڈاکٹر تحسین فراقی

۔ سخن ہائے گفتنی از طالب الہاشمی

۔ تلفظ کی غلطیاں از علامہ اسد ملتانی مرحوم

املا کی غلطیاں از جناب حامد علی خان مرحوم

۔چند اہم اعراب ۔غلط تلفظ کی ۳۰۰مثالیں

۔اردو املا کے چند اہم اصول و قواعد

۔مظلوم الفاظ، جن کا املاعام طور پر غلط کیا جارہا ہے

۔دوسو ہم شکل (مماثل) الفاظ

۔اردو کے بعض تصرفات جو مروج اور مسلم ہیں

۔امالہ

۔زبان خامہ کی ۱۵۰ عام خامیاں

۔اردو الفاظ جو عربی مصادر کے اوزان پر ہیں

۔اردو کے سہ حرفی الفاظ

۔چار حرفی الفاظ

۔پانچ حرفی الفاظ

۔چھ حرفی الفاظ

۔سات حرفی الفاظ

۔سیرت نبوی کے حوالے سے بعض تاریخی شخصیتوں کے ناموں کا تلفظ

۵ ۔ **کتاب: انشااور تلفظ**

مصنف: رشید حسن خاں

صفحات: ۷۹

پبلشر: اظہار سنز رنٹرز۔لاہور

سن طباعت: ۲۰۰۷ء

توضیح: جملہ، لفظوں سے بنتا ہے۔ جملوں سے عبارت بنتی ہے۔ اچھی عبارت کے لیے ضروری ہے کہ جملے بے عیب ہوں۔ بے عیب جملے ہم اس وقت لکھ سکتے ہیں جب لفظوں کو اچھی طرح جانتے ہوں۔ اچھی طرح جانتے کا مطلب یہ ہے کہ تین باتیں ضرور معلوم ہوں: (۱) لفظ کا صحیح املا کیا ہے۔ (۲) اس کے معنی کیا ہیں۔ (۳) جملے میں اس لفظ کو کس طرح لانا چاہیے۔ اس تیسری بات میں قواعد، روز مرہ محاور، سب شامل ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ قواعد کی غلطی نہ ہو، اسی کے ساتھ ساتھ روزمرہ اور محاورہ بھی درست ہو۔

اچھا جملہ لکھنے کے لیے مناسب لفظوں کا انتخاب پہلی ضروری بات ہے۔ دوسری ضروری بات یہ ہے کہ جن مناسب لفظوں کو منتخب کیا جائے، جملے میں ان کی ترتیب بھی مناسب طور پر ہونا چاہیے۔ یہ کتاب انھی امور پر رہنمائی کرتی ہے۔

۶۔ **کتاب: فرہنگِ آصفیہ**

مصنف: سید احمد دہلوی

صفحات: -----

پبلشر: -------

سن طباعت: ۱۹۰۸ء (طبع اول)

توضیح: یہ لغت پہلی بار ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی۔ یہ لغت دہلی کے لِسانی دبستان کا نمائندہ ہے یہ چار جلدوں پر مشتمل اردو کی پہلی ضخیم، مکمل اور مستند لغت ہے۔ پہلی جلد کے شروع کے ۷۱ صفحات میں عرض ناشران، گزارشات، لغت کے کوائف، سبب تالیف، مولف کی مختصر سوانح، پیدائش، مقدمہ، معاونین کا شکریہ اور رموز لغات وغیرہ درج ہیں۔ اختتامی آٹھ صفحات میں تقاریظ ہیں۔

سید احمد دہلوی نے اس لغت کی چاروں جلدوں میں پچپن ہزر الفاظ، محاورات کی تحقیق و تشریح اور اسناد بھی پیش کی ہیں۔ اسناد کے لیے مشہور شعرا کے اشعار درج کیے ہیں۔اس لغت میں تذکیر و تانیث کی تمیز کر دی گئی ہے۔ دہلوی اور لکھنوی زبانوں کا امتیاز واضح کر دیا ہے۔ ان کی اصلیت ثابت کرنے کے لیے محاورے لکھے ہیں۔ اس فرہنگ میں عربی، فارسی، ترکی، ہندی، سنسکرت اردو زبانوں کے الفاظ کے علاوہ عورتوں کی بولی، بازاری گفتگو، لشکری زبان، گنواری بولی شامل ہے۔ اس کتاب کی طرزِ ترتیب نہایت چست اور دل آویز ہے۔ اردو زبان میں فرہنگِ آصفیہ اردو زبان کی دل بستگی اور دلچسپی کا ذخیرہ ہے کیوں اس میں الفاظ، محاورات کی تشریح اردو زبان کے مستند کتابوں، دیوانوں، گیتوں، دوہوں سے کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف امثال، اشعار سے لفظوں کے باریک سے باریک فرق کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ لغت اردو کی معتبر لغات میں شمار کی جاتی ہے۔

کتاب: فرہنگِ آصفیہ

اس لغت کے مرتب مولوی سیّد احمد دہلوی ہیں جنھوں نے اپنی تیس سالہ دن رات محنت اور کوشش سے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ فرہنگِ آصفیہ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کے صفحات کی تعدد ۲۵۳۵ ہے۔ مولف نے اس لغت کا نام "فرہنگِ آصفیہ" لکھا ہے۔ جب کہ لغت کے اندرونی صفحات پیش لفظ اور مقدمہ میں اکثر لغت کا لفظ استعمال کیا ہے۔

میرے پیشِ نظر اس کا عکسی نسخہ طبع بار پنجم ۲۰۰۶ء کا ہے۔ اس لغت میں مختلف زبانوں مثلاً عربی، فارسی، ترکی، ہندی، سنسکرت اور انگریزی وغیرہ کے ساٹھ ہزار سے زاید ایسے الفاظ کو جمع کیا گیا ہے جو اردو تحریر اور روزمرہ بول چال میں بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔

ہر لفظ کے مادہ اور اشتقاق کی نشاندہی کی گئی ہے اور اس کے تحت معروف شعرا کے شعری نمونوں اور نثر نگاروں کے نثری ٹکڑوں کو سند کے طور پر درج کیا گیا ہے تاکہ تذکیر و تانیث کا فرق واضح ہو سکے۔ اس کے علاوہ لغت میں محاورات، ضرب الامثال، تلمیحات، علمی و فنی اصطلاحات اور رسم و رواج کے مظاہر کو تفصیل سے بیان کیا ہے پھر اس میں قلعہ معلی کی بیگماتی زبان، تاریخی حقائق، معروف شخصیات، ضلع جگت، دو سخنے، کہہ مکرنیوں، پہیلیوں وغیرہ کا مختصراً ذکر بھی ملتا ہے۔ مولوی صاحب نے اس لغت کے آغاز میں اردو زبان کی تاریخ اور اس کے ارتقا پر ایک طویل مقدمے میں مفید معلومات فراہم کی ہیں۔

فرہنگِ آصفیہ میں حروف کا آغاز الف ممدودہ سے ہوتا ہے مرتب نے الف کے ذیل میں کافی تفصیل فراہم کی ہے جس میں اُس کی شکل، حالت، استعمال، لغوی و معنوی اس سے پیدا شدہ ممکنہ تبدیلیاں وضاحت سے بیان کی ہیں۔

الفاظ و تراکیب، محاورات، ضرب الامثال اور کہاوتوں وغیرہ کے اندراج میں مؤلف کا انداز، تفصیلی حیثیت کا حامل ہے۔ صاحبِ لغت نے الفاظ کی مکمل وضاحت کی حتی الامکان سعی کی ہے جس میں وہ کامیابی سے ہمکنار بھی ہوئے ہیں۔ الفاظ و محاورات کی درجہ بندی کے بعد اُن کی زبان کا اشارہ دیا گیا ہے۔ پھر اُس لفظ کی حالت و کیفیت کا ذکر ہے اس کے بعد اُس کے مروجہ و ممکن معانی درج کر دیے گئے ہیں اس کے ساتھ ہی اس کی مثال کے لیے کوئی فقرہ یا شعر درج کر دیا گیا ہے۔ مثالیں ملاحظہ ہوں:

> "آ لگنا۔ ہ۔ فعل لازم۔ (آنا۔ لگنا) (۱) پاس آنا۔ نزدیک آنا۔ قریب آنا۔ لگ بھگ ہونا۔ پہنچنا۔ دکھائی دینا۔ نظر آنا۔ (فقرہ) آ لگا بُھرے بُھرے چنے والا۔ (۲) اختتام کو پہنچنا۔ انجام کو پہنچنا۔ ہو چکنا۔ وقت بیتنا۔ (فقرے) ساون بھی آ لگا پر مینہ نہ برسا۔ چوکیدار کا بندوبست کر رکھو مہینا آ لگا۔ ٹھگ آ لگا۔ (۴) ٹکرانا۔ ٹکر کھانا۔ ضرب لگنا۔ صدمہ

پہنچنا۔ چوٹ لگنا۔ (فقرے) کسی کے آ تیر مارا اور کسی کو الگا۔ مارا کسی کو اور آلگا کسی کو۔ ''(۱۱۴)

''تھاہ پانا۔ ہ۔ فعل متعدی۔ (۱) عمق معلوم کرنا۔ دریا وغیرہ کی گہرائی دریافت کرنا۔ (۲) کہنہ کو پہنچنا۔ حقیقت دریافت کرنا۔ ماہیت سے واقف ہونا۔ (۳) انجام دریافت کرنا۔ انتہا پانا۔ حقیقت کو پہنچنا۔ اصل بھید سے واقف ہونا۔ راز پانا۔

ہیں مثلِ حباب گرچہ فانی
مشکل ہے ہماری تھاہ پانی (بیمار)

(۴) منشا پانا۔ عندیہ دریافت کرنا۔ ''(۱۱۵)

مولوی صاحب نے الفاظ و تراکیب کے ضمن میں کافی تفصیل سے کام لیا ہے کسی خاص لفظ کی ذیل میں اُس کی مکمل وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔

مولف نے ان چاروں جلدوں میں جو الفاظ درج کیے ہیں جب اُن کی تفصیل کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان میں اسمِ مذکر، اسمِ مونث، فعل لازم اور فعل متعدی کی تفصیل زیادہ ملے گی اس کے علاوہ مولف نے اسمائے زمان و مکان، شخصیات اور خاص واقعات سے تعلق رکھنے والے الفاظ کی وضاحت زیادہ کی ہے اور جہاں کوئی مثال درج کی ہے وہاں لفظ مثال کی بجائے ''جیسے'' رقم کیا ہے۔ تہواروں کے حوالے سے خاص الفاظ کی تفصیل بھی فراہم کی ہے۔

مولف نے اس لغت میں الفاظ کی درجہ بندی کچھ اِس انداز سے کی ہے کہ الفاظ و تراکیب کے معانی جاننے کے ساتھ ساتھ قاری اُس عہد کی تہذیب اور خاص طور پر دہلوی

تہذیب اور معاشرت کے خصائص سے بھی واقفیت حاصل کر لیتا ہے۔ اس لغت میں ہندی الفاظ کی کثرت ہے جب کہ دیگر زبانوں کے الفاظ قدرے کم ہیں۔ انگریزی زبان کے الفاظ گنتی کے ہیں اگر محاورات کی بات کی جائے تو اس لغت کی چاروں جلدوں کا مطالعہ کرنے کے بعد راقمہ اس نتیجے پر پہنچی کہ محاورات کی تعداد بہت کم ہے۔ مولف نے جہاں محاورات درج کیے ہیں اُن میں سے اکثر محاورات کے اندراج کی صورت یہ ہے کہ وہ کسی فعل (لازم۔ متعدی) کی وضاحت کے دوران ہی یا اُس کے بعد درج ہوئے ہیں اور محاورات کے استعمال کے حوالے سے نظائر و امثال بہت کم ہیں۔

اس لغت میں الفاظ و مرکبات کا انداز یہ ہے کہ پہلے الفاظ درج ہے پھر اُس کی متعلقہ زبان کا اشارہ دیا گیا ہے جو کہ قوسین میں درج ہے اس کے بعد لفظ کی تفصیل، حالت، کیفیت وغیرہ درج ہے اور اُس کے بعد اُس کے معانی درج کر دیے گئے ہیں معنی کے باب میں تفصیل سے کام لیا گیا ہے اور بعض اوقات اختصار بھی برتا گیا ہے بعض معنی اجزا کی صورت میں درج ہیں۔ اس کے بعد اُن الفاظ و مرکبات کے استعمال کے حوالے سے بعض اوقات تفصیل ملتی ہے اور اکثر مقامات پر نہیں۔ تفصیل کی صورت سے مراد اُن کی مثالیں ہیں۔ مثالوں کے حوالوں سے دو باتیں مشاہدہ میں آتی ہیں کہ مؤلف نے جہاں شعری مثالوں سے کام لیا ہے وہاں شعرا کے نام بھی اشعار کے آگے درج کر دیے ہیں۔ بعض مقامات پر صرف ایک شعر پر اکتفا کیا گیا ہے اور بعض مقامات پر ایک سے زائد اشعار بھی درج کیے ہوئے ملتے ہیں۔ دوسری طرف جہاں نثری صورت میں مثالیں دی گئی ہیں وہ صرف فقرے اور جملے ملتے ہیں وہ فقرے کہاں سے لیے گئے اور کس نثر پارے سے اخذ کیے گئے اس حوالے سے معلومات نہ ہونے کے برابر ہیں ڈھونڈنے سے بھی ایسی مثال نہیں ملتی۔

"لدنا (ہ) فعل لازم: (۱) بار ہونا، اسباب یا بوجھ کا دھرا جانا۔ اسباب بھرنا۔ بوجھ رکھا جانا۔

اے جاں نکل کہ مصحفی کا
اسباب لدا ہوا کھڑا ہے
(مصحفیؔ)

(۲) بھرنا۔ پُر ہونا۔ پھلنا۔ بہت سا پھل پھول آنا۔

ہے موسم گل چمن میں ہر نخل
پھولوں سے لدا کھڑا ہے
(مصحفیؔ)"

لدی پھندی (ہ) اسم مونث: گہنے پاتے میں اٹاٹٹ۔ بوجھ میں دبی ہوئی جیسے سونے جھونے میں لدی پھندی اتراتی پھرتی ہیں (چتر بہنیلی)۔"(۱۳۲)

موٴلف نے شعری مثالوں کے ضمن میں اپنے اشعار اور غزلوں کے حوالے بھی دیے ہیں۔ مثال ملاحظہ ہو:

"گھونگٹ کرنا (ہ) فعل متعدی: (۱) دوپٹہ سے منہ چھپانا، نقاب ڈالنا، منہ پر آنچل ڈالنا۔ پردہ کرنا۔ حجاب کرنا۔ شرم کرنا۔ لحاظ کرنا۔"

لوٹو غنچو بہار ہولی ہے ہو تو بلبل نثار ہولی ہے
ہم سے گھونگھٹ نہ کرو عروش عیش کھل جا اب تو نگار ہولی ہے
جب تک ہوویں نہ یار محفل میں اپنی آنکھوں میں خالی ہولی ہے"

(از غزل مؤلف) (۱۱۳)

مولف نے الفاظ و مرکبات کی درجہ بندی میں اُن کے تلفظ کے لیے اِعراب کا کوئی خاص اہتمام نہیں کیا۔ جہاں کسی لفظ کی قرأت میں غلطی کا امکان ہو وہاں اُس کے موافق اعراب استعمال کیے ہیں۔ اعراب کا مکمل استعمال نہ ہونے کے باعث بعض اوقات عام قاری کے لیے غلطی کا امکان موجود ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

"لپڑ شپڑ کرنا (ہ) فعل متعدی (ہندو) بیہودہ بکنا۔ بکواس کرنا۔ کان کھانا۔ چپڑ چپڑ کرنا۔ ہرزہ سرائی کرنا۔" (۱۱۴)

اس لغت میں ضرب الامثال بہت کم ہیں کہاوتیں ہیں مگر وہ بھی تھوڑی ہیں۔

فرہنگِ آصفیہ اپنی قدر و قیمت اور افادیت کے باعث اردو کی مستند اور معتبر لغات میں مقامِ اولیت کی حق دار سمجھی جاتی ہے۔ اپنی صفات و خصوصیات کے اعتبار سے اس کی سند قابلِ تقلید ہے اور اُردو لغات میں اپنی اہمیت برقرار رکھے ہوئے مجموعی طور پر یہ لغت اردو ادب کی بہترین لغات میں سے ایک ہے۔

۱۱۴۔ احمد دہلوی، سیّد، فرہنگِ آصفیہ، لاہور: اُردو سائنس بورڈ، طبع عکسی (بار پنجم) ۲۰۰۶ء، جلد اول، ۲۰۰۶ء، ص ۶۷

۱۱۵۔ ایضاً، ص ۶۴۳

۱۱۶۔ ایضاً، ص ۵۲۰

۱۱۷۔ ایضاً، جلد چہارم، ص ۱۵۰

۱۱۸۔ ایضاً، جلد دوم، ص ۲۸۹

۱۱۹۔ ایضاً، جلد دوم، ص ۲۹۵

۱۲۰۔ ایضاً، جلد اول، ص ۴۹۶

۱۲۱۔ ایضاً، جلد سوم، ص ۲۲۱

۷۔ **کتاب: نور اللغات (۴ جلدیں)**

مصنف: مولوی نور الحسن نیّر

صفحات: تین ہزار سے زائد

پبلشر: نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد

سن طباعت: --------

توضیح: یہ ایک ضخیم لغت ہے۔ اس سے قبل امیر اللغات اور فرہنگِ آصفیہ لکھی جا چکی تھیں۔ مولف نے اُن سے کافی حد تک استفادہ کیا ہے جس کو ناقدینِ ادب نے سراہا بھی ہے۔

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ نور اللغات دبستان دہلی کے سیّد احمد کے فرہنگِ آصفیہ کے جواب میں دبستانِ لکھنؤ کی کاوش ہے۔

صاحبِ لغت نے اس لغت کے آغاز میں ۱۴ صفحات میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس لغت میں مولف نے حروف کی ہجائی ترتیب میں سے الف ممدودہ کو ترجیح دی ہے۔ تمام حروف کے ذیل میں اُن کا تفصیلی تعارف کروایا گیا ہے اور اُن کے استعمال کے حوالے سے وضاحت کی گئی ہے۔

مولف نے اس لغت میں الفاظ و مرکبات، محاورات و ضرب الامثال کے اندراج میں یہ انداز اختیار کیا ہے کہ بنیادی الفاظ حاشیہ چھوڑ کر جلی حروف میں لکھے گئے ہیں۔ اُن کے سامنے قوسین میں اشتقاقی زبان اور تلفظ کے لیے اشارات دیے گئے ہیں۔ اس کے بعد اس کی قواعدی حیثیت واضح کر دی گئی ہے اور پھر معانی درج کیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر:

قرأت۔ (ع۔ بروزن۔ حکمت، مونث۔ ۱۔ علم تجوید جس میں مخارج اور تلفظ حروف عربی سے بحث کی جاتی ہے۔ ۲۔ قرآن کا عرب کے خاص لہجہ میں پڑھنا۔"(۳۰)

مولف نے بنیادی الفاظ کے بعد ضمنی اور ثانوی الفاظ و مرکبات اور محاورات درج کیے ہیں اور وہ تمام تر الگ سے حاشیہ کے ساتھ شروع نہیں کیے گئے بلکہ جہاں ایک لفظ و ترکیب کا اختتام ہوتا ہے وہاں سے دوسرا لفظ، ترکیب، محاورہ، ضرب المثل کا آغاز ہوجاتا ہے لیکن مولف نے یہ انتظام کیا ہے کہ اُن پر خط (__) کی علامت لگادی ہے تا کہ قاری کے لیے سہولت رہے اور اُسے معلوم ہوجائے کہ کوئی نئی ترکیب یا لفظ شروع ہوگیا ہے۔

صاحب نوراللغات نے الفاظ و مرکبات کے اندراج میں تفصیلی انداز اختیار کیا ہے اور ثانوی اور ضمنی الفاظ کے تحت تمام ممکنہ تراکیب اور مرکبات درج کردیے ہیں۔

اس لغت میں مؤلف نے نظائر وامثال سے سند فراہم کی ہے۔ اکثر الفاظ و مرکبات اور محاورات کے معانی درج کرتے ہوئے اُن کے تحت کوئی شعری یا نثری مثال بھی درج کی ہوئی ملتی ہے۔

مولف نوراللغات نے اس لغت میں اعراب کا اہتمام بہت کم کیا ہے۔ مؤلف نے اس لغت میں جو انگریزی زبان کے الفاظ درج کیے ہیں اُن کے سامنے اصل انگریزی الفاظ درج نہیں ہے بلکہ وہ جس انداز سے اردو زبان میں مستعمل ہیں اُسی طرز پر انھیں درج کردیا گیا ہے۔

اس لغت میں مولف نے تبصرے کا انداز بھی اختیار کیا ہے اور تنقیدی نقطۂ نظر کے تحت بھی مثالیں تلاش کی جاسکتی ہیں۔ مؤلف اکثر مقامات پر الفاظ وتراکیب اور مرکبات کے معانی کے ذیل میں لکھنوی دبستان کا حامی نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ الفاظ و مرکبات کی ذیل میں تفصیل کے لیے جو حرکات وسکنات فراہم کرتا ہے وہ بھی لکھنوٴ تلفظ کی طرف مائل نظر آتی ہیں۔

نوراللغات کو اردو کی اولین مستند لغات میں اہم مقام حاصل ہے۔ اپنی گنی چنی خامیوں اور الزامات کے باوجود یہ لغت اسناد کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کی اہمیت و افادیت اور قدر قیمت سے انکار ممکن نہیں۔

نوراللغات

نوراللغات کے مؤلف مولوی نورالحسن نیرؔ ہیں۔ یہ لغت ۱۹۲۴ء میں پہلی بار شائع ہوئی۔ میرے پیشِ نظر اس کا نسخہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کا شائع کردہ ۱۹۷۶ء کا ہے۔ یہ لغت چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کے صفحات کی تعداد تین ہزار سے زائد ہے۔ یوں یہ ایک ضخیم لغت ہے۔ اس سے قبل امیر اللغات اور فرہنگِ آصفیہ لکھی جاچکی تھیں۔ مولف نے اُن سے کافی حد تک استفادہ کیا ہے۔ اسے دبستانِ لکھنو کی نمائندہ لغت قرار دیا جاسکتا ہے۔

صاحبِ لغت نے اس لغت کے آغاز میں ۱۴ صفحات میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جس میں اس لغت کی ضرورت و اہمیت ایسے الفاظ، محاورات و مرکبات پیش کیے ہیں جو متروک ہو چکے ہیں اور اساتذہ جن کو اپنے اشعار میں استعمال کرتے رہے ہیں اس لغت میں مؤلف نے اشارات و مخففات کا اہتمام نہیں کیا اور نہ ہی لغت کی قرأت کے حوالے سے ضروری معلومات فراہم کی ہیں۔ لغت میں جو اصول اپنائے گئے ہیں اُن کا بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ اس لغت میں مولف نے حروف کی ہجائی ترتیب میں سے الف ممدودہ کو ترجیح دی ہے۔ تمام حروف کے ذیل میں اُن کا تفصیلی تعارف کروایا گیا ہے اور اُن کے استعمال کے حوالے سے وضاحت کی گئی ہے۔

مولف نے اس لغت میں الفاظ و مرکبات، محاورات و ضرب الامثال کے اندراج میں یہ انداز اختیار کیا ہے کہ بنیادی الفاظ حاشیہ چھوڑ کر جلی حروف میں لکھے گئے ہیں۔ اُن کے سامنے قوسین میں اشتقاقی زبان اور تلفظ کے لیے اشارات دیے گئے ہیں۔ اس کے بعد اس کی قواعدی حیثیت واضح کر دی گئی ہے اور پھر معانی درج کیے گئے ہیں۔ مثال ملاحظہ ہو:

"آزردگی۔ (ف۔ بفتح۔ دوم آزردن کا حاصل مصدر)۔ مونث۔
رنج۔ خفگی۔ ملال۔"(۲۹)

"قرأت۔ (ع۔ بروزن۔ حکمت، مونث۔ ۱۔ علم تجوید جس میں مخارج
اور تلفظ حروف عربی سے بحث کی جاتی ہے۔ ۲۔ قرآن کا عرب کے
خاص لہجہ میں پڑھنا۔"(۳۰)

مولف نے بنیادی الفاظ کے بعد ضمنی اور ثانوی الفاظ و مرکبات اور محاورات درج کیے ہیں اور وہ تمام تر الگ سے حاشیہ کے ساتھ شروع نہیں کیے گئے بلکہ جہاں ایک لفظ و ترکیب کا اختتام ہوتا ہے وہاں سے دوسرا لفظ، ترکیب، محاورہ، ضرب المثل کا آغاز ہو جاتا ہے لیکن مولف نے یہ انتظام کیا ہے کہ اُن پر خط (—) کی علامت لگا دی ہے تا کہ قاری کے لیے سہولت رہے اور اُسے معلوم ہو جائے کہ کوئی نئی ترکیب یا لفظ شروع ہو گیا ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

"اَعضا۔ (ع۔ بالفتح۔ عضو کی جمع) مذکر۔ بدن کے اجزا ہاتھ پاؤں
وغیرہ۔ اعضا ٹوٹنا۔ اعضا شکنی ہونا۔ (قدر) ہجر میں ٹوٹتے ہیں سب
اعضا پر شب وصل موصیائی ہے۔ اَعضا شکنی۔ بدن ٹوٹنا۔ جوڑ جوڑ میں
درد ہونا۔ بخار اور خمار کی حالت میں ایسا ہوتا ہے۔ اعضائے رئیسہ دل
جگر اور دماغ۔"(۳۱)

صاحب نوراللغات نے الفاظ و مرکبات کے اندراج میں تفصیلی انداز اختیار کیا ہے اور ثانوی اور ضمنی الفاظ کے تحت تمام ممکنہ تراکیب اور مرکبات درج کر دیے ہیں۔ بسا اوقات تفصیلی انداز اس قدر طوالت اختیار کر جاتا ہے کہ ایک ایک لفظ تین تین صفحات پر پھیل جاتا ہے۔ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ اس حوالے سے اگر بنیادی لفظ "بات" جو جلد اول صفحہ نمبر ۴۴۱ سے شروع ہوتا ہے اپنے ثانوی الفاظ و معانی کے تحت ۴۶۷ صفحہ نمبر

تک ۲۶ صفحات تک پھیل جاتا ہے۔ اسی طرح حرف "بے "بنیادی حرف کے طور پر جلد اول ص ۱۰۷ سے شروع ہو کر ضمنی اور ثانوی الفاظ میں استعمال ہونے کی تفصیل فراہم کرتے ہوئے صفحہ نمبر ۲۲۳ تک ۱۳ صفحات کی طوالت اختیار کر لیتا ہے۔ لفظ "گھر" جلد چہارم میں صفحہ نمبر ۳۲۵ سے ۳۳۵ تک ۱۰ صفحات پر اپنی تفصیل پھیلا دیتا ہے۔ اِسی طرح کے اور بھی بہت سے الفاظ ملتے ہیں جو بنیادی لفظ کے بعد ثانوی کے طور پر خط کی علامت کے تحت لکھے گئے ہیں۔

اس لغت میں مؤلف نے نظائر وامثال سے سند فراہم کی ہے۔ اکثر الفاظ و مرکبات اور محاورات کے معانی درج کرتے ہوئے اُن کے تحت کوئی شعری یا نثری مثال بھی درج کی ہوئی ملتی ہے۔ شعری مثالوں میں شاعر کا نام درج کیا گیا ہے جب کہ نثری مثالیں بہت کم استعمال ہوئی ہیں۔ جہاں استعمال ہوئی بھی ہیں وہاں اُن کا حوالہ بہت درج کیا گیا۔ شعری مثالوں کے اندراج میں بھی مولف نے نہ تو شعر کی کوئی علامت درج کی ہے اور نہ ہی شعر کو شعر کی اصل صورت میں لکھا ہے اور نہ مصرعوں میں کوئی خلا چھوڑا ہے۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکے کہ یہاں کوئی شعر درج ہے صرف شاعر کا نام ہی شعر کا اشارہ دیتا ہے۔ مثال ملاحظہ ہوں:

> "بُھر بُھرا۔ (ھ۔ بضم اول و چہارم) صفت۔ مذکر۔ خستہ۔ پولا۔ (فسانۂ عجائب) شیر مال، شنگرف کے رنگ کی خستہ بُھر بُھری۔ (داغ) نہ رکھنا پاؤں تم مرقد پہ میرے۔ مبادا سنگ مرقد بُھر بُھرا ہو۔ ۲۔ مائل، فریفتہ۔ (سودا) دیکھ اُسے صبر ہو سکے کس پر۔ دل ہو پتھر کا بھر بھرا اسپر۔ بھر بھرا جانا۔ لازم۔ مائل ہو جان۔ فریفتہ ہونا۔"(۳۳)

مولف نوراللغات نے اس لغت میں اعراب کا اہتمام بہت کم کیا ہے۔ بہت سے ایسے الفاظ ملتے ہیں جن پر اعراب نہیں لگے ہوئے لیکن اس کے بجائے مولف نے یہ اہتمام کیا ہے لفظ کی تفصیل میں معلومات فراہم کر دی ہیں:

> ''بہیر (ف۔ بروزن فقیر یہ لفظ ہندی سے مفرس ہے) مونث۔ ا۔ وہ ہجوم یا مجمع آدمیوں کا جو لشکر کے ہمراہ ہوتا ہے۔ ۲۔ لشکر کے بازاری لوگ۔ ۳۔ آدمیوں کی قطار۔ ۴۔ بھیڑ۔ انبوہ (میر) عجب کشمکش درمیاں آگئی۔ بہیر ایک بلا تھی جہاں آگئی۔ ۴۔ فوج کا اسباب۔ بھیڑ بھنگا۔ مؤنث۔ صحیح بہیر بنگاہ (خیمہ)۔ ا۔ فوج کے ساتھ کے شاگرد پیشہ لقال وغیرہ۔ ۲۔ برات کے ساتھ خدمت گزار۔ ۳۔ سفری لشکر کے ساتھ کے لوگ اور ڈیرہ خیمہ وغیرہ۔''(۳۶)

> ''مینک۔ (ھ۔ بالکسر و فتح سوم) مونث۔ آنکھ کی پتلی۔ (رشک) یہ مینک چشم گریاں میں ہے یا پتلی سمندر میں۔ دلِ سوزاں ہے سینہ میں کہ انگارہ ہے مجھ میں۔''(۳۷)

مؤلف نے اس لغت میں جو انگریزی زبان کے الفاظ درج کیے ہیں اُن کے سامنے اصل انگریزی الفاظ درج نہیں ہے بلکہ وہ جس انداز سے اردو زبان میں مستعمل ہیں اُسی طرز پر انھیں درج کر دیا گیا ہے

اس لغت میں مولف نے تبصرے کا انداز بھی اختیار کیا ہے اور تنقیدی نقطۂ نظر کے تحت بھی مثالیں تلاش کی جا سکتی ہیں۔ مؤلف اکثر مقامات پر الفاظ و تراکیب اور مرکبات کے معانی کے ذیل میں لکھنوی دبستان کا حامی نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ الفاظ و مرکبات کی

ذیل میں تفصیل کے لیے جو حرکات وسکنات فراہم کرتا ہے وہ بھی لکھنوی تلفظ کی طرف مائل نظر آتی ہیں۔

نوراللغات کو اردو کی اولین مستند لغات میں اہم مقام حاصل ہے۔ اپنی گنی چنی خامیوں اور الزامات کے باوجود یہ لغت اسناد کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کی اہمیت و افادیت اور قدر قیمت سے انکار ممکن نہیں۔

۲۹۔ نورالحسن نیر، نوراللغات، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۷۶ء، ص ۶۱
۳۰۔ ایضاً، جلد سوم، ص ۶۳۰
۳۱۔ ایضاً، جلد اول، ص ۳۰۵
۳۲۔ ایضاً، جلد چہارم، ص ۶۸۷
۳۳۔ ایضاً، جلد اول، ص ۶۷۹
۳۴۔ ایضاً، جلد سوم، ص ۱۸۱
۳۵۔ ایضاً، ص ۱۶۵
۳۶۔ ایضاً، جلد اول، ص ۱۶۵
۳۷۔ ایضاً، جلد اول، ص ۶۰۷
۳۸۔ ایضاً، جلد چہارم، ص ۳۴۷
۳۹۔ ایضاً، جلد دوم، ص ۲۴۹

۸۔ **کتاب: نوادر الالفاظ**

مصنف: سراج الدین علی خان آرزو

صفحات: ۳۷۸

پبلشر: دستیاب نہیں ہے

سن طباعت: ۱۸۷٦ء

توضیح: خان آرزو کو اردو کے علاوہ اور کئی زبانوں پر قدرت حاصل تھی۔ انھوں نے لکھا ہے کہ الفاظ کے معنی بیان کرنے میں ہانسوی سے کچھ غلطیاں ہوئی ہیں تو انھوں نے ان کی کتاب پر نظر ثانی کی اور غلطیاں درست کر کے نیا ایڈیشن تیار کیا جس کا نام نوادر الالفاظ رکھا۔

۹۔ فیروزاللغات

اس لغت کی تالیف الحاج فیروزالدین نے کی ہے۔ یہ لغت پہلی بار ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی۔ زیرِ مطالعہ فیروزاللغات اردو جامع کا ۲۰۱۵ء کا نیا ایڈیشن ہے جو سوا لاکھ کے قریب قدیم و مروجہ الفاظ، مرکبات، مشتقات، محاورات، ضرب الامثال نیز جدید علمی، ادبی اور فنی اصطلاحات پر مشتمل ہے۔ اس کے پیش لفظ میں لغت کی ترتیب و تدوین میں برتے گئے امور کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن سے اس لغت کی قرأت میں آسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد مؤلف نے علامات، اشارات کا اہتمام کیا ہے جس کے تحت مختلف زبانوں کے نام اور اُن کے سامنے اُن کے مخففات درج کر دیے ہیں اس کے علاوہ الفاظ کی صرفی حیثیت و توضیح کے اشارے اور علامات درج کر دی ہیں۔

مؤلف نے اس لغت کی ترتیب میں الف ممدوہ کو ترجیح دی ہے اس میں ڑ اور ء کے تحت ثقالت کے باعث لغت درج نہیں کیے گئے۔ اس لغت میں کسی لفظ کے لیے کوئی سند پیش نہیں کی گئی نہ شعرا کے کلام سے سند کا اہتمام کیا ہے۔ لغت ایک دقت طلب کام ہے۔ اس کے لیے خاصی محنت درکار ہوتی ہے مواد یا ذخیرہ اکٹھا کرنے میں خاصاً وقت صرف ہوتا ہے۔ تب کہیں جا کر معیاری لغت مرتب ہوتی ہے۔ فیروز اللغات کا ہر اڈیشن ایک خاص وقت کے بعد نظر ثانی ہوتا ہے اور نئی اصطلات اور الفاظ شامل ہوتے رہے ہیں۔

اس لغت میں الفاظ و مرکبات پر اعراب کا اہتمام ملتا ہے مگر تمام تر الفاظ اس خصوصیت پر پورے نہیں آتے۔ اکثر الفاظ ایسے بھی آ جاتے ہیں جن پر کسی قسم کے اعراب نہیں لگائے گئے لیکن اُن پر اعراب نہ ہونے کے باعث قاری کے لیے دقت پیدا نہیں ہوتی۔ مثالیں ملاحظہ ہوں:

کج اَخلاق (ف۔ع۔صف) بداَخلاق۔ بدمزاج۔ اَکھڑ۔ روکھا۔ (۱۶۲)

اس لغت میں جو الفاظ انگریزی زبان کے درج کیے گئے ہیں۔ اُن کے آگے بریکٹ میں اُن کا انگریزی میں بھی لکھ دیے گئے۔ ایسے الفاظ حقیقتاً تو انگریزی کے ہیں مگر اُردو میں اس قدر شامل ہو گئے ہیں کہ وہ لکھے بھی اردو تلفظ میں جاتے ہیں اور اردو زبان کے ہی محسوس ہوتے ہیں۔ ایسے الفاظ کی طویل فہرست سے جو مولف نے اس لغت میں اُردو تلفظ کے ساتھ درج کر کے اُن کے آگے انگریزی زبان میں بھی دیے ہیں مثالیں ملاحظہ ہوں:

"لائبریری (Library) (انگ۔ ا۔ مث) کتب خانہ۔ دارالمطالعہ۔ اُردو جمع لائبریریاں۔ لائبریریوں۔" (۱۶۳)

ریٹائرمنٹ (Retirement) (انگ۔ ا۔ مث) ا۔ گوشہ نشینی۔ کنارہ کشی، سبکدوشی (ملازمت وغیرہ سے)۔" (۱۶۵)

اس لغت میں صرف الفاظ اور اُن کے رائج معانی پر توجہ دی گئی ہے اس کے علاوہ اُن کے حوالے سے تفصیل سے کام نہیں لیا گیا۔ بعض الفاظ ایسے بھی ملتے ہیں جو افعال کے طور پر استعمال ہوتے ہیں وہاں مرتب نے قدرے تفصیل سے کام لینے کی کوشش کی ہے مگر اُن کی تعداد بہت کم ہے۔ اکثر الفاظ، مرکبات، ثانوی الفاظ، محاورات، ضرب الامثال کے سامنے اُن کے معانی درج کر دیے گئے ہیں۔ الفاظ کی درجہ بندی کے حوالے سے مرتب نے

یہ انداز اختیار کیا ہے کہ پہلے لفظ لکھا ہے اُس کے بعد مزید تفصیل قوسین میں درج کر دی ہے پھر اُس کے معانی درج کیے ہیں۔ مثالیں ملاحظہ ہوں:

"ریکٹر (Rector) (انگ۔ ا۔ مذ) ا۔ حلقے کا پادری ، ۲۔
جامعہ یا مدرسے کا صدر۔ ناظم۔ شیخ۔"(۱۶۶)
ہاتھ گھِس جانا۔ (اُر۔ محاورہ) ہاتھوں سے اتنا کام لینا کہ انہیں
ضرر پہنچے۔"(۱۶۷)

اس لغت میں مرتب نے الفاظ و مرکبات، ضرب الامثال، محاورات، تراکیب کے لیے مثالوں سے کام نہیں لیا اور نہ ہی محاورات و ضرب الامثال سے فقرات اور جملے بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس لغت میں شعرا کے کلام سے کوئی مثال درج نہیں کی گئی اور نہ ہی اسما کے لیے وضاحتی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اس لغت کے دیباچہ میں "لغت" مذکر لفظ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لفظ بطور لفظ استعمال ہوا ہے نہ کہ بطور کتاب میرے زیرِ مطالعہ اس لغت کا جو نسخہ ہے اُس کے صفحات کی تعداد ۱۵۴۴ ہے جن میں سے آخری چھ صفحات پر "تتمہ" کے تحت مزید الفاظ شامل کیے گئے ہیں۔

مرتب نے اس لغت میں کہیں بھی کسی لفظ کی تفصیل میں اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ وہ فعل ہے۔ فعل لازم ہے، مرکب ہے، متعدی ہے یا فعل کی کس قسم سے تعلق رکھتا ہے۔ اگرچہ لغت میں بہت سے الفاظ ایسے درج ہیں جو فعل ہیں یا فعل کی کسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس بات کا اندازہ مرتب کی اُس فہرست سے بھی لگایا جا سکتا ہے جو اُس نے علامات و اشارات کے تحت درج کی ہے۔ اس فہرست میں نہ تو فعل یا فعل کی کسی صورت کا ذکر ہے اور اُس کے لیے کسی علامت و اشارے کا ذکر ملتا ہے۔

۱۶۰۔ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات، لاہور: فیروز سنز، چھٹی اشاعت، ۲۰۱۵ء، ص ا

۱۶۱۔ ایضاً، ص ۳۶۱

۱۶۲۔ ایضاً، ص ۱۰۵۳

۱۶۳۔ ایضاً، ص ۱۲۱۱

۱۶۴۔ ایضاً، ص ۱۲۰۶

۱۶۵۔ ایضاً، ص ۷۷۵

۱۶۶۔ ایضاً، ص ۷۷۷

۱۶۷۔ ایضاً، ص ۱۴۹۲

۱۶۸۔ ایضاً، ص ۶۲۰

۱۰۔ **کتاب: علمی اُردو لغت**

مصنف: وارث سرہندی

صفحات: ۱۶۱۹

پبلشر: علمی کتاب خانہ، لاہور

سن طباعت: ۱۹۷۶ء

توضیح: یہ لغت دیگر لغات سے قدرے مختلف ہے۔ اس لغت میں مولف نے عام قاری اور طلبا ادب کی ضرورتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اسے جدید معیارات پر لانے کی کوشش کی ہے۔

یہ لغت ضخامت کے اعتبار سے تو ایک جلد پر مشتمل ہے جس کے صفحات کی تعداد ۱۶۱۹ ہے۔ لغت کے آخر میں صحت نامہ درج ہے اس کے بعد اردو ادب کے فضلا کی آرا سے اقتباسات درج کیے گئے ہیں۔ اس لغت میں الفاظ کا اندراج الف ممدودہ کی ہجائی

ترتیب سے کیا گیا ہے۔ الفاظ و مرکبات کے اندراج میں ترتیب کچھ یوں ہے کہ پہلے جلی حروف میں لفظ لکھا گیا ہے اس کے بعد قوسین میں اس کی اصل زبان کا اشارہ اور پھر اُس کی صرفی و قواعدی صورت و کیفیت درج کی گئی ہے۔

مولف نے بنیادی الفاظ کے تحت اُن کے تمام ممکنہ معانی کی وضاحت کر دی ہے جب کہ دیگر ضمنی اور ثانوی الفاظ کے تحت یہ انداز نہیں ملتا اور بسا اوقات صرف ایک یا دو معانی ہی درج کیے ہیں۔ تاہم بنیادی اور ثانوی ہر دو الفاظ کے سامنے ان کی اصل اور صرفی و قواعدی حیثیت کا اندراج ہے۔ ایسے الفاظ بھی اس لغت میں درج ہیں جن پر اعراب نہیں لگائے گئے۔

اس لغت میں مؤلف نے یہ کوشش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ الفاظ شامل کیے جائیں اور اُن کے معروف معانی درج کر دیے جائیں اس لغت میں وضاحتی انداز نہ ہونے کے برابر ہے۔ مؤلف کی تمام تر توجہ بنیادی اور ثانوی الفاظ اور اُن کے معانی درج کرنے پر مرکوز رہی ہے۔ سند کے طور پر یہ مثالوں سے کام نہیں لیا گیا جس کی وجہ بقول مؤلف ضخامت سے اعراض ہے۔

اردو زبان و ادب کی جدید اور جامع مختصر لغات کی صنف میں یہ لغت اہمیت کی حامل ہے اور ناقدینِ ادب نے مؤلف کی اس کاوش اور محنت کی داد دی ہے۔

علمی اردو لغات

علمی اردو لغت کے مولف وارث سرہندی ہیں۔ میرے پیشِ نظر اس لغت کا جو نسخہ موجود ہے۔ یہ لغت علمی کتاب خانہ لاہور سے ۱۹۷۶ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس لغت میں ''سخن ہائے گفتنی'' کے عنوان کے تحت پانچ صفحات پر وارث سرہندی نے لغت کے حوالے سے ابتدائی باتیں بیان کی ہیں اور ماقبل لغات پر تنقیدی رائے بھی دی ہے۔ تعارف کے عنوان کے تحت تین صفحات پر ماہر القادری کے الفاظ و کلمات تحسین درج ہیں اور عرض

حال کے تحت ایک صفحہ پر علمی کتب خانہ کے ناشر سردار محمد کے احسان مندی کے الفاظ درج ہیں۔ اس میں سنِ اشاعت ۲۱ نومبر ۱۹۷۶ء درج ہے۔

یہ لغت دیگر لغات سے قدرے مختلف ہے۔ اس لغت میں مولف نے عام قاری اور طلبا ادب کی ضرورتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اسے جدید معیارات پر لانے کی کوشش کی ہے۔ مولف نے اس لغت کے حوالے سے جن باتوں اور امور کا خاص خیال رکھا ہے اُن میں سے چند ایک کا ذکر ضروری خیال کیا جاتا ہے جو اس لغت کی انفرادیت کے حوالے سے اہمیت کے حامل ہیں۔

> ''اُردو کی کسی بھی لغت میں اس کا التزام اور اہتمام نہیں کیا گیا کہ غالب، مومن، ذوق، نظیر اکبر آبادی اور اقبال کے کلام میں استعمال ہونے والے الفاظ اُس میں آ جائیں۔ علمی اُردو لغت کی تالیف میں ان شعرائے کرام کے کلام کو خاص طور پر پیشِ نظر رکھا گیا ہے اور ان کے کلام میں استعمال ہونے والے الفاظ کا بڑی حد تک احاطہ کیا گیا ہے۔۔۔ اخبارات میں مستعمل اصطلاحات کو خاص طور پر شامل کیا گیا ہے۔ دینی اصطلاحات جو اردو میں عام طور پر استعمال ہوتی ہیں اور جن کا تعلق کسی خاص طبقہ تک محدود نہیں ہے شامل کر لی گئی ہیں۔۔۔ ضخامت و طوالت کے اندیشہ سے اسناد ترک کر دی گئی ہیں البتہ تمام الفاظ کے معنی تحقیق کے بعد درج کیے گئے ہیں۔۔۔ جن الفاظ کی ایک سے زیادہ صورتیں خفیف و ادنیٰ اختلاف کے ساتھ مروّج ہیں ان کو الگ الگ درج کرنے کی بجائے ٹیڑھی لکیر کھینچ کر ایک ہی جگہ درج کر دیا گیا ہے تا کہ کتاب کے حجم

میں اضافہ نہ ہو۔ لیکن جہاں ضرورت محسوس کی گئی وہاں اس
قسم کے الفاظ علیحدہ بھی درج کیے گئے ہیں۔ "(۱۲)

یہ لغت ضخامت کے اعتبار سے تو ایک جلد پر مشتمل ہے جس کے صفحات کی تعداد ۱۶۱۹ ہے۔ لغت کے آخر میں صحت نامہ درج ہے اس کے بعد اردو ادب کے فضلا کی آرا سے اقتباسات درج کیے گئے ہیں۔ اس لغت میں الفاظ کا اندراج الف ممدودہ کی ہجائی تریب سے کیا گیا ہے۔ الفاظ و مرکبات کے اندراج میں ترتیب کچھ یوں ہے کہ پہلے جلی حروف میں لفظ لکھا گیا ہے اس کے بعد قوسین میں اس کی اصل زبان کا اشارہ اور پھر اُس کی صرفی و قواعدی صورت و کیفیت درج کی گئی ہے۔ اس کے بعد مذکورہ لفظ کے معانی لکھے گئے ہیں۔ مثالیں ملاحظہ ہوں:

"آزاد (ف۔ امذ۔ صف) ۱۔ جو عام نہ ہو۔ رُستگار۔ ۲۔ خود مختار۔ ۳۔ فارغ۔ ۴۔ بے غم۔ ۵۔ ناپابند۔ بے قید۔ ۶۔ الگ بے تعلق۔ ۷ مجرد۔ ۸۔ سیّدھا (قد)۔ ۹۔ فقیر۔ ۱۰۔ مشہور انشاپرداز مصنف "آبِ حیات" (۱۱) مشہور سیاسی زعیم وعالم ابوالکلام کا تخلص (افعال، کرنا، ہونا۔)۔ "(۱۳)

"گِرہ: (ف۔ امث) گانٹھ۔ عقدہ۔ ۲۔ جیب۔ پاکٹ۔ ۳۔ گز کا سولھواں حصہ۔ قریباً تین انگل کی چوڑائی۔ ۴۔ ار۔ جوڑ۔ ۵۔ کدورت۔ رنج۔ ۶۔ سُدہ۔ گلٹی۔ ۷۔ بند کا آخری شعر۔ ۸۔ مشکل۔ ۹۔ برچھی کا وہ حصہ جس میں سنان لگی ہوتی ہے۔ ۱۰۔ بانس یا گنے وغیرہ کا وہ حصہ جہاں ایک پور دوسرے پور سے ملتی ہے۔ "(۱۴)

مولف نے بنیادی الفاظ کے تحت اُن کے تمام ممکنہ معانی کی وضاحت کر دی ہے جب کہ دیگر ضمنی اور ثانوی الفاظ کے تحت یہ انداز نہیں ملتا اور بسا اوقات صرف ایک ایک اور دو، دو معانی ہی درج کر دیے گئے ہیں۔ لیکن ایک صفت اس لغت میں یہ بھی مشاہدہ میں آئی ہے کہ مولف نے بنیادی اور ثانوی ہر دو طرح کے الفاظ کے سامنے ان کی اصل اور ماخذی زبان کا حوالہ اور صرفی و قواعدی حیثیت کا اشارہ ضرور دیا ہے یہ خوبی اکثر مستند لغات میں موجود نہیں ہے۔ اس حوالے سے مثالیں ملاحظہ ہوں:

"کِلندرا:(ھ امذ)تربوز
کلنک چڑھانا:(ار محاورہ)بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔
کلنک کا ٹیکا:(ار امذ)بدنامی کا دھبا۔ داغ۔ رُسوائی۔"(۱۵)

"پناہ دہی:(ف۔ امث)پناہ دینا۔ پناہ دینے کا عمل یا کیفیت۔
پناہ گاہ:(ف۔ امث)پناہ کی جگہ۔
پناہ گیر:(ف صف فاعلی)پناہ لینے والا۔
پُنبہ(ف۔ امذ)روئی۔ کپاس۔
پُنبہ بگوش ادر گوش: (ف۔ صف) کان میں روئی ٹھونسے ہوئے۔ ۲۔ غافل۔ بے خبر۔"(۱۶)

مولف نے اس لغت میں اعراب کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ مکمل کوشش کی گئی ہے مگر دورانِ مطالعہ میرے مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے کہ یہ دعویٰ پورا نہیں ہوا بہت سے ایسے الفاظ بھی اس لغت میں درج ہیں جن پر کسی قسم کے اعراب نہیں لگائے گئے یہ کمی اس انداز سے پوری ہو سکتی تھی کہ الفاظ و مرکبات کے اندراج کے سامنے اُن کا تلفظ درج کر دیا جاتا مگر ایسا عمل اختیار نہیں کیا گیا اس لیے اعراب کی کمی کے باعث الفاظ و مرکبات کی

قرأت میں کسی قدر غلطی کا امکاں موجود ہے جو کہ کسی مستند لغت میں نہیں ہونا چاہیے۔
اس حوالے سے مثالیں درج کی جارہی ہیں:

"پنپائی: (ہ۔ امث) نیکی کا پھل۔ نیکی اجزا۔ ۲۔ بال بچے۔
قبیلہ۔"(۱۷)

"تخلخل: (ع۔ امذ) خلخال پہننا۔ ۲۔ کھوکھلا پن۔ ۳۔ پرانا
ہونا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ ۴۔ جدائی۔ فراق۔"(۱۸)

اس لغت میں جو انگریزی زبان کے الفاظ درج کیے گئے ہیں۔ اُن کی دو صورتیں سامنے آتی ہیں پہلی یہ کہ انگریزی الفاظ جس طرح اُردو زبان میں رائج ہو چکے ہیں اسی تلفظ کے ساتھ لکھ دیے گئے ہیں اور اُن کے سامنے اصل انگریزی لفظ انگریزی زبان میں بھی درج کر دیا ہے تا کہ پڑھنے والا اُس کا تلفظ انگریزی میں بھی دیکھ سکے۔ دوسری یہ کہ جو الفاظ انگریزی زبان سے اردو میں ترجمہ ہو کر آئے ہیں۔ اُن کے سامنے معانی درج کرنے کے بعد اصل انگریزی بھی درج کر دیا گیا ہے جس کا وہ ترجمہ ہوئے ہیں دونوں حوالوں سے مثالیں ملاحظہ ہوں:

"مارٹ: (انگ۔ امذ) (Mart) نیلام گھر۔ ۲۔ منڈی۔ تجارتی
مرکز۔

مارٹر: (انگ۔ امث) (Marter) ۱۔ اوکھلی ہاون۔ ۲۔ ایک
قسم کی چھوٹی توپ۔

مارجن: (انگ۔ امذ) (Mardin) ۱۔ حاشیہ۔ ۲۔ آخری حد۔
۳۔ کچھ زائد رقم جو کمی بیشی پوری کرنے کو رکھی جائے۔"(۱۹)

"رضاکار:(عف صف) اپنے آپ کو بغیر جبر و معاوضہ قومی اور
ملکی خدمت کے لیے پیش کرنے والا قومی خدمت بغیر معاوضہ
کرنے والا۔ انگریزی Volunteer کا ترجمہ۔"(۲۰)

اس لغت میں موٗلف نے یہ کوشش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ الفاظ شامل کیے جائیں اور اُن کے معروف معانی درج کر دیے جائیں اس لغت میں وضاحتی انداز نہ ہونے کے برابر ہے۔ موٗلف کی تمام تر توجہ بنیادی اور ثانوی الفاظ اور اُن کے معانی درج کرنے پر مرکوز رہی ہے۔ اس کے علاوہ سند کے طور پر یہ مثالوں سے کام نہیں لیا گیا جس کی وجہ صاحبِ لغت نے ضخامت سے بچنا بتائی ہے مگر اس کے علاوہ اگر کسی اور معروف اور مستند لغت سے کسی لفظ کے معانی کی طرف رجوع کیا ہے اس کا بھی کوئی اشارہ نہیں دیا گیا۔

اس لغت کے حوالے سے ناقدین اردو ادب نے مختلف انداز سے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ یہ لغت ضخامت اور قیمت ہر دو اعتبار سے قاری کی پہنچ میں ہے اور اس کی تفہیم و قرأت بھی آسان ہے وہ اس لیے کہ الفاظ و مرکبات وہی درج ہیں جو عام استعمال میں آتے ہیں اور ان کے معانی بھی جو قدرے آسان ہیں وہی درج کیے گئے ہیں۔ یہاں ناقدین نے اس لغت کے حوالے سے جو آرا دی ہیں۔ ان میں سے ڈاکٹر سیّد عبداللہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

"ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ حال میں علمی کتاب خانہ
اردو بازار لاہور نے بہت جامع اور محیط علمی اردو لغت شائع کی
جسے توسط کہنا چاہیے یہ نہ تو اتنی مفصل ہے کہ کئی جلدوں پر
مشتمل ہو اور نہ اتنی مختصر کہ ضرورت کے عام الفاظ بھی اس
میں نہ مل سکیں اسے اگر جامع مختصر کہہ دیا جائے تو مناسب ہو
گا اس میں عام قاری کے علاوہ مختلف علوم سے تعلق رکھنے

والے طلبائے علم یکساں استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس میں اعراب کا اہتمام بھی کیا گیا ہے جس سے صحیح تلفظ میں بڑی مدد مل سکتی ہے اردو زبان میں جو جدید الفاظ رواج پذیر ہو چکے ہیں انہیں بالالتزام شامل کیا گیا ہے۔ مرتب کی یہ کوشش قابلِ تحسین ہے۔"(۲۱)

اردو زبان و ادب کی جدید اور جامع مختصر لغات کی صنف میں یہ لغت اہمیت کی حامل ہے اور ناقدینِ ادب نے مؤلف کی اس کاوش اور محنت کی داد دی ہے۔

۱۲۔ وارث سرہندی، علمی اردو لغت، لاہور: علمی کتاب خانہ، ۱۹۷۶ء، ص ا

۱۳۔ ایضاً، ص ۶۱

۱۴۔ ایضاً، ص ۱۲۲۶

۱۵۔ ایضاً، ص ۱۱۴۵

۱۶۔ ایضاً، ص ۳۷۲

۱۷۔ ایضاً، ص ۳۷۶

۱۸۔ ایضاً، ص ۴۳۹

۱۹۔ ایضاً، ص ۱۳۲۴

۲۰۔ ایضاً، ص ۱۱۳

۲۱۔ ایضاً، ص ۱۶۷۲

۱۱۔ قدیم اُردو کی لغت

قدیم اُردو کی لغت کے مرتب ڈاکٹر جمیل جالبی ہیں یہ لغت مرکزی اردو بورڈ لاہور نے شائع کی۔ پہلی بار یہ لغت دسمبر ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب قدیم اُردو کے تقریباً گیارہ ہزار الفاظ اور اُن کے معنی پر مشتمل ہے۔ یہ لغت ولی گجراتی اور اس سے قبل کی

تصانیف نظم و نثر کے ذخیرۂ الفاظ کا احاطہ کرتی ہے۔ مؤلف نے دسویں، گیارہویں اور بارہویں صدی ہجری کے وسط تک کے قلمی اور مطبوعہ نسخوں کو جانچ کر ان میں سے ان الفاظ اور تراکیب کو بطور خاص اس لغت میں شامل کیا ہے جن کے مطالب اور معنی قدیم اُردو ادب کے استادوں اور طالب علموں پر آسانی سے کھلنے نہ تھے۔ "قدیم اردو کی لغت" اردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی لغت ہے اور قدیم ادب کی غیر معمولی اہمیت کے حوالے سے بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ قدیم اردو کی یہ لغت ادیبوں، شاعروں، صحافیوں اور مقرروں کے علاوہ زبان کے ماہروں، لسانیات کے استادوں، قواعد دانوں اور علم الانسان کے عالموں کے سامنے فکری، تہذیبی اور لسانی در وا کرتی ہے۔ اس لغت کی تالیف کا سبب مولف نے یوں بیان کیا ہے:

> "اس لغت کی داستان یہ ہے کہ "تاریخِ ادب اردو" پر کام کرتے ہوئے مجھے سینکڑوں مخطوطات اور بیاضوں کے صحراؤں سے گزرنا پڑا۔ دورانِ مطالعہ اکثر ایسے لفظوں سے واسطہ پڑا جو میرے لیے اجنبی تھے۔ میں اُن لفظوں کو ایک کاپی میں لکھ لیتا اور پھر سیاق سباق کے حوالے، مختلف لغات کی مدد اور اہلِ علم سے گفتگو کرنے کے بعد جب ان لفظوں کے معنی متعین ہو جاتے تو ان کے سامنے لکھ دیتا، کچھ عرصے بعد میں نے یہ کیا کہ ہر وہ لفظ جو قدیم ادب میں استعمال ہوا اسے معنی اور حوالے کے ساتھ ایک کارڈ پر لکھ کر رکھ لیتا۔۔۔ جب کام ختم ہوا تو تقریباً اٹھارہ ہزار الفاظ کا ذخیرہ میرے پاس تھا۔ اس ذخیرے کو دیکھ کر میرے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان الفاظ کو مرتب کر دیا

جائے۔۔۔۔ اسی خیال کے پیشِ نظر میں نے قدیم اردو کی لغت
مرتب کی ہے جس میں تقریباً گیارہ ہزار الفاظ شامل ہیں۔''(۲۰۴)

اس لغت میں الفاظ کا انتخاب خاص نقطۂ نظر کے تحت کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ ایک مختصر لغت ہے جو خاص دور کے الفاظ و تراکیب پر مشتمل ہے اس لغت میں اندراج الفاظ کے لیے الف ممدودہ کی ہجائی ترتیب برتی گئی ہے۔ اندراج الفاظ کے لیے دو کالم استعمال کیے گئے ہیں۔ ہر کالم میں الفاظ ہجائی ترتیب سے درج ہیں الفاظ کی درجہ بندی میں یہ طرز اختیار کیا گیا ہے کہ حاشیہ کے ساتھ جلی حروف میں بنیادی لفظ درج کیا گیا ہے اس کے بعد رابطہ (:) کی علامت استعمال کی گئی ہے اور پھر اُس لفظ کا معنی درج کیا گیا ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

اجات: ذات سے خارج
اُجارا: اُجالا(۲۰۵)

اس لغت میں بعض الفاظ ایسے بھی ملتے ہیں جو دو طرح سے استعمال ہوں اور اُن کے معانی ایک ہی ہوتے ہیں لیکن اُن کی لکھائی میں املائی فرق ہوتا ہے ایسے الفاظ کی ایک مثال پیش کی جارہی ہے:

''اجو :
اجوں : } ہنوز، اب تک، ابھی(۲۰۶)

اسی لغت میں مؤلف نے الفاظ و تراکیب کے لیے اختصار سے کام لیا ہے اور ایسے الفاظ کی کثرت ہے جن کے معانی صرف ایک ایک یا دو دو کی صورت میں درج ہیں اس کے علاوہ کچھ الفاظ ایسے بھی ملتے ہیں جن پر تفصیل سے کام لیا گیا ہے۔ یہ تفصیل دو حوالوں سے سامنے آتی ہے پہلی طرز میں الفاظ کے معانی میں تعدّد ہے جب کہ دوسری طرز میں معانی میں توضیحی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ ہر دو حوالوں سے مثالیں ملاحظہ ہوں:

"سو:	اچھا، نیک، بھلا، کسی لفظ سے پہلے لگانے سے اچھے کے معنی ہو جاتے ہیں، مثلاً سجات۔ نیک دل، نیک ذات، اس کے برعکس "کو" کے معنی برا، یا بد ہوتے ہیں، مثلاً کجات، کپات وغیرہ۔"(۲۰۷)

"سات:	(۱) ساعت، (۲) ساتھ، (۳) سات (۷)،(۴) سے۔"(۲۰۸)

اس لغت کو منفرد لغات میں اس لیے شامل کیا گیا ہے کہ یہ عام لغات کی نسبت ذخیرۂ الفاظ کے حوالے سے خاص نثری و شعری سرمایہ رکھتی ہے جو قدیم اُردو زبان پر مشتمل ہے۔ اس لغت میں جدید لغت نگاری کے اصول و ضوابط کو مدِ نظر نہیں رکھا گیا۔ مؤلف نے متن کے تناظر میں معنی درج کرنے کو ترجیح دی ہے۔ اس لغت کے مباحث کے علاوہ اگر غور کیا جائے تو اس میں الفاظ کی اصل کے حوالے سے کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئیں، نہ ہی الفاظ و تراکیب کی حرفی و نحوی حیثیت کا کوئی ذکر کیا گیا ہے۔ قواعدی حوالے فراہم نہیں کیے گئے تذکیر و تانیث کی تخصیص نہیں کی گئی۔ الفاظ کی قرأت کے لیے تلفظ کی وضاحت از حد ضروری ہوتی ہے اور چوں کہ یہ لغت قدیم اُردو کے الفاظ کے حوالے سے لکھی گئی ہے اس لیے ضروری امر یہ تھا کہ ان الفاظ کا تلفظ واضح کر دیا جاتا اور اِعراب کا اہتمام کر دیا جاتا تاکہ قاری کے لیے اس کی قرأت اور تفہیم میں آسانی پیدا ہو سکتی۔ یہ لغت ۲۴۷ صفحات پر مشتمل ہے اور ایک محدود ذخیرۂ الفاظ رکھتی ہے۔

اس لغت کے اختتام پر مؤلف نے اُن تمام تر کتابیات کی فہرست فراہم کر دی ہے جن سے الفاظ اخذ کیے گئے ہیں۔ اس فہرست میں قلمی مخطوطات کی کثیر تعداد ہے۔ یہ لغت قدیم نثری و شعری الفاظ کے بارے میں جاننے اور اُن کی تلاش کے حوالے سے بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔

۲۰۳۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، قدیم اُردو کی لغت، لاہور: مرکزی اُردو بورڈ، بار اول، ۱۹۷۳ء، ص ۷

۲۰۴۔ ایضاً، ص ۱۸

۲۰۵۔ ایضاً، ص ۱۹

۲۰۶۔ ایضاً، ص ۱۵۲

۲۰۷۔ ایضاً، ص ۱۳۹

۱۲۔ قاموس مترادفات

قاموس مترادفات کے مؤلف وارث سرہندی ہیں۔ اس میں اضافہ اخلاق احمد دہلوی نے کیا اور نظر ثانی اشفاق انور نے کی۔ یہ لغت اردو سائنس بورڈ نے پہلی بار اگست ۱۹۸۶ء میں شائع کی۔ اس کے ناشر اشفاق احمد ڈائریکٹر جنرل، اردو سائنس بورڈ ہیں۔ ''قاموس مترادفات''میں گم گشتہ الفاظ کی دنیا آباد ہے۔

قاموس مترادفات اردو زبان کے الفاظ اور ان کے مترادفات پر مبنی ہے۔ یہ لغت ۱۱۱۶ صفحات پر مشتمل ہے اور ایسے تمام الفاظ کا احاطہ کیے ہوئے ہے جو اُردو میں مستعمل ہیں۔ پھر اس میں ہندی، عربی، فارسی اور انگریزی زبان کے وہ معروف الفاظ بھی شامل کیے گئے ہیں جو تحریر و تقریر میں عام طور پر استعمال ہوتے ہیں اس کتاب میں چار قسم کا مواد ہے اور ایک نوع کے مواد کو دوسری نوع سے ممتاز کرنے کے لیے ان کے درمیان ایک سطر خالی چھوڑ دی گئی ہے۔ اس کی ہیئت ترکیبی کے حوالے سے اشفاق احمد نے چار نکات بیان کیے ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

> ''ا۔ پہلے کلیدی لفظ کو جلی خط میں لکھا گیا ہے اور اس کے سامنے اس کے مترادفات دیے گئے ہیں اور مترادفات دیتے وقت اس امر کا خیال رکھا گیا ہے کہ مختلف معانی اور مفاہیم کے لحاظ سے

انہیں مرتب کیا جائے یعنی قریب المعنی مترادفات اکٹھے دیے
جائیں۔
۲۔ پھر ان کلیدی الفاظ سے متعلق تراکیب دی گئی ہیں۔ ان
تراکیب کی مترادف تراکیب دیتے وقت بھی یہ خیال رکھا گیا
ہے کہ بحد ممکنہ قریب المعنی تراکیب اکٹھی آئیں۔
۳۔ تیسرے نمبر پر کلیدی لفظ سے متعلقہ مزید محاورات اور
تراکیب دی گئی ہیں جو ہماری علمی ادبی کتب میں اکثر و بیشتر نظر
آتی ہیں ان کے مترادفات نہیں دیے گئے۔
۴۔ چوتھے نمبر پر کلیدی الفاظ سے تعلق رکھنے والے مقولے،
اقوال اور ضرب الامثال کا اندراج کیا گیا ہے۔ ہر مقول یا قول
الگ سطر میں دیا گیا ہے اور حاشیے میں شناخت کے لیے ان کے
ساتھ ایک عمومی خط کھینچ دیا گیا ہے۔"(۲۱۲)

اس لغت میں الفاظ کا اندراج الف ممدودہ کی ہجائی ترتیب سے کیا گیا ہے۔ کتاب کا ہر صفحہ دو کالموں پر مبنی ہے ہر کالم الگ الفاظ و مترادفات پر مشتمل ہے۔ بنیادی الفاظ جیسا کہ عرضِ ناشر میں درج ہے جلی حروف میں لکھے گئے ہیں اور ثانوی اور ضمنی الفاظ خفی حروف میں لکھے گئے ہیں۔ اس لغت میں الفاظ و مرکبات کے اندراج کا انداز یوں ہے کہ پہلے حاشیہ کے ساتھ جلی حروف میں لفظ یا ترکیب درج کر دی گئی ہے اور اُس کے بعد رابطہ کی علامت (:) استعمال کر کے اُس کے مترادفات لکھے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر:

سیاحت: سفر۔ مسافرت۔ سیر۔ سپاٹا۔ سیاحی۔ سفر
سیادت: سرداری۔ سربراہی۔ سرگردہی۔ قیادت۔ امامت(۲۱۳)

اس لغت میں مولف نے بنیادی اور ثانوی یا ضمنی الفاظ و تراکیب میں فرق رکھا ہے اور ان کی تمیز کے لیے جلی اور خفی حروف کا سہارا لیا ہے۔ یوں الفاظ اور اُن سے بننے والی تراکیب میں واضح فرق کیا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بنیادی الفاظ حاشیہ کے بالکل ساتھ درج کر دیے گئے ہیں جب کہ ثانوی اور ضمنی الفاظ کو حاشیہ سے ذرا ہٹا کر لکھا گیا ہے۔ اس حوالے سے مثال ملاحظہ ہو:

''مشکل: ا۔ دشوار۔ سخت۔ شاق۔ دوبھر۔ کٹھن۔ ادق۔ ناممکن۔
دقیق۔
پیچیدہ۔ دقت آمیز۔ محال۔ کنٹ [۲]

مترادفات کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں تفصیلی انداز سامنے آتا ہے۔ مثلاً:

''محبوب: معشوق۔ پریتم۔ پیتم۔ ساجن۔ بالم۔ دل دار۔ دل بر۔
پیار۔ دل ستاں۔ من موہن۔ جانی۔ سجنی۔ پری۔ آفت جاں۔
سجن۔ ستم آشنا۔ ترک چینی طراز۔ شعلہ رو۔ ترک دل کش۔
بلوریں اندام۔ پری زاد۔ ترک چیں پرور۔ بالا صنوبر۔ بتِ
چالاک۔ ترک طناز۔ ترک دل ستاں۔ بُتِ زنجیر مو۔ بیدرد۔
ہمایوں چہر۔ نوبہار حسن۔ ہوش پرواز۔ نیم نگاہ۔ نیرنگ ساز۔
نازک عذار۔ ہلال ابرو۔ ہوش رُبا۔ ناز پری۔ نازنین اندام۔
نرم گفتار۔ نازک آغوش۔ نہال صندل بو۔ نگاریں رخ۔ نادرہ
گو۔ نافۂ مشک۔ نگار دلجو۔ نازک دل۔۔۔'' [۲۱۶]

اس لغت میں موٴلف نے انگریزی زبان کے جو الفاظ اُردو میں مستعمل ہیں اُن کو اُردو املا اور تلفظ میں اُسی طرح استعمال کر لیا ہے اور انگریزی تلفظ درج نہیں کیا۔ مثلاً:

''مارٹ: نیلا گھر۔ منڈی۔ مارکیٹ۔ تجارتی مرکز۔ دُکان۔

مارکیٹ: منڈی ۔ بازار۔ تجارت گاہ۔ مرکز۔
تجارت۔"(۲۱۸)

چونکہ یہ لغت خاص نقطۂ نظر کے تحت مرتب کی گئی ہے،اس لیے اس میں الفاظ کے ماخذ، قواعدی حیثیت کا ذکر نہیں۔ یہ لغت اُردو مترادفات میں اپنی ضخامت اور تفصیل میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔

۲۱۱۔ وارث سرہندی، قاموس مترادفات،لاہور:اُردو سائنس بورڈ،۱۹۸۶ء، ص ا

۲۱۲۔ ایضاً، ص ۴۳۵

۲۱۳۔ ایضاً، ص ۹۹۷

۲۱۴۔ ایضاً، ص ۹۸۲

۲۱۵۔ ایضاً، ص ۹۷۰

۲۱۶۔ ایضاً، ص ۹۷۸

۲۱۷۔ ایضاً، ص ۹۵۶

۲۱۸۔ ایضاً، ص ۲۱۰

۱۳۔ **کتاب: اُردو لغت تاریخی اصول پر (۲۲ جلدیں)**

مصنف: ---

صفحات: --

پبلشر: ترقی اُردو بورڈ کراچی

سن طباعت: --

توضیح: یہ اردو لغت نگاری کا اہم کارنامہ ہے۔ اس لغت میں اردو کی قدیم ترین لغات سے لے کر جدید ترین فرہنگوں تک کے تمام الفاظ و محاورات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ہزار ہا الفاظ، تراکیب اور محاورات مع امثال ایسے بھی درج ہیں جو متداول لغات میں موجود نہیں

تھے۔ یہ بلاشبہ اس ادارہ کا ایک اہم تاریخ ساز کارنامہ ہے کہ بائیس (۲۲) جلدوں پر مشتمل ایک طویل اور ضخیم لغت تیار کر کے قارئین اُردو زبان کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اس لغت کی تمام تر جلدوں میں مدیر ان تبدیل ہوتے رہے ہیں یہ لغت باون سال کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے۔

اس لغت کو تاریخی اصول پر مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثالوں کے اندراج میں عموماً قدیم تر اور جدید تر مثالوں کو ترجیح دی گئی ے تا کہ لفظ کی تاریخ متعین ہو سکے لیکن بعض مقامات پر ابہام سے بچنے کے لیے یا اور کسی علمی مقصد سے اس کے خلاف بھی عمل کیا گیا ہے۔

اس لغت میں الفاظ کے اندراج میں یہ عمل اختیار کیا گیا ہے کہ بنیادی الفاظ حاشیہ کے ساتھ جلی حروف میں لکھے گئے ہیں۔ لفظ کے بعد قوسین میں اِعراب کی علامتیں لکھی گئی ہیں اور پھر اُن کی صرفی حیثیت لکھی گئی ہے۔ صرف حیثیت کے بعد اگر کوئی لفظ جمع یں ہے تو اُس کی علامت درج کی گئی ہے۔ اس کے بعد اگلی قطار میں وضاحت کی گئی ہے اور مثال درج کی گئی ہے۔ مثالوں کے اندراج کے بعد سند فراہم کی گئی ہے اور تاریخ کا تعین کیا گیا ہے۔

اس لغت میں تحقیقی نقطۂ نظر اس قدر اختیار کیا گیا ہے کہ ہر صفحہ پر اُس کی مثال مل سکتی ہے۔ یہ لغت انتہائی محنت اور عرق ریزی سے تیار کی گئی ہے۔ تمام تر لغات کی خامیوں پر نظر رکھتے ہوئے حتیٰ الامکان غلطی سے مبر ابنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس لغت میں بنیادی اور ثانوی الفاظ میں جہاں کوئی محاورہ ضرب المثال اور کہاوت استعمال کی گئی ہے۔ وہاں اصل لفظ اور محاورہ کے درمیان کسی قسم کی کوئی علامت (رموزِ اوقاف) کا اہتمام نہیں ملتا اس کی وجہ یہ ہے کہ الفاظ و مرکبات جلی حروف میں لکھ دیے گئے ہیں۔ اس لغت میں انگریزی زبان کے جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں اُن کو پہلے

انگریزی تلفظ کے ساتھ اردو میں لکھا گیا ہے اور اُن کی تفصیل درج کرنے کے بعد آخر میں اصل انگریزی لفظ انگریزی تلفظ کے ساتھ درج کر دیا گیا ہے۔ یہی عمل ہندی اور سنسکرت الفاظ کے ساتھ بھی برتا گیا ہے۔

اس لغت میں سند کے لیے ادبا اور شعرا کرام کے کلام سے مثالیں دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر لغات کے حوالے بھی ملتے ہیں۔

اس لغت کو مستند حوالے کے طور پر دیکھنے کے قابل بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ اُن کا بھی مکمل حوالہ ملتا ہے اور دیگر لغات کا بھی۔

یہ لغت اب تک لکھی جانے والی تمام لغات پر فوقیت رکھتی ہے۔ اس میں ہر نہج اور سطح پر احتیاط برتی گئی ہے اور اسے ہر لحاظ سے مکمل اور مستند بنانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

اردو لغت تاریخی اصول پر

''اردو لغت تاریخی اصول پر'' ترقی اردو بورڈ کراچی کی شائع کردہ ہے۔ یہ اردو لغت نگاری کا اہم کارنامہ ہے۔ اس لغت میں اردو کی قدیم ترین لغات سے لے کر جدید ترین فرہنگوں تک کے تمام الفاظ و محاورات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ہزارہا الفاظ، تراکیب اور محاورات مع امثال ایسے بھی درج ہیں جو متداول لغات میں موجود نہیں تھے۔ یہ بلاشبہ اس ادارہ کا ایک اہم تاریخ ساز کارنامہ ہے کہ بائیس (۲۲) جلدوں پر مشتمل ایک طویل اور ضخیم لغت تیار کر کے قارئین اُردو زبان کی خدمت میں پیش کی گئی۔ چونکہ یہ مسلسل باون سال کی محنت ثمر ہے۔ اس لیے تمام تر جلدوں میں مدیران تبدیل ہوتے رہے ہیں

اس لغت کو تاریخی اصول پر مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثالوں کے اندراج میں عموماً قدیم تر اور جدید تر مثالوں کو ترجیح دی گئی ے تاکہ لفظ کی تاریخ متعین ہو سکے۔

اس لغت میں الفاظ کے اندراج میں کا طریق کچھ یوں ہے:

بنیادی الفاظ حاشیہ کے ساتھ جلی حروف میں لکھے گئے ہیں۔ قوسین میں اِعراب کی علامتیں لکھی گئی ہیں اور اُن کی صرفی حیثیت کا اندراج اور مثال ہے۔ مثالوں کے اندراج کے بعد سند کی فراہمی اور تاریخ کا تعین ہے۔ مثال کے طور پر:

"اوجھائی (وج) امث۔

نجوم، رمل، جادوگری وغیرہ کا پیشہ یا کام (پلیٹس)۔

[اوجھا (رک) + ا، ئی، لاحقۂ کیفیت]

اَوجَھٹ (ولین، فت ج) امث (قدیم)، اوچٹ۔

(بھوت پریت وغیرہ) اثر، جھپٹا

سدسٹ کے بے سد ہوئی ہوں کر فالا کھلائیاں کا ہے کوں

کچھ بھوت کا جھڑ پن نہیں بچھڑے کی ہے اوجھٹ مجھے

۱۶۹۷ ہاشمی، د، ۲۴۱

[س: اوجھاٹی (رک: اوجھا)]"(۲۳)

یہ لغت دورِ حاضر میں اپنی اہمیت اور قدر و قیمت کے حوالے سے اردو ادب کے ذخیرہ میں ایک خاص اضافہ ہے۔ اردو دان طبقہ اس لغت سے علمی و ادبی حوالے سے یکساں طور پر مفید ہو سکتا ہے اس لغت کی تیاری میں دیگر مستند لغات کو بھی سامنے رکھا گیا ہے۔ اس لغت میں اگر ثانوی الفاظ کے حوالے سے بات کی جائے یہ بات مشاہدہ میں آتی ہے کہ ثانوی الفاظ کے اندراج میں یہ طرز اختیار کیا گیا ہے کہ انھیں بنیادی الفاظ کے نیچے حاشیہ چھوڑ کر خط کی علامت (—) لگا کر پھر لکھا گیا ہے اور بنیادی لفظ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔ یوں اصل لفظ کی جگہ خط (—) کی علامت اور اُس کے ساتھ اور لفظ مل کر کوئی ترکیب بنتی ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

"اوچھی (و ج) صف، مث۔
اوچھا (رک) کی تانیث، ترکیب میں مستعمل۔
— پونجی خَسَم (— خَصَمُ) کو (— خصمی) کھائے کہاوت کم مایگی مالک کو ضرر پہنچاتی ہے۔ (محاورات ہند، سبحان بخش، ۱۵ تھوڑی پونجی سے بیوپار کرنے سے اصل بھی جاتا رہتا ہے (جامع اللغات، ۱:۳۱۶)۔
میں نے رفع تہمت کے کہا مگر کس سرمائے پر ادارہ کریں۔ بقول آنکہ اوچھی پونجی خصمی کھائے۔
۱۷۷۵ (نور طرز مرصع، تحسین، ۲۷۷)"(۲۴)

اس لغت میں تحقیقی نقطۂ نظر اس قدر اختیار کیا گیا ہے کہ ہر صفحہ پر اُس کی مثال مل سکتی ہے۔ یہ لغت انتہائی محنت اور عرق ریزی سے تیار کی گئی ہے۔ تمام تر لغات کی خامیوں پر نظر رکھتے ہوئے حتی الامکان غلطی سے مبر ابنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس لغت میں بنیادی اور ثانوی الفاظ میں جہاں کوئی محاورہ ضرب المثال اور کہاوت استعمال کی گئی ہے۔ وہاں اصل لفظ اور محاورہ کے درمیان کسی قسم کی کوئی علامت (رموزِ اوقاف) کا اہتمام نہیں ملتا اس کی وجہ یہ ہے کہ الفاظ و مرکبات جلی حروف میں لکھ دیے گئے ہیں۔ اس لغت میں انگریزی زبان کے جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں اُن کو پہلے انگریزی تلفظ کے ساتھ اردو میں لکھا گیا ہے اور اُن کی تفصیل درج کرنے کے بعد آخر میں اصل انگریزی لفظ انگریزی تلفظ کے ساتھ درج کر دیا گیا ہے۔ یہی عمل ہندی اور سنسکرت الفاظ کے ساتھ بھی برتا گیا ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

"اَیرو ڈروم، ڈرَم (ی۔ لین، و مج، کس مج ڈ، و مجہ فت ر) امذ
ہوائی جہازوں کا اڈا

ایروڈروم سے باہر اُن کی کھار کھڑی تھی
۱۹۶۹ اشک مژگان،
۲۴۶
[انگ:Aerodrome]---
ایریا(۱)(ی مج، سک ر)امذ
ایرین نسل کا شخص، قدیم ایران اور وسط ایشیا کا باشندہ، آریا،
آریہ (رک)۔
زردشت کی ژند اوستا میں بھی باشندگان ایران و وسط ایشیا کو
ایریا لکھا۔
۱۸۸۸ ماہنامہ 'حسن' حیدر آباد دکن، اگست،۳۸
[مس: آریہ]"(۲۵)

اس لغت میں سند کے لیے ادبا اور شعرا کرام کے کلام سے مثالیں دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر لغات کے حوالے بھی ملتے ہیں۔ اس لغت کو مستند حوالے کے طور پر دیکھنے کے قابل بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ اُن کا بھی مکمل حوالہ ملتا ہے اور دیگر لغات کا بھی۔ مثال ملاحظہ ہو:

"اَوباش (ولین) صف۔
آوارہ، بدچلن، عیاش، سفلہ، پنچ (واحد جمع دونوں کے معنی میں مستعمل)
دنیا کے جیتے رند واباوش سب کہیں شاہ کوں جگ کے شاباش سب
۱۵۵۴ حسن شوقی، د، ۱۱۲

سارے رند اوباش جہاں کے تجھ سے سجود میں رہتے ہیں
بانکے ٹیڑھے ترچھے تیکھے سب کا تجھ کو امام کیا

۱۸۱۰ میر، ک، ۱۰۵

ایسے الفاظ۔۔۔ کلام میں نہ ہوں جن کو۔۔۔ اوباش۔۔۔ استعمال کرتے ہیں۔

۱۹۲۷ شاد، فکر بلیغ، ۲۳

[ع: (و ب ش) واحد: بوش]"(۲۶)

یہ لغت اب تک لکھی جانے والی تمام لغات پر فوقیت رکھتی ہے۔ اس میں ہر نہج اور سطح پر احتیاط برتی گئی ہے اور اسے ہر لحاظ سے مکمل اور مستند بنانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

۲۳۔ اُردو لغت تاریخی اصول پر، جلد اول، الف مقصورہ، کراچی: ترقی اردو بورڈ سالِ اشاعت ۱۹۷۷ء، ص ۱۰۲۷

۲۴۔ ایضاً، جلد اول، ص ۱۰۳۰

۲۵۔ ایضاً، ص ۱۱۱۲

۲۶۔ ایضاً، ص ۱۰۱۰

۱۵۔ **کتاب: فرہنگِ تلفظ**

مصنف: شان الحق حقی

صفحات:

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان

سن طباعت: ۱۹۹۵ء/ ۲۰۰۸ء

توضیح: اس فرہنگ میں مرتب نے عام استعمال میں آنے والے الفاظ، روزمروں اور محاوروں کے معانی درج کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کا درست تلفظ لکھنے کی کوشش کی ہے۔ رائج فصیح تلفظ کو واضح کرنے کے لیے روایتی اعراب کے ساتھ حرفی اعراب لگائے گئے ہیں۔ مثلاً

اُباکنا: ضمہ ا، سک ک۔ ف ل۔ اُبکائیاں لینا، نیز اُبکنا۔ (۸۶)

مرتب نے اس فرہنگ میں الفاظ کے اندراج سے قبل تفصیلی معلومات فراہم کی ہیں جس کی پہلی سطح الفاظ پر اعراب کے قواعد پر مبنی ہے۔ اس حوالے سے تمام تر اعراب اُن کی علامتیں، مخففات، امثال، اعراب کا ضابطہ (ملفوظی) اور اُن کی وضاحت علاحدہ تہجی جو اس فرہنگ میں درج ہیں اُن کی وضاحت کر دی ہے اور پھر اس فرہنگ میں استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے مخففات کا اندراج کر دیا ہے۔ رموزِ اوقات کے ذیل میں اختصار سے کام لیا ہے رائج رموزِ اوقاف پر اکتفا کی ہے۔ مرتب کو عربی زبان سے خاص لگاؤ محسوس ہوتا ہے کیوں کہ مرتب نے اردو میں رائج عربی جمع مکسر کے خاص اوزان کے تحت اٹھائیس (۲۸) اوزان درج کیے ہیں اور اُن اوزان پر الفاظ کی جمع کے طریقے سے آگاہ کیا ہے۔ اس کے بعد بعض عام الفاظ کو تلفظ کے تحت تین صفحات پر مشتمل الفاظ اور اُن کے معانی درج کر دیے ہیں۔ اس کے بعد بعض مماثل الفاظ کا جداگانہ تلفظ اور معانی کے تحت پانچ صفحات درج ہیں۔ اس کے بعد اردو کے بعض تصرفات جو مسلم اور مروج ہیں اُس پر چار صفحات درج ہیں۔ یہ تمام تر تفصیل اصل الفاظ کے اندراج سے قبل فراہم کر دی گئی ہے تاکہ فرہنگ کی قرأت میں کسی قسم کا کوئی مسئلہ پیش نہ آئے۔

فرہنگ تلفظ میں مرتب نے الفاظ کے اندراج میں ہجائی ترتیب میں الف مقصورہ کو ترجیح دی ہے۔ فرہنگِ تلفظ اردو زبان میں املا تلفظ کے حوالے سے خصوصی اہمیت کی حامل ہے مرتب نے اس میں بہت محنت سے کام لیا ہے۔ غلطی کا امکان اگرچہ موجود ہے مگر اس

کی اہمیت و قدر میں حائل نہیں ہونا چاہیے۔ بلاشبہ یہ مرتب کی اردو زبان کے لیے ایک قابلِ قدر و ستائش خدمت ہے۔

۱۶۔ مصنف: پروفیسر نصیر احمد خاں

صفحات:

پبلشر: فروغ اُردو زبان، نئی دہلی

سن طباعت: ۲۰۱۴ء

توضیح: دیباچے میں اردو زبان میں لغت نویسی کی روایت کا مختصر اور جامع تعارف ملتا ہے۔ یہ دیباچہ اردو لغت نویسی کی روایت میں خاصے کی چیز ہے۔ اس لغت کا تعارف سترہ (۱۷) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس لغت کی صوتی تفہیم کے اشارے اور تمام ضروری باتیں جو لغت کی قرأت کے لیے اصول و ضوابط کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس تعارف کے تحت درج کر دی گئی ہیں۔ اس تعارف میں لسانیاتی حوالے سے بھی کافی معلومات ملتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ اردو میں لسانی نقطہ نظر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ماہر لسانیات نے کوئی لغت تالیف کی ہے تو وہ یہی لغت ہے۔ قبل ازیں اس خاص پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی لغت تالیف نہیں کی گئی۔ اس لغت کے تعارف میں اُردو زبان کی پیدائش عہد بہ عہد اُس کی ترقی و اشاعت اور اس کے مختلف علاقوں میں بدلتے انداز و شکل کا مکمل تعارف بھی کروایا گیا ہے اور اس کے لہجوں کو بھی سامنے لایا گیا ہے۔ یہ تمام تر معلومات انتہائی جامع اور مختصر انداز میں مہیا کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ اردو حروفِ صحیح اور حروفِ علت کے مخارج اور طریق ادائیگی کی وضاحت اشکال اور اشاروں سے کی ہے اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ کون سا حرف کیسے ادا کیا جائے۔ اس طرح کی تفصیل اور اس قدر وضاحت آج تک کسی بھی اور لغت میں سامنے نہیں آئی۔ علاوہ ازیں "صوتی لغت کے مشمولات" کے جلی عنوان کے تحت اس لغت کے قرأت کے حوالے سے اصول و ضوابط بیان کر دیے گئے ہیں اور ان اصولوں میں بھی لسانی اصطلاحات کا

استعمال بار بار ملتا ہے۔ یہ اردو کی پہلی لغت ہے جس میں تلفظ کی وضاحت کے لیے رومن حروف کی مدد لی گئی ہے۔ مثلاً

آبِ کش : (ف، مذaab-Kash (۔ سقا، کنوئیں سے پانی نکالنے والا، اسم کیفیت، مث: آب کشی

آب کوثر: (فع، مذaa-be-kau-sar(۔ جنت کی ایک نہر کا پانی، شرابِ طہور۔" (۲۳۱)

رومن کے جتنے بھی حروف اردو کے متبادل اور مترادف کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ مشمولات میں ان کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

اندراج الفاظ میں الف ممدودہ کی ہجائی ترتیب کو ترجیح دی گئی ہے۔

بعض مقامات پر تلفظ کی غلطیاں بھی سامنے آتی ہیں۔ جو رومن الفاظ کے اندراج میں برتی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر:

"خِطابت) : Ki-taa-bat ف، امث) خطبہ پڑھنا، تقریر کرنا، تقریری خطبہ پڑھنے کا فعل۔

انگریزی لفظ (Rhetorics) کا ترجمہ۔" (۲۳۵)

مؤلف نے تلفظ، رومن تلفظ، الفاظ کی ہجوں اور حروف کے الگ الگ اور توڑ کر لکھنے سے پیدا ہونے والی آواز اور قرأت کو صوتی آہنگ قرار دیا ہے اور اس حوالے سے یہ لغت ایک کامیاب کوشش ہے اس کے مطالعے سے الفاظ و مرکبات کی قرأت سے قاری بخوبی واقف ہو جاتا ہے اور غلطی کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لغت کی انفرادیت جو اسے عام لغات سے مختلف ہونے کا باعث بنتی ہے وہ اس کا صوتی آہنگی ہے جس کے پیشِ نظر اسے اردو کی منفرد اور متفرق اقسامِ لغت میں شامل کیا جاتا ہے۔

مترادفات میں اپنی ضخامت اور تفصیل میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔

اُردو کی صوتی لغت

''اُردو کی صوتی لغت'' کے مؤلف پروفیسر نصیر احمد خاں ہیں۔ یہ لغت قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان، نئی دہلی سے ۲۰۱۴ء میں شائع ہوئی۔ اس لغت کا تعارف سترہ (۱۷) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس لغت کی صوتی تفہیم کے اشارے اور تمام ضروری باتیں جو لغت کی قرأت کے لیے اصول وضوابط کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس تعارف کے تحت درج کر دی گئی ہیں۔ اس تعارف میں لسانیاتی حوالے سے بھی کافی معلومات ملتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ اردو میں لسانی نقطہ نظر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ پہلی لغت تالیف کی گئی ہے۔ اس لغت کے تعارف میں اُردو زبان کی پیدائش عہد بہ عہد اُس کی ترقی و اشاعت اور اس کے مختلف علاقوں میں بدلتے انداز و شکل کا مکمل تعارف بھی کروایا گیا ہے اور اس کے لہجوں کو بھی سامنے لایا گیا ہے۔ یہ تمام تر معلومات انتہائی جامع اور مختصر انداز میں مہیا کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ اردو حروفِ صحیح اور حروفِ علت کے مخارج اور طریق ادائیگی کی وضاحت اشکال اور اشاروں سے کی ہے اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ کون سا حرف کیسے ادا کیا جائے۔ ۔علاوہ ازیں ''صوتی لغت کے مشمولات'' کے جلی عنوان کے تحت اس لغت کے قرأت کے حوالے سے اصول و ضوابط بیان کر دیے گئے ہیں ۔ ان اصولوں میں لسانی اصطلاحات کا استعمال ہے۔ یہ اردو کی پہلی لغت ہے جس میں تلفظ کی وضاحت کے لیے رومن حروف کی مدد لی گئی ہے۔ اس لیے رومن کے جتنے بھی حروف اردو کے متبادل اور مترادف کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ مشمولات میں ان کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ ان مشمولات میں سے مثال ملاحظہ ہو:

> ''حرفِ علت کی انفیت کو N سے ظاہر کیا گیا ہے: جیسے Ja-haan (جہاں)۔Saanp (سانپ) وغیرہ۔

حرفِ علت میں (o) اور (e) ایسی آوازیں ہیں جو تلفظ کے وقت
اعلیٰ ترتیب (au) اور (ai) سے خلط ملط ہو جاتی ہیں۔ اُردو میں
دونوں تلفظ رائج ہیں لیکن au اورai کو ترجیح حاصل ہے: جیسے
لگاؤ سے لگاو، پائے گا پاے گا۔
کوزی آواز کو چھوٹے رومن حروف کی بجائے بڑے حروف میں
ظاہر کیا گیا ہے۔ جیسے ٹ، ڈ، ڑ اور ان کی ہاکاری شکلیں (ٹھ، ڈھ،
ڑھ) کے لیے R' D' Tاور Rh, Dh, Th وغیرہ۔"(۲۳۰)

اس لغت میں الف ممدودہ کی ہجائی ترتیب کو ترجیح دی گئی ہے۔ الفاظ کی درجہ بندی کے لیے دو کالمی صفحہ استعمال کیا ہے۔ بنیادی و ثانوی الفاظ جلی قلم سے حاشیہ کے ساتھ درج کیے گئے ہیں۔ الفاظ کے انتخاب کے بعد رابطہ (:) کی علامت استعمال کی گئی ہے۔ پھر قوسین میں اس متعلقہ زبان کا مخفف و اشارہ درج ہے جس سے مذکورہ لفظ زبان اردو میں شامل ہوا ہے اور ساتھ ہی وقفہ کی علامت کے بعد اُس لفظ کی صرفی اور قواعدی حیثیت کا اشارہ بھی دے دیا گیا ہے۔ اس کے بعد رومن میں الفاظ کا تلفظ لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد الفاظ و مرکبات کے معانی درج کر دیے گئے ہیں۔ اندراج الفاظ کے حوالے سے مثال ملاحظہ ہو:

"آب کش: (ف، مذ) aab-Kash۔ سقا، کنوئیں سے پانی نکالنے
والا، اسم کیفیت، مث: آب کشی
آب کوثر: (فع، مذ) aa-be-kau-sar۔ جنت کی ایک نہر کا پانی،
شرابِ طہور۔"(۲۳۱)

اس لغت میں اندراج الفاظ میں تضاد کی صورت بھی سامنے آتی ہے۔ یہ تضاد بنیادی نوعیت کا اس حوالے سے ہے کہ بعض الفاظ کے اندراج کے بعد اُن کی تفصیل درج کی گئی ہے اور پھر اُن کا تلفظ درج کیا گیا ہے جب کہ دوسری صورت میں ایسے الفاظ و

مرکبات بھی سامنے آتے ہیں جن میں یہ عمل اختیار کیا گیا ہے کہ اندراج الفاظ و مرکبات کے بعد اُن کا تلفظ درج کیا گیا ہے اور پھر باقی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ ہر دو حوالے سے مثالیں ملاحظہ ہوں:

"آتش گیر (ف، صف فاعلی) aa-tish-giir۔ آگ پکڑنے والا، چمٹا، دست پناہ، وہ چیز جس کو فوراً آگ لگ جائے۔

آتِش مردہ: (ف۔ مث) aa-tish-mur-dalh۔ بجھی ہوئی آگ۔

آتِش مِزاج (فع۔ صف) aa-tish-mi-zaaj۔ آتش خو، اسم کیفیت، مث: آتش خوئی۔"(۲۳۳)

"مان maan: (ھ، مذ) ماننا مصدر سے صیغہ امر، مذ اپنے متعلق اچھی رائے، غرور، گھمنڈ، تکبر، نخوت، کبر، ابھیمان، غرّہ۔

مان پان maanpaan (ار، محاورہ) منظور کر لینا، تسلیم کر لینا، راضی ہو جانا، اقرار کر لینا، استادی کا قائل ہو جانا ہونا، اعتراف کرنا۔"(۲۳۴)

بعض مقامات پر رومن الفاظ کے تلفظ کی غلطیاں بھی سامنے آتی ہیں۔ مثال کے طور پر:

"خِطابت Ki-taa-bat: (ف، امث) خطبہ پڑھنا، تقریر کرنا، تقریری خطبہ پڑھنے کا فعل۔

خِطابی Ki-taa-bi(i): (ع، امث) زبانی بات چیت

خِطابیات Ka-taa-bi-yaat: (ع، امث) فنِ خطابت، تقریر کا فن

انگریزی لفظ (Rhetorics) کا ترجمہ۔"(۲۳۵)

اس لغت کی انفرادیت جو اسے عام لغات سے مختلف ہونے کا باعث بنتی ہے وہ اس کا صوتی آہنگ ہے، جو

تلفظ، رومن تلفظ، الفاظ کی ہجوں اور حروف کے الگ الگ اور توڑ کر لکھنے سے پیدا ہونے والی آواز اور قرأت کو صوتی آہنگ قرار دیا ہے۔

۲۳۰۔ نصیر احمد خاں، پروفیسر، اردو کی صوتی لغت، نئی دہلی؛ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ۲۰۱۴ء، ص ۱۸

۲۳۱۔ ایضاً، ص ۲۹

۲۳۲۔ ایضاً، ص ۵۳

۲۳۳۔ ایضاً، ص ۳۳

۲۳۴۔ ایضاً، ص ۱۰۲۷

۲۳۵۔ ایضاً، ص ۵۲۵

۱۷۔ کتاب: اوکسفرڈ اُردو انگریزی لغت

مصنف: ایس ایم سلیم الدین۔ سہیل انجم (مدیر اعلیٰ: رؤف پاریکھ)

صفحات: ۱۱۶۵

پبلشر: اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، کراچی

سن طباعت: ۲۰۱۳ء

توضیح: اوکسفورڈ اُردو انگریزی لغت اُردو زبان کے تمام قارئین خصوصاً طالب علموں اور مترجمین کی ضرورت پورا کرتی ہے۔ لغت اُردو زبان کی ترویج میں ایک اہم کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ انگریزی سیکھنے اور سمجھنے میں بھی مددومعاون ہے۔ اس لغت کی تالیف وترتیب معاہدے سے ممکن ہوئی جو اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس پاکستان نے ایس ایم سلیم الدین

اور سہیل انجم سے اکتوبر ۲۰۰۴ میں کیا۔ ایس ایم سلیم الدین اپنی پیشہ ورانہ ذمے داریوں کے ساتھ ساتھ پچھلے بیس سال سے ذاتی شوق ولگن کے تحت اپنے طور پر ایک اردو انگریزی لغت تیار کر رہے تھے جو تقریباً مکمل ہو چکی تھی۔ سہیل انجم نے کراچی یونیورسٹی سے انگریزی لسانیات میں ایم اے کیا ہے اور گولڈ میڈ لسٹ ہیں۔ یہ متعدد کتابوں اور مقالوں پر کام کر چکے ہیں اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں شعبہ ترجمہ کے سربراہ ہیں، وہ بھی اسی قسم کی ایک کاوش میں مصروف تھے۔ اوکسفرڈ نے ان دونوں حضرات کی خدمات سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ اس لغت کی تدوین میں ایک انقلابی قدم یہ اٹھایا گیا ہے کہ اردو تلفظ کے ساتھ ساتھ اس کا بین الاقوامی صوتیاتی تلفظ (IPA) بھی دیا ہے جس نے نہ صرف اس کام کی قدر و منزلت بڑھائی ہے بلکہ اس کو اپنے تمام ہم جلیسوں پر واضح فوقیت دے دی ہے۔ اب اردو سے یکسر نابلد لوگ بھی نہ صرف اردو الفاظ و محاورات کے لیے انگریزی متبادل ڈھونڈ سکتے ہیں بلکہ اردو الفاظ کا درست اور صحیح تلفظ بھی ادا کر سکتے ہیں۔ اس اہم مگر خاصے دشوار مرحلے میں مدد ڈاکٹر سرمد حسین نے کی جو پاکستان میں اس میدان کے مانے ہوئے ماہر ہیں اور جن کی ڈاکٹریٹ بھی علم نطق (Speech Science) کے مضمون میں ہے۔

مندرجات کی ترتیب درج ذیل ہے:۔

۱۔ عرض ناشر

۲۔ مقدمہ

۳۔ لغت سے استفادے کے لیے ہدایات و توضیحات

۴۔ اُردو الفاظ کا تلفظ

۵۔ اشارات / اجمالی توضیحات

۶۔ لغت

۷۔ انگریزیائے گئے اُردو الفاظ

۱۸۔ **کتاب: لغاتِ روزمرہ**

مصنف: شمس الرحمن فاروقی

صفحات: ۲۶۳

پبلشر: سٹی پریس بک شاپ عبداللہ ہارون روڈ، صدر کراچی

سن طباعت: ۲۰۰۳ء

توضیح: زیرِ نظر کتاب کے تقریباً تین ہزار اندراجات میں زیادہ تر بحث ان ناپسندیدہ الفاظ، فقروں اور لسانی اختراعات سے ہے، جو غیر ضروری طور پر یا لکھنے بولنے والوں کے غیر ذمہ دارانہ رویے کے باعث ہماری زبان میں دراندازہو رہے ہیں۔علاوہ بریں بہت سے لغات کے مختلف تلفظ یا جنس کو زیرِ بحث لایا گیاہے۔اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں رواجِ عام کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔

۱۹۔ **کتاب: اولین اردو سلینگ لغت**

مصنف: ڈاکٹر رووف پاریکھ

صفحات: ۲۳۰

پبلشر: فضلی سنز، اردو بازار کراچی

سن طباعت: ۲۰۰۶ء

توضیح: اردو کے سلینگ اور غیر رسمی الفاظ و محاورات پر مشتمل یہ پہلی لغت ہے۔اردو میں سلینگ اور اس کے متعلقات پر بہت کم کام ہوا ہے۔سلینگ کی کوئی لغت مکمل یا حتمی نہیں ہو سکتی۔اول: یہ کہ سلینگ بنتے اور معدوم ہوتے رہتے ہیں۔دوم: بسا اوقات سلینگ کا دائرہ خاصا محدود ہوتا ہے۔تاہم بقول مصنف لغت میں زیادہ تر ایسے الفاظ شامل ہیں جو نسبتاً وسیع حلقوں میں شامل ہیں۔

اوّلین اردو سیلنگ لغت

اولین اردو سیلنگ لغت کے مؤلف رؤف پاریکھ ہیں۔ یہ لغت فضلی سنز، لاہور سے پہلی بار ۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی۔ راقمہ کے پاس اس کا اشاعت دوم کا نسخہ ہے جو ۲۰۱۵ء میں شائع ہوا۔ یہ ایک منفرد اور عجیب لغت ہے جس کی انفرادیت اور دلچسپی کا باعث اس میں الفاظ کا اندراج ہے اس لغت میں الفاظ کا اندراج ایک خاص نقطۂ نظر کے تحت کیا گیا ہے اور وہ خاص حوالہ اس کا سیلنگ اور غیر رسمی الفاظ و محاوات کا اندراج ہے۔

اس لغت میں الفاظ کا انتخاب سیلنگ کے حوالے سے کیا گیا ہے اور مؤلف نے وہی الفاظ درج کیے ہیں جو سیلنگ سے اُردو میں رائج ہوئے یا ہو رہے ہیں۔ یہاں سیلنگ کی وضاحت کے لیے رؤف پاریکھ کی وضاحت درج کرنا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ وہ سیلنگ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''سیلنگ کا مفہوم ادا کرنے کے لیے اُردو میں بالعموم ''عامیانہ الفاظ و محاورات''، ''بازاری زبان''، ''مبتذل زبان'' اور ''غیر ثقہ الفاظ و محاورات'' جیسی عبارتیں ملتی ہیں۔۔۔ مگر سیلنگ کے پورے کے پورے ذخیرے کو عامیانہ، سوقیانہ، ناشائستہ، متبذل اور غیر ثقہ قرار دے دینا انصاف سے بعید ہے اور پھر سیلنگ صرف نئے لفظوں ہی کا نہیں بلکہ پرانے الفاظ کو نئے مفہوم میں استعمال کرنے کا بھی نام ہے۔''(۲۶۸)

اس لغت میں الفاظ کا اندراج ہجائی ترتیب میں الف مقصورہ کی ترجیح سے کیا گیا ہے۔

اس لغت کا انداز عام فرہنگوں کی طرز پر محسوس ہوتا ہے جن میں الفاظ کے اندراج کے بعد اُن کے محلِ استعمال بتایا جاتا ہے۔ اس لغت میں جو الفاظ ایک سے زائد معنی رکھتے ہیں اُن کے معانی اُسی طرح لکھ دیے ہیں اور اُن کے نمبروار کا سلسلہ قائم کر دیا گیا

ہے۔ صاحبِ لغت نے بعض الفاظ کی وضاحت کے لیے نثری اور شعری ادب سے اسناد بھی پیش کی ہیں۔

اردو کی عجیب اور دلچسپ لغات میں یہ لغت خاص اہمیت کی حامل ہے، اس لیے کہ اس میں وہ تمام تر الفاظ شامل کرنے کی کوشش ملتی ہے جو اُردو زبان میں یا تو اپنی حیثیت منوا چکے ہیں یا ابھی کوشاں ہیں کیوں کہ یہ الفاظ عام اور مستند لغات میں ابھی درج نہیں ہو پائے مگر عین ممکن ہے کہ آنے والے دور میں کسی طور یہ الفاظ زبان اُردو کی عام لغات میں بھی جگہ پا جائیں گے۔ دوسری طرف اگر کوئی قاری روزمرہ میں عام استعمال میں آنے والے الفاظ جو اپنا خاص حلقہ، وسعت، منظر نامہ، سیاق اور اہمیت رکھتے ہیں، کی وضاحت و تفصیل اور معنوی حیثیت سے واقفیت چاہتا ہے اُس کے لیے یہ لغت خاص طور پر اہمیت کی حامل ہو گی۔ بعد ازاں "اردو سیلنگ لغت" عنوان سے ڈاکٹر قاسم یعقوب نے دوسری لغت مرتب کی جو لغت شمع بکس فیصل آباد سے پہلی بار ۲۰۱۶ء میں شائع ہوئی۔ یہ مختصر کتاب ۱۵۷ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۶۹۔ رؤف پاریکھ، اوّلین سیلنگ اُردو لغت، لاہور: فضلی سنز، ۲۰۱۵ء، ص ۱۲

۲۷۰۔ ایضاً، ص ۲۷

۲۷۱۔ ایضاً، ص ۵۶

۲۷۲۔ ایضاً، ص ۱۹۳

۲۰۔ کتاب: کتب لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ (اودھ پنچ: نور اللغات اور جامع اللغات)(جلد ہشتم)

مصنف: ڈاکٹر رؤف پاریکھ

صفحات: ۵۶۰

پبلشر: ادارہ فروغ قومی زبان، اسلام آباد

سن طباعت: ۲۰۱۸ء

توضیح: جیسا کہ ذیلی عنوان سے ظاہر ہے کہ اس کتاب میں اودھ پنچ: نور اللغات اور جامع اللغات کالسانی جائزہ لیا گیا ہے۔ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کے زیر نگرانی کتب لغت کے لسانی جائزے کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

فہرست مندرجات یہ ہے:۔

معروضات، تقدیم، تبصرہءالغات وشذرات (مع حواشی)، فہرست اسناد ولغات، اشاریہ الفاظ ومرکبات

۲۱۔ **کتاب: لغت نویسی کے مسائل**

مصنف: گوپی چند نارنگ

صفحات: ۱۵۹

پبلشر: ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر نئی دہلی

سن طباعت: ۱۹۸۵ء

توضیح: یہ ماہنامہ کتاب نما کی خصوصی اشاعت ہے۔ فہرست مضامین درج ذیل ہے:۔

مقدمہ از پروفیسر گوپی چند نارنگ

۱۔ لغت نویسی کے مسائل از مالک رام

۲۔ اردو لغت نگاری کے مسائل از پروفیسر نذیر احمد

۳۔ لغت نویسی از پروفیسر سید حسن

۴۔ اردو اور ہندی کا رشتہ از پروفیسر گوپی چند نارنگ

۵۔ اردو لغت اور لغت نگاری از شمس الرحمن فاروقی

۶۔ اردو اور ہندی کی مشترکہ لفظیات میں فارسی اور مفرس عربی عناصر کا تجزیہ

۷۔ معیاری اردو لغت: ایک خاکہ از ڈاکٹر محمد ذاکر

۸۔ اردو کی ذولسانی لغات از ڈاکٹر حنیف کیفی

۹۔ اردو لغت کا تنقیدی جائزہ

۲۲۔ **کتاب: زبان و لغت**

مصنف: ڈاکٹر ابو محمد سحر

صفحات:

پبلشر: مکتبہ اُردو ادب مالویہ نگر، بھوپال

سن طباعت: ۱۹۸۳ء

توضیح: اُردو میں صحت املا، صحت زبان اور تدوین لغت کے تعلق سے اصول سازی اور معیار بندی کے مسائل بہت اہم ہیں۔ انھی مسائل زیر نظر کتاب میں موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ فہرست مندرجات یہ ہے:۔

۱۔ عمومی مباحث (پرانے کام، نئی کوششیں، زبان اور قواعد)

۲۔ صحت زبان اور لغت (زبان اور قواعد، صحت الفاظ، الفاظ کا استثنائی استعمال، تلفظ کا مسلہ، متروکات)

۳۔ ترکیب مہند، سقوط حروف علت اور اعلان نون

۴۔ مختارات امیر مینائی

۲۳۔ **کتاب اُردو لغت نویسی: تاریخ، مسائل اور مباحث**

مصنف: ڈاکٹر رؤف پاریکھ

صفحات: ۷۱۶

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، پاکستان

سن طباعت: ۲۰۱۰ء

توضیح: اُردو لغت کی تاریخ، مسائل اور مباحث پر ایک اچھی تالیف ہے۔ کتاب میں شامل مقالات اُردو لغت نویسی کے لیے رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اُردو لغت نویسی کے بعد بنیادی مسائل اور تاریخ پر منضبط انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب سے اُردو لغت نویسی کی تاریخ، اصول، مباحث اور مسائل کے خد و خال نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اس موضوع پر مزید کام کرنے کے متمنی محققوں، نقادوں اور تحقیق کے طلبہ وطالبات کے سامنے ایک ایسی تصویر آجاتی ہے، جس کے تشنہ پہلوؤں کو دیکھ کر یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ کس زاویے سے تفصیلی کام کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۴۔ **کتاب: اُردو لغات (اصول اور تنقید)**

مصنف: ڈاکٹر رؤف پاریکھ

صفحات: ۳۰۳

پبلشر: فضل سنز (پرائیویٹ لمیٹڈ) کراچی

سن طباعت: ۲۰۱۴ء

توضیح: لغت نویسی اور لغات کے موضوع مرتب مضامین کی پہلی جلد ''اردو لغت نویسی، تاریخ، مسائل اور مباحث کے بعد بقیہ مضامین کو اس میں سمویا گیا ہے۔ فہرست مضامین ذیل ہے:۔

اصول لغت:

۱۔ علم اللغات اور لفظ اصلیات ۲۔ لغت

۳۔ اردو لغت نویسی کے مسائل ۴۔ اُردو لغت کی جدید تدوین

۵۔ امیر مینائی کی لغت نویسی اور اصول لغت نویسی

تنقید لغت:

۶۔ نمونہ لغات اردو ۷۔ امیر مینائی کی لغت نویسی

۸۔ امیر بحیثیت لغت نگار ۹۔ لغت کبیر کے تسامحات
۱۰۔ مولوی عبدالحق کی لغت نگاری ۱۱۔ بابائے اُردو کی لغت نویسی
۱۲۔ مہذب اللغات (قسط اوّل) پر ایک سرسری نظر
۱۳۔ لغات روزمرہ: چند معروضات
۱۴۔ متن اساس فرہنگیں: مسائل اور صورت حال

۲۵۔ **کتاب: لغت نویسی اور لغات (روایت اور تجزیہ)**

مصنف: ڈاکٹر رؤف پاریکھ

صفحات: ۳۴۳

پبلشر: فضلی سنز (پرائیویٹ لمیٹڈ) کراچی

سن طباعت: ۲۰۱۵ء

توضیح: لغات اور لغت نویسی کے موضوع پر مرتب کی یہ تیسری جلد ہے۔ کئی کارآمد اور اہم تحریریں جو بوجہ ضخامت دوسری جلد میں شامل نہ ہو سکیں، انھیں اس جلد میں پیش کیا گیا ہے۔ فہرست مضامین ذیل ہے:۔

تقدیم
لغت نویسی
۱۔ لغت اور لغت نویسی
۲۔ اُردو فرہنگ نویسی کا تحقیقی جائزہ
۳۔ املا کا اختلاف
۴۔ لغات کی تحقیق
۵۔ جاپان میں اُردو: لغت نویسی کے تناظر میں
۶۔ لغتِ فرس از اسد طوسی

۷۔ مجمع الفرس
۸۔ کرنل سرہنری یول کی اُردو فرہنگ ہابس جابسن
۹۔ نور اللغات کا تقابلی مطالعہ
۱۰۔ تحقیقات الفاظ ہندی غرائب اللغات
۱۱۔ تدوین وطباعت انگریزی اُردو اسٹینڈرڈ ڈکشنری
۱۲۔ جلال لکھنوی کی وفات
۱۳۔ مخزن فوائد
۱۴۔ نفائس اللغات: چند معروضات
۱۵۔ چند معروضات: شور انگیز کے تعلق سے

لغت نویس

۱۶۔ مولوی سید احمد دہلوی
۱۷۔ مولوی سید احمد دہلوی
۱۸۔ فیلن اور اس کے علمی کارنامے: ایک تعارف

لغات ساز ادارے

۱۹۔ دفتر امیر اللغات
۲۰۔ اُردو لغات اور ترقی اردو بورڈ (۱)
۲۱۔ اُردو لغات اور ترقی اردو بورڈ (۲)
۲۲۔ اُردو لغات اور ترقی اردو بورڈ (۳)
۲۳۔ اُردو لغات اور ترقی اردو بورڈ (۴)
۲۴۔ اُردو ڈکشنری بورڈ: ایک جائزہ
۲۵۔ اُردو لغت تاریخی اصول پر

۲۷۔ **کتاب: لغات اور فرہنگیں**

مصنف: رؤف پاریکھ

صفحات: ۱۶۷

پبلشر: سٹی بک پوائنٹ اُردو بازار، کراچی

سن طباعت: ۲۰۲۱ء

توضیح: اس کتاب میں شامل مقالات میں اُردو کی کچھ لغات اور فرہنگوں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں اُردو (Lexicology) سے متعلق نہایت اہم مضامین شامل ہیں۔ فہرست مندرجات یہ ہے:

۱۔ فرہنگیں اور اُردو میں ادبی متون کی فرہنگیں: اصول اور مباحث

۲۔ امیر مینائی کی ایک نادر اور غیر مطبوعہ لغت

۳۔ اُردو محاورات، انیسویں صدی میں مطبوعہ دو اہم لغات

۴۔ زبان اور صنفی اختلاف: خواتین کی اُردو اور اس کی لغات

۵۔ ضرب المثل اور اُردو ضرب الامثال کی لغات

۶۔ مسائل تلفظ، فرہنگ تلفظ اور صوتیات

۷۔ مہذب اللغات اور اصول لغت نویسی

۸۔ تحقیق الفاظ واستقاق اور ان کی اردو فرہنگیں

۲۸۔ **کتاب: علم لغت، اصول لغت اور لغات**

مصنف: رؤف پاریکھ

صفحات: ۱۹۴

پبلشر: فضلی سنز کراچی

سن طباعت: ۲۰۱۷ء

توضیح: لغت نویسی اور لغات کے موضوع پر لکھے گئے مضامین ومقالات پر مبنی کتاب بعنوان "لغوی مباحث (مجلس ترقی ادب لاہور)" کی اشاعت کے بعد اس موضوع پر کچھ مزید مضامین اس کتاب میں شامل ہیں۔ ان مقالات میں انگریزی منابع ومصادر سے بہت مدد لی گئی ہے۔ کیونکہ ان موضوعات پر تازہ تر تحقیق انگریزی میں وافر اور بآسانی دست یاب ہے۔ جہاں استفادہ کیا گیا ہے، اس کی نشان دہی کے ساتھ ماخذ کا حوالہ دینے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ فہرست مضامین یہ ہے:

۱۔ علم لغت، لغوی معنیات اور لغت نویسی
۲۔ تاریخی لغت نویسی اور تاریخی اصول پس منظر اور بنیاد
۳۔ خصوصی لغت نویسی اور اردو کی چند نادر اور کم یاب خصوصی لغات
۴۔ جان ٹی پلیٹس اور اس کی اردو انگریزی لغت، اس کے پیش رو اور مقلد
۵۔ قاموس الہندی: پچپن (۵۵) جلدوں پر محیط اردو کی نادر لغت
۶۔ حالی کی شعری لفظیات اور اُردو لغت بورڈ
۷۔ اُردو فارسی اور عربی کہاوتوں کی شعری اسناد
۸۔ فرہنگ آصفیہ کی تدوین واشاعت: چند غلط فہمیوں کا ازالہ
۹۔ اٹھارہ سو ستاون سے قبل کی اردو شاعری میں یورپی زبانوں کے دخیل الفاظ

۲۹۔ **کتاب: لغات: تحقیق وتنقید**

مصنف: رؤف پاریکھ

صفحات: ۲۱۲

پبلشر: سٹی بک پوائنٹ اُردو بازار کراچی

سن طباعت: ۲۰۲۰ء

توضیح: لسانیات کے موضوع پر ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے مرتب کردہ مضامین ومقالات کی یہ چوتھی جلد ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

اُردو۔ اُردو لغت: رہنما اصول، انگریزی اردو اور انجمن کی انگریزی اردو لغت، انجمن کی انگریزی اردو لغت کی اشاعتِ ثانی، انجمن کی انگریزی اردو لغت، قومی انگریزی اردو لغت۔۔۔ ایک جائزہ، لغاتِ اردو کی ایک سرسری فہرست، قادر نامہ غالب، غالب اور لغت، کچھ بہار اردو لغت کے بارے میں، استدراک: اردو اشتقاقی لغت، کچھ اور محاورات۔۔۔، فرہنگیں اور اردو میں ادبی متون کی فرہنگیں

ج: قواعد وزبان دانی (محاورہ، ضرب الامثال وغیرہ)

ا۔ **کتاب: نکات فن**

مصنف: آغا صادق

صفحات: ۲۶۵

پبلشر: انسٹی ٹیوٹ تھرڈ ورڈ آرٹ لٹریچر، لندن

سن طباعت: س ن

توضیح: اس کتاب میں اردو زبان کے قواعد، اعراب، املا، تصرفات، اغلاط نامہ، تلفظ، لغات اور مرکبات وغیرہ پر محققانہ نظر ڈالی گئی ہے۔ فہرست مندرجات یہ ہے:

ا۔ مقدمہ	۲۔ اصطلاحات
۳۔ شجرہ حرکات مقصورہ	۴۔ شجرہ حرکات ممدودہ
۵۔ مفرد کلمات کی صحت	۶۔ تحقیق زبان

۲۔ **کتاب: کیفیہ**

مصنف: برج موہن پنڈت دتاتریہ کیفی

صفحات: ۳۷۴

پبلشر: مکتبہ معین الادب اردو بازار لاہور

سن طباعت: ۱۹۵۰ء

توضیح: اردو زبان کی مختصر تاریخ اور اس کی انشا اور حروف، لفظ اور ان کی قسموں، مرکبات، املا اور اس کے نقائص، اسالیب زبان اور اس کے بنیادی اصول، عروض وغیرہ کے متعلق ضروری اور اہم امور سے تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

۳۔ **کتاب: منشورات**

مصنف: برج موہن پنڈت دتاتریہ کیفی

صفحات: ۲۰۸

پبلشر: سٹی بک پوائنٹ کراچی

سن طباعت: ۲۰۰۴

توضیح: اس کتاب میں کیفی کے علمی، ادبی اور لسانی مضامین شامل نہیں۔ اس کے بیشتر مقالات در اصل وہ لیکچرز اور تقریریں ہیں جو انھوں نے مختلف یونیورسٹیوں اور علمی انجمنوں کی دعوت پر کی تھیں۔ کیفیہ کی نسبت اس میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس کے مضامین کی فہرست مندرجات یہ ہے :

اُردو لسانیات، مبادیات فصاحت، اردو کی موجودہ ضروریات، تذکیر و تانیث، تشبیہ، متروکات، گل گلاب، اردو اور لکھنو، نظر اور خود نظری، شمس العلما حضرت آزاد مرحوم، نئی شاعری کا پہلا مشاعرہ، اردو اور پنجاب

۴۔ **کتاب: قواعدِ اردو**

مصنف: ڈاکٹر مولوی عبدالحق

صفحات: ۲۸۸

پبلشر: لاہور اکیڈمی سرکلر روڈ، لاہور

سن طباعت: س ن

توضیح: اردو قواعد کی یہ پہلی کتاب ہے، جس میں عربی قواعد کے تتبع کے بجائے اردو کے اپنے مزاج کو سامنے رکھا گیا ہے۔ آغاز میں ایک طویل مقدمہ ہے۔ فہرست اندراجات یوں ہے۔

فصلِ اول: ہجا، فصلِ دوم: صرف، فصلِ سوم: مشتق اور مرکب الفاظ، فصلِ چہارم: نحو

نحو کی ذیل میں رموزِ اوقاف اور عروض کے مباحث بھی دیے ہیں۔

۵۔ **کتاب: اُردو قواعد المعروف مصباح القواعد**

مصنف: مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری

صفحات: ۳۴۳

پبلشر: عبداللہ اکیڈمی، اردو بازار، لاہور

سن طباعت: ۲۰۱۷ء

توضیح: یہ اُردو قواعد کی انتہائی مقبول اور مفید کتاب ہے، جو عربی قواعد کے تتبع میں لکھی گئی۔ کتاب کے شروع میں حکیم الٰہی امجد کا مقدمہ ہے جس میں قواعد کی تاریخ پر جامعیت سے بحث کی گئی ہے۔ اس کے بعد مولف کا دیباچہ طبع ثانی اور طبع اول شامل ہے۔ فہرست مضامین یوں ہے:

حروف تہجی

پہلا حصہ صرف سے متعلق ہے۔

دوسرا حصہ نحو سے متعلق ہے۔

مولوی صاحب کا انداز بیاں نہایت شستہ، واضح اور مدلل ہے۔ جس طرح مولوی صاحب کا ترجمہ قرآن آسان اور سہل ہے، اسی طرح انھوں نے اپنی علمیت اور اسلوب کی بدولت قواعد کو بھی آسان انداز میں سمجھایا ہے۔

۶۔ **کتاب: آئینِ اُردو**

مصنف: مولوی محمد زین العابدین

صفحات: ۳۱۸

پبلشر: ناسی پریس میرٹھ

سن طباعت: ۱۹۳۶ء

توضیح: مولوی صاحب کی یہ تالیف اُردو صرف نحو کی عمدہ کتاب ہے جو اردو محققین اور طلبہ دونوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ آغاز میں دیباچہ کے بعد مصباح القواعد از مولوی فتح محمد جالندھری اور قواعد اردو از مولوی عبد الحق کے چیدہ چیدہ غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔

فہرست مضامین یہ ہے:

۱۔ دیباچہ	۲۔ تسامع مصباح القواعد
۳۔ تسامع مولف قواعد اُردو	۴۔ علم ہجا
۵۔ علم صرف	۶۔ علم نحو

ہر موضوع کی ذیل میں کثیر تعداد میں عنوانات قائم کر کے اُردو قواعد کی وضاحت کی گئی ہے۔

۷۔ **کتاب: جامع القواعد (حصہ صرف)**

مصنف: ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی

صفحات: ۵۱۲

پبلشر؛ اردو سائنس بورڈ، لاہور

سن طباعت: ۲۰۰۴ء

توضیح: فہرست مضامین درج ذیل ہے-:

باب اول: تاریخی پس منظر، باب دوم: اردو کا لسانی ڈھانچہ، باب سوم: اردو کی قواعد نویسی کا آغاز اور ارتقاء، باب چہارم: اردو کا صوتی نظام، باب پنجم: اردو املا یا ہجا، باب ششم: صرف اور اس کے مباحث اور موضوعات، باب ہفتم: اسم، باب ہشتم: فعل، باب نہم: حرف، باب دہم: اردو میں مشتق اور مرکب الفاظ، اشاریہ

۸۔ **کتاب: جامع القواعد (حصہ نحو)**

مصنف: ڈاکٹر غلام مصطفی خان

صفحات: ۲۰۰

پبلشر: اردو سائنس بورڈ، لاہور

سن طباعت ۲۰۰۳ء

توضیح: فہرست مضامین درج ذیل ہے-

مقدمہ: نحو کی تعریف اور اردو کی تدوین کی اجمالی تاریخ

باب اول: جملے کی ساخت، باب دوم: مسند الیہ ہونے والے کلمات، باب سوم: مسند، باب چہارم: مفعولی اور تکمیلی کلمات، باب پنجم: صفت، باب ششم: حروف اور ان کا استعمال، باب ہفتم: عطف، باب ہشتم: املا اور علامات وقف، باب نہم: مستثنیات نحو

۹۔ **کتاب: اردو قواعد**

مصنف: شوکت سبز واری

صفحات: ۱۰۴

پبلشر: مکتبہ اسلوب کراچی

سن طباعت: ۱۹۸۲ء

توضیح: مذکورہ کتاب اردو قواعد کے عنوان سے لکھی گئی ہے جس میں اجزائے کلام جیسے اسم، اسم ماخوذ، اسم مرکب، تغیّرات اسم اور ان کے ذیلی عناوین سے تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

۱۰۔ **کتاب: اردو صرف و نحو**

مصنف: ڈاکٹر اقتدار حسین

صفحات: ۱۳۵

پبلشر: ترقی اردو بیورو، نئی دہلی

سن طباعت: ۱۹۸۵ء

توضیح: لسانیات میں زبان کا سائنسی طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔ صرف و نحو لسانیات کی دو اہم شاخیں ہیں۔ اس کتاب میں روایتی طریق کی بجائے لسانیاتی طریق پر "اردو صرف و نحو" کو مرتب کیا گیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اردو میں لسانیات کی یہ پہلی کتاب ہے، جس میں صرف و نحو کو ایک ٹیکسٹ بک کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

۱۱۔ **کتاب: نئی اُردو قواعد**

مصنف: عصمت جاوید

صفحات: ۱۳۶

پبلشر: کمبائنڈ پبلشرز، ایبک روڈ، لاہور

سن طباعت: ۱۹۸۸ء

توضیح: یہ اُردو کی جدید اور توضیحی قواعد ہے۔ اس کتاب میں زبان کی توضیح، لسانیات کی روشنی میں کی گئی ہے۔ روایتی قواعد کو بالعموم تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلے حصے کا تعلق حروف سے ہوتا ہے۔ دوسرے حصے میں الفاظ سے بحث ہوتی ہے، اسے صرف کہتے ہیں۔ تیسرے حصے میں جملے سے بحث ہوتی ہے، اسے نحو کہتے ہیں۔ قواعد ہذا میں مصنف نے

یہی طریقہ کار اپنایا ہے۔ البتہ اس قواعد کو بجائے تین کے چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ حصہ اول میں حروف سے بحث کرنے کی جگہ اُردو کی صوتیات کا سرسری خاکہ پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر نصیر احمد کی کتاب "جدید اردو صرف و نحو" کی طرح یہ بھی توضیحی قواعد کی ابتدائی کوشش ہے۔ فہرست مضامین یہ ہے:

۱۔ حصہ اول: صوت

باب اول: اردو صوتیے

۲۔ حصہ دوم: صرف

باب دوم: اجزائے کلام

باب سوم: جنس و تعداد۔ زمانہ

۳۔ حصہ سوم: نحو

باب چہارم: جملہ

باب پنجم: جملے کی ساخت

باب ششم: اُردو جملے کی قسمیں

۴۔ حصہ چہارم: مشتقات و مرکبات

باب ہفتم: تشکیل الفاظ

۵۔ فہرست اصطلاحات

(الف) اُردو انگریزی (ب) انگریزی اُردو

۱۲۔ **کتاب: اردو، انگریزی، فارسی، عربی گرامر**

مصنف: پروفیسر ڈاکٹر سید وقار احمد رضوی

صفحات: ۱۵۹

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

سن طباعت: ۲۰۱۲ء

توضیح: اس کتاب میں اردو کے مختصر قواعد کے ساتھ، فارسی، عربی اور انگریزی گرامر کے بنیادی نکات بتائے گئے ہیں۔ یہ کتاب درسی ضرورت کے لیے لکھی گئی ہے۔

۱۳۔ **کتاب: کتابیات قواعد اُردو**

مرتب: ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری

صفحات: ۱۳۶

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان

سن طباعت: ۱۹۸۵ء

ملخص: کسی زبان کی تفہیم تحصیل اور اشاعت میں اس زبان کے قواعد کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ دستوری مباحث مطالعہ زبان میں آسانی اور ترویج زبان میں وسعت پیدا کرتے ہیں۔ زیر نظر کتاب اسی نقطہ نظر سے مرتب کی گئی ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہیں:

حصہ اوّل

اردو کتابیں:

(الف)صرف (ب)نحو

(ج)صرف ونحو(مجموعی) (د)تذکیر وتانیث

(ہ)متفرق(وہ کتابیں جن میں قواعد کے مباحث بھی شامل ہیں

حصہ دوم

یورپین اور دیگر زبانوں میں اردو قواعد پر کتابیں

۱۔اطالوی ۲۔انگریزی

الف)صرف

ب) صرف و نحو اور دیگر مسائل

ج) متفرق (وہ کتابیں جن میں قواعد بھی شامل ہیں)

۳۔ جرمن ۴۔ روسی

۵۔ عربی ۶۔ فرانسیسی

۷۔ لاطینی ۸۔ دیگر زبانیں (بنگالی، پرتگالی، ڈچ، ہندی، دکنی)

حصہ سوم: اُردو قواعد پر مضامین

اشاریہ: مصنفین / مترجمین

مقالات و مضامین کتب

۱۴۔ : کتاب: اردو محاورات کا تہذیبی مطالعہ

مولف: مؤلفہ ڈاکٹر عشرت جہاں ہاشمی

صفحات: ۳۶۸:

پبلشر: نشریات لاہور

سن طباعت: ۲۰۱۵ء

توضیح: اس کتاب میں اردو محاورات کا تہذیبی پس منظر، مفہوم، تشریح اور تحریر و گفتگو میں استعمال کے اصول و ضوابط بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کام صرف محاورات کی جمع آوری اور ان کی لغوی سطح پر معنی نگاری نہیں بلکہ محاورات کا تہذیبی مطالعہ ہے۔ پیش کش میں محاورات کو حروفِ تہجی کے تحت رکھا گیا ہے اور اس ضمن میں نسبتاً اہم محاورات کو ہی سامنے رکھا گیا ہے۔ ہر محاورے کے سامنے اس کا صفحہ نمبر درج کیا گیا ہے۔ یہ فہرست ۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد "حرفِ چند" کے عنوان کے تحت گیارہ (۱۱) صفحات پر تعارف اور محاورات کے حوالے سے ابتدائی بحث ملتی ہے جس کے لکھنے والے وصی اللہ کھوکھر ہیں۔ اس

کے بعد سید ضمیر حسن دہلوی کا پانچ صفحات پر ''اردو محاورات اور زبان و بیان میں اس کی اہمیت'' کے عنوان سے مضمون شامل ہے پھر مؤلفہ کا مقدمہ ''پیش حرف'' کے جلی عنوان کے تحت درج ہے جو نو (۹) صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں مؤلفہ نے اس کتاب کا تعارف، مقصد اور اہمیت و ضرورت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد محاورات درج کیے گئے ہیں۔

اس کتاب محاورات میں تمام محاورات ہجائی ترتیب میں الف مقصورہ کے تحت لکھے گئے ہیں۔ اندراج محاورات کے لیے جلی قلم کا استعمال کیا گیا ہے اور پھر اُن کے اصطلاحی مفہوم اور تہذیبی پس منظر درج کر دیا گیا ہے۔ اندراج محاورات میں دو طرح کا انداز ملتا ہے اول کے تحت محاورہ درج کر کے اس کی تفصیل فراہم کر دی گئی ہے۔ دوم کے تحت ایک ہی نوع کے ایک سے زاید محاورات اگر ایک ہی تفصیل کے حامل ہیں تو انھیں یکجا کر دیا گیا ہے۔ ہر دو حوالوں سے مثالیں ملاحظہ ہوں:

> ''قد نکالنا
>
> بچوں کا قد کے اعتبار سے بڑا ہونا محاورتاً ''قد نکالنا'' کہا جاتا ہے اور ہمارے خوبصورت محاورات میں سے ہے اور ہمارا معاشرہ محاورے تراشنے یا کلمات کو خوبصورت محاورہ میں ڈھالنے کی صلاحیتوں کا یہاں اظہار ہوتا ہے۔ یہ ایسے ہی محاورات میں سے ہے۔''(۳۹)
>
> ''ہاتھ اٹھانا، ہاتھ لگنا، ہاتھ آنا، ہاتھ اونچا ہونا، ہاتھ نیچا ہونا، ہاتھ کا سچا ہونا، ہاتھ دکھانا، ہاتھ دیکھنا، ہاتھ مارنا، ہاتھوں کے طوطے اُڑ جانا، ہاتھ کا میل ہونا، ہاتھ کا تنگ ہونا، ہاتھ کا سچا ہونا، ہاتھ سے خیرات زکوٰۃ کرنا، ہاتھ نہ مٹھی ہڑبڑا کے اٹھی۔ زندگی میں ہاتھ

پیر جتنا کام آتے ہیں اتنا ہی ہاتھ پیروں کے استعمال سے متعلق
ہمارے ہاں محاورات موجود ہیں۔ جو ہمارے معاشرے کی ذہنی
اور تجرباتی سطح کی نمائندگی کرتے ہیں۔۔۔"(۴۰)

ایسے محاورات کی تفصیل الگ الگ درج کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہاں یہ تمام محاورات ایک ہی ذیل میں درج کر کے اُن کی تفصیل میں اگرچہ الگ الگ وضاحت کرنے کی کوشش کی گئی ہے مگر یہ کوشش تمام محاورات میں نہیں ہے۔ اس لیے یہ تفصیل مکمل نہیں ہے۔ مؤلفہ نے بعض محاورات کی وضاحت و تفصیل سے شعری حوالے بھی نقل کیے ہیں اور اُن محاورات کا اشعار میں استعمال بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

اس لغت میں محاورات میں ایک بات جو بارہا کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ کتاب کا نام "اردو محاورات کا تہذیبی مطالعہ" ہے جب کہ اس میں ایسے محاورات کی خاصی تعداد ہے جن کے صرف وضاحتی مفہوم درج کرنے پر اکتفا کی گئی ہے۔ اُن کی تفصیل میں ایسے اشارے یا وضاحت فراہم نہیں کی گئی کہ اُن کا تہذیبی مطالعہ کس حوالے سے ہے ہمارے تہذیبی ماحول میں وہ کس طرح رائج ہوئے اور اُن کی اہمیت تہذیبی پس منظر کے حوالے سے کیا ہے۔ ایک مثال ملاحظہ ہو:

"کلنک لگنا، کلنک کا ٹیکا لگانا۔
"یہاں کل" کے معنی کالا اور "انک" کے معنی ہیں نشان۔ کالا
نشان چہرے پر لگانا بدنامی اور رسوائی کا اشتہار لگا دینا ہے۔
کلنک کا ٹیکار لگانا یا لگنا بھی اُسی معنی میں آتا ہے۔ ہمارے
محاوروں میں جو سماجی رویہ اور رسمیں موجود رہی ہیں کلنک کا
ٹیکا انھی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ دل میں بے عزتی، آبروئی یا
رسوائی کا کوئی پہلو موجود ہوتا ہے۔"(۴۱)

۳۹۔ عشرت جہاں ہاشمی، ڈاکٹر، اردو محاورات کا تہذیبی مطالعہ، لاہور، نشریات، ۲۰۱۵ء، ص ۲۶۶

۴۰۔ ایضاً، ص ۳۵۰

۴۱۔ ایضاً، ص ۲۸۲

۱۵۔ **کتاب: اردو محاورے**

مصنف: ڈاکٹر خوشنودہ نیلوفر

صفحات: ۲۴۰

پبلشر: بک کارنر، جہلم

سن طباعت: ۲۰۱۵ء

توضیح: محاورے اردو زبان کا لسانی سرمایہ ہیں۔ ان کے بطن میں کئی کہانیاں، واقعات و حادثات اسی طرح پوشیدہ ہوتے ہیں، جس طرح کہاوتوں میں۔ مولفہ نے گیارہ ہزار محاوروں کو یکجا کر کے عام فہم معنی کے ساتھ اردو داں قارئین کے لیے ایک جامع لغت تیار کی ہے۔

۱۶۔ **کتاب: اُردو میں قرآنی محاورات**

مصنف: شمیم نگہت

صفحات: ۴۴۰

پبلشر: سندھ یونیورسٹی، جام شورو

سن طباعت: ۱۹۷۲ء

توضیح: مشہور مقولہ ہے: کلام الملوک ملوک الکلام۔ یعنی بادشاہوں کا کلام گفتگو کا بادشاہ ہوتا ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور بے مثل و بے مثال ہے۔ دنیا کی بیشتر زبانوں

میں قرآنی محاورات رائج ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے کہ ہماری زبان اُردو پر اس ربانی کلام کا خاص اثر ہے اور شعوری یالا شعوری طور پر بکثرت قرآنی بلا تکلف استعمال کرتے ہیں۔ محقق نے زبان کے اس لسانی پہلو کی دریافت کی ہے۔

فہرست مندرجات یوں ہے:۔

محاورات بلحاظ سورۃ

محاورات بلحاظ حروف تہجی

محاورات بلحاظ پارہ، سورۃ، رکوع، آیت

اُردو میں قرآنی محاورات

عربی۔ فارسی اور اردو کی نعتیہ شاعری پر قرآن وحدیث کے اثرات نمونے کے طور پر قرآنی سورتوں سے متعلق محاورات درج ہیں۔ مثال کے طور پر سورۃ فاتحہ سے بسم اللہ پڑھنا۔

سورۃ بقرہ: مہر لگ جانا، عقل کا اندھا، آفت مول لینا، من وسلویٰ اترنا، آگ پھانکنا، اوڑھنا، بچھونا، پانی پڑنا۔

سورہ آل عمران: جیسی کرنی ویسی بھرنی، جیسے کو تیسا، انگلیاں کاٹنا، الٹے پاؤں پھرنا، دست درازی کرنا، آگ لگانا

سورۃ انعام: باب کھول دنیا، دل جھکنا

سورۃ الاعراف: راستہ کھولنا، جڑ کاٹ دینا، آنکھ کا اندھا

سورۃ الانفال: گردن مارنا، ہوا اکھڑنا

سورۃ البقرہ: زمین تنگ ہونا۔

سورۃ یونس: گراں گزرنا

سورۃ ہود: تہہ وبالا ہونا

سورۃ یوسف: منہ پھیرنا، بات بنالینا، آنکھیں سفید ہونا

سورۃ الرعد: نوشتہ تقدیر

سورۃ ابراہیم: منہ پر دے مارنا، راکھ کا ڈھیر ہو جانا، ہوش باختہ ہونا

سورۃ الحجر: آنکھیں بجھانا، پاوں اکھڑ جانا

سورۃ الکھف: ڈھارس باندھنا، ہاتھ ملنا　　سورۃ مریم: آنکھوں کی ٹھنڈک

سورۃ طہٰ: منہ لٹک جانا　　سورۃ الانبیا: راکھ کا ڈھیر ہونا

سورۃ الحج: شانے اٹھانا　　سورۃ النور: طوفان اٹھانا، سر تسلیم خم کرنا

سورۃ الفرقان: رات کاٹنا　　سورۃ العنکبوت: مزہ چکھنا

سورۃ روح: دل پر مہر لگانا　　سورۃ الاحزاب: کلیجا منہ کو آنا

سورۃ ص: لات مارنا

سورۃ جاثیہ: گھٹنے ٹیک دینا، دلوں پر تالے پڑنا

سورۃ فتح: ہاتھ میں ہاتھ دینا　　سورۃ ق: نقب لگانا

سورۃ مجادلہ: ڈھال ہونا　　سورۃ ممتنہ: زبان کھولنا

سورۃ صف: سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو جانا　　سورۃ جمعہ: گدھے کا بوجھ اٹھانا

سورۃ تحریم: توبۃ النصوح　　سورۃ القلم: ناک کاٹنا

سورۃ معارج: خبر لینا　　سورۃ مزمل: قولِ گراں، قرض چکانا

سورۃ مدثر: گراں ہونا، تیوری چڑھانا　　سورۃ القیمۃ: آنکھیں پتھرا جانا

سورۃ الکوثر: کھال کھینچنا وغیرہ

۱۷۔ **کتاب: اردو میں مستعمل عربی و فارسی ضرب الامثال**

مصنف: مقبول الٰہی

صفحات: ۲۰۰

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان

سن طباعت: ۱۹۹۶ء

توضیح: مقتدرہ کی طرف اس سے قبل جامع الامثال اور خزینتہ الامثال کے عنوانات سے ضرب المثال کی دو کتابیں شائع ہو چکی ہیں لیکن موجودہ کتاب کا دائرہ کار مختلف ہے۔اس میں ان کہاوتوں کو حروفِ ابجد کی ترتیب کے لحاظ سے پیش کیا گیا ہے،جو بنیادی طور پر عربی یا فارسی سے تعلق رکھتی ہیں لیکن اردو میں بعینہ استعمال ہو رہی ہیں۔ہر ضرب المثل کے سامنے اس کا مفہوم اور محلِ استعمال بھی دے دیا گیا ہے۔

۱۸۔ **کتاب: اردو کہاوتیں**

مصنف: ڈاکٹر شریف احمد قریشی

صفحات: ۳۷۸

پبلشر: بک کارنر جہلم

سن طباعت: ۲۰۱۶ء

توضیح: اس کتاب میں کہاوتوں کے تاریخی پس منظر کو دلچسپ حکایات اور کہانیوں کے ذریعے بہت خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔کتاب کی ترتیب میں اس بات کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ ہر موضوع پر چیدہ چیدہ کہاوتیں یکجا کر کے ان کا تلمیحاتی پس منظر وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ایک جیسا ماخذ رکھنے والی کہاوتوں کو ایک عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

فصل دوم: لسانیاتی کتب

الف: لسانیاتی مباحث ولغتیات

۱۔ **کتاب: علم اللسان**

مصنف: سید احمد دہلوی

صفحات: ۵۱

پبلشر: مطبوعہ رفاہ عام، اسٹیم پریس، لاہور

سن طباعت: ۱۹۰۰ء

توضیح: اس مختصر رسالے میں زبان کا فلسفہ اور اس کے مختلف ادوار بیان کیے گئے ہیں اور اردو زبان کو ترقی دینے کی سفارش کی گئی ہے۔

۲۔ **کتاب: زبان**

مصنف: مرزا سلطان احمد

صفحات: ۲۹۴

پبلشر: مرغوب ایجنسی، لاہور

سن طباعت: ۱۹۲۳ء

توضیح: زبان اور علم زبان کے موضوع پر اہم کتاب ہے۔ زبان اور اس کی ماہیت، زبان کا آغاز، علم زبان، زبان کا ارتقا، علم زبان کی شاخیں، صوتیات، صوتی تبدیلی، صوت تجزیہ، نحو، تشکیلات، معنیات، تاریخی طریقہ، مماثلت اور دوسرے عوامل، زبانوں کی تقسیم، دنیا کی زبانیں، ہندوستان کی زبانیں، علم زبان کی تاریخ، تحریر کا آغاز اور ارتقا جیسے مشتملات پر مبنی ہے۔

۳۔ **کتاب: ہندوستانی لسانیات**

مصنف: ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور

صفحات: ۱۶۳

پبلشر: مطبوعہ شمس الاسلام پریس، چھتہ بازار حیدر آباد، دکن

سن طباعت: ۱۹۳۲ء

توضیح: اس کتاب میں تجزیاتی اور توضیحی لسانیات کو بنیاد بنا کر زبانوں کے مختلف مباحث چھیڑے گئے ہیں۔ اردو زبان کے آغاز سے متعلق بحث بھی اس کتاب میں موجود ہے۔ انھوں نے دکنی نظریے کی تردید کرتے ہوئے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ اردو اس زبان سے مشتق ہے جو بالعموم نئے ہند آریائی دور میں اس حصہ ملک میں بولی جاتی تھی جس کے ایک طرف عہد حاضر کا شمال مغربی سرحدی صوبہ ہے اور دوسری طرف الہ آباد۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول میں لسانیات، زبان، فطری ارتقا، ارادی تشکیل، دنیا کی زبانیں، ہند آریائی ارتقا، جدید ہند آریائی زبانیں اور ہند غیر آریائی زبانیں جیسے موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ حصہ دوم میں ہندستانی کا آغاز، ہندستانی کا ارتقا، ادبی بولیاں، ہندستانی کی ہمہ گیری اور عہد حاضر جیسے عناوین شامل ہیں۔

اس مختصر اور جامع کتاب میں اہم لسانیاتی مسائل اور ہندوستان کی زبانوں کی تقسیم اور ان کے باہمی تعلقات پر سلیس اور سادہ پیرائے میں بحث کی گئی ہے۔

۴۔ **کتاب: ہندوستانی لسانیات کا خاکہ**

مصنف: پروفیسر احتشام حسین

صفحات: ۱۳۲

پبلشر: دانش محل، لکھنو

سن طباعت: ۱۹۴۸ء

توضیح:		ہندوستانی لسانیات کے حوالے سے یہ ایک اہم کتاب ہے۔ اس میں زبان کے ان پہلوؤں کی وضاحت کی گئی ہے جو دیگر کتب میں اتنی وضاحت کے ساتھ نہیں ملتے۔ جن میں زبان کی قسمیں، ان کے ارتقا کے مدارج، زبانوں کی خصوصیات، بولی اور زبان کا فرق قابل ذکر ہیں۔

۵۔	**کتاب:	زبان اور علم زبان**

مصنف:	عبدالقادر سروری

صفحات:	۳۳۳

پبلشر:	حیدر آباد دکن

سن طباعت:	۱۹۷۰ء

توضیح:		یہ اردو لسانیات کی ابتدائی کتب میں سے ہے۔ اس کتاب میں عام لسانیات کے وہ سارے مباحث شامل کیے گئے ہیں جن کا جاننا لسانیات کے طالب کے لیے ضروری ہے۔ اس میں زبان اور اس کی ماہیت، زبان کے آغاز و ارتقا، علم زبان کی شاخوں، صوتیات، تشکیلات، معنیات اور علم زبان کی تاریخ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

٦۔	**کتاب:	اردو زبان کی قدیم تاریخ**

مصنف:	عین الحق فرید کوٹی

صفحات:	۳۵۲

پبلشر:	ارسلان پبلیکشنز، لاہور

سن طباعت:	۱۹۷۲ء

توضیح		اردو زبان کی تاریخ پر لکھی گئی یہ نہایت اہم کتاب ہے، جس کے مندرجات یہ ہیں: باب اول لسانیات کی تاریخ۔ باب دوم: زبان کے میکانکی پہلو۔ باب سوم: ایک نظریے کا ارتقا۔ باب چہارم: اردو زبان کا پس منظر۔ باب پنجم: ہڑپہ سے پہلے۔ باب ششم: وادی

سندھ میں دراوڑی زبان کی باقیات۔ باب ہفتم: پنجابی اور دراوڑی زبانوں میں اضافی اور مفعولی علامتوں کا اشتراک ۔باب ہشتم: سنسکرت اور پراکرتیں۔ باب نہم: وادی سندھ اور ترکی و تاتاری زبانیں اور۔ باب دہم: وادی سندھ کی زبان پر یونانی اثرات۔ عین الحق فرید کوٹی شمالی ہند کی جدید آریائی زبانوں سمیت برصغیر کی تمام زبانوں دراوڑی زبانیں قرار دیتے ہیں۔

۷۔ **کتاب: ادب اور لسانیات**

مصنف: ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی

صفحات: ۱۰۹

پبلشر: ادارہ اشاعت اردو، بدھ وارا، بھوپال

سن طباعت: ۱۹۷٦ء

توضیح: ابو اللیث صدیقی کی لسانی تحقیق کا شعبہ بھی جدید اردو لسانیات ہے۔ ان کی تحقیقات معروضی اور بیانات تجزیاتی ہوتے ہیں۔ یہ کتاب ان کے مقالات کا مجموعہ ہے، جس میں ان کا شاہ کار مضمون " اردو کا صوتی نظام " شامل ہے۔ یہ توسیع خطبہ ہے جو پنجاب یونیورسٹی میں ۱۹٦٦ء میں دیا گیا۔ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی نے اردو کے صوتی نظام کا جائزہ لیتے ہوئے اردو کی بنیادی آوازوں (صوتیوں) کا تجزیہ کر کے ان کی شناخت، تقسیم اور درجہ بندی کی ہے۔ ان مباحث میں انھوں نے صدائی صوتیات(Acoustic Phonetics)کے مسائل کا بھی اجمالی جائزہ لیا ہے۔

۸۔ **کتاب: اردو زبان کا ارتقا**

مصنف: ڈاکٹر شوکت سبزواری

صفحات: ۳۵۳

پبلشر: چمن بک ڈپو، اردو بازار، دہلی

سن طباعت: ۱۹۵۶ء

توضیح: یہ ڈاکٹر شوکت سبزواری کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو کچھ ترمیم و اضافے کے بعد ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا۔ اس کتاب میں مصنف نے اردو زبان کے آغاز و ارتقا سے بحث کرتے ہوئے ہند آریائی زبان اور اردو پر اس کے پڑنے والے اثرات کا تجزیاتی مطالعہ کیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب تاریخی لسانیات کے ساتھ تجزیاتی و توضیحی لسانیات کی بھی اچھی مثال پیش کرتی ہے۔ اس مقالہ میں انھوں اردو کے مولد و آغاز کے بارے میں اپنا نظریہ پیش کیا۔ ان کے مطابق اردو اور پالی کا منبع ایک ہے اور اردو اس زبان سے ماخوذ ہے جو میرٹھ اور اس کے اطراف میں بولی جاتی تھی۔ اردو زبان کے ارتقا میں انھوں نے اردو کے ماخذ کا کھوج لگانے کے لیے اردو کے صرفی و نحوی سرمائے کے ارتقائی مدارج کا مطالعہ کیا ہے۔ ان تاریخی و تقابلی لسانیات کے مباحث میں مقالہ نگار نے جدید اشتقاقیات کے اصولوں کو ملحوظ رکھا ہے۔

۹۔ **کتاب: داستان زبان اردو**

مصنف: ڈاکٹر شوکت سبزواری

صفحات: ۲۱۷

پبلشر: ہندوستان لیتھو پریس، دہلی

سن طباعت: ۱۹۶۱ء

توضیح: اردو کے تاریخی ارتقا اور اس کی ابتدا کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔ اردو کے آغاز سے متعلق بنیادی نوعیت کے سوالات کے جواب بھی دیے گئے ہیں۔ اردو کے صرفی اور نحوی نشو و نما، اخذ و استفادہ، ارتقائی مدارج اور اردو کے مولد و منشا پر نہایت مفید کتاب ہے۔

۱۰۔ **کتاب: لسانی مسائل**

مصنف: ڈاکٹر شوکت سبز واری

صفحات: ۱۵۵

پبلشر: مکتبہ اسلوب، ناظم آباد، کراچی

سن طباعت: ۱۹۶۲ء

توضیح: قواعد و لسانیات، زبان اور رسم الخط، لفظی تحقیق اور ان کے ذیلی مباحث پر مشتمل یہ کتاب لسانیات کے طالب علم کے لیے مفید ہے جس میں موصوف نے مذکورہ عناوین پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

۱۱۔ **کتاب: اردو لسانیات**

مصنف: ڈاکٹر شوکت سبز واری

صفحات: ۱۲۹

پبلشر: مکتبہ تخلیق ادب، کراچی

سن طباعت: ۱۹۶۶ء

توضیح: اردو لسانیات ڈاکٹر شوکت سبز واری کے لسانیات کے موضوع پر مقالات کا مجموعہ ہے۔اس کتاب کے ابتدائی تین ابواب میں اردو زبان کے آغاز و ارتقا کو بحث کا موضوع بنایا گیا ہے اور بقیہ ابواب میں اردو کے توضیحی مسائل سے بحث کی گئی ہے۔ اردو اور اس کی سرشت، نظام اصوات و علامات، اردو صوتیے، اعرابی نظام، ہائیہ آوازیں، غنہ آوازیں، روزمرہ اور محاورہ ، ترادفی مرکبات، دخیل الفاظ، ہائے نسبت اردو میں، لسانی اصطلاحات اور فرہنگ اصطلاحات جیسے عناوین پر لکھی گئی مفید کتاب ہے۔

۱۲۔ **کتاب: مقدمہ تاریخ زبان اردو**

مصنف: ڈاکٹر مسعود حسین خان

صفحات: ۲۰۸

پبلشر: اردو مرکز، لاہور

سن طباعت: ۱۹۶۶ء

توضیح: مقدمہ تاریخ زبان اردو، مسعود حسین خان کا تحقیقی مقالہ ہے جس پر ۱۹۴۵ء میں ان کو پی ایچ ڈی کی ڈگری دی گئی۔ پانچ ابوب پر مشتمل اس کتاب کے ابتدائی دو ابوب میں آریوں کی آمد اور عہد بہ عہد قدیم تا جدید ہند آریائی زبانوں کا تاریخی مطالعہ پیش کیا ہے۔ تیسرے باب کا عنوان "اردو کے ارتقا کا تحقیقی مواد" ہے جو اس مقالے کی جان ہے۔ مسعود حسین خان نے اپنے مطالعے میں اس بات پر زور دیا کہ قدیم اردو کی تشکیل براہ راست ہریانی کے زیر اثر ہوتی ہے اس پر رفتہ رفتہ کھڑی بولی کے اثرات پڑے ہیں۔ اس کتاب میں اردو کے عہد بہ عہد ارتقا کی تاریخ اور اردو کی ابتدا کے حوالے سے مختلف لسانیاتی نظریوں اور اقوال کا موازنہ کیا گیا ہے۔ اور ہر نظریے پر تنقیدی اعتبار سے بحث کی گئی ہے۔

۱۳۔ **کتاب: اردو میں لسانیاتی تحقیق**

مصنف: ڈاکٹر عبدالستار دلوی

صفحات: ۴۵۶

پبلشر: کوکل اینڈ کمپنی، بمبئ

سن طباعت: ۱۹۷۱ء

توضیح: یہ کتاب ڈاکٹر عبدالستار دلوی کے چھ وقیع مقالات کا مجموعہ ہے۔ فہرست مندرجات یہ ہے:

۱۔ حرف وصوت، ۲۔ زبان اور بولی، ۳۔ لفظ و معنی، ۴۔ اردو زبان۔ افکار ومسائل، ۵۔ صوت وشعر، ۶۔ رسم الخط

۱۴۔ **کتاب: اردو لفظ کا صوتیاتی اور تجز صوتیاتی مطالعہ**

مصنف: ڈاکٹر مسعود حسین خان

صفحات: ۱۴۴

پبلشر: مکتبہ دانش، مزنگ، لاہور

سن طباعت: ۱۹۷۸ء

توضیح: یہ کتاب پروفیسر مسعود حسین خان کے تحقیقی مقالے A Phonetic and Phonological Study of the Word in Urdu کا اردو ترجمہ ہے جسے مصنف موصوف نے انگلستان میں اپنے قیام کے دوران لکھا تھا۔ یہ کتاب اردو الفاظ کا صوتیاتی اور تجز صوتیاتی Phonological مطالعہ اور تجزیہ عروضی نقطہ نظر سے پیش کرتی ہے اور اردو الفاظ کے اس قسم کے مطالعے اور تجزیے کی یہ پہلی کوشش ہے۔ فہرست مضامین درج ذیل ہے:۔

ا۔ لفظ کی تعریف اور حد بندی۔ ۲۔ تعین الفاظ کے اصول۔ ۳۔ صوت رکنی الفاظ کی صوتیاتی ساخت۔ ۴۔ یک صوت رکنی الفاظ کی صوتیاتی ساخت۔ ۶۔ انفیت۔ ۷۔ معکوسیت۔ ۸۔ کمیت کی عروضیات۔ ۹۔ صوتی امتیاز۔ ۱۰۔ مربوطیے کی عروضیات

۱۵۔ **کتاب: اردو کا روپ**

مصنف: ڈاکٹر سہیل بخاری

صفحات: ۴۴۰

پبلشر: آزاد بک ڈپو اردو بازار، لاہور

سن طباعت: ۱۹۷۱ء

توضیح: اس کتاب میں ہند آریائی زبانوں میں دراوڑی عناصر کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اس کتاب میں اردو زبان کی ابتدا کے بارے میں بالکل ایک نیا خیال پیش کیا گیا ہے۔ اردو بولی کی، اس کا مولد، بولی کی بناوٹ اور آوازوں پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

۱۶۔ **کتاب: اُردو زبان کا صوتی نظام اور تقابلی مطالعہ**

مصنف: ڈاکٹر سہیل بخاری

صفحات: ۲۰۴

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان۔ اسلام آباد

سن طباعت: ۱۹۹۱ء

توضیح: اس کتاب میں ڈاکٹر سہیل بخاری نے اُردو کے صوتی نظام کا اپنے مخطوط نقطہ نظر کی روشنی میں مطالعہ کیا اور اس کا تقابل ویدک، سنسکرت، فارسی اور انگریزی کے صوتی نظاموں سے کیا ہے۔ اس کے ساتھ انھوں نے فارسی اور ویدک سنسکرت اور پراکرت کے صوتی نظاموں کا بھی تقابل کیا ہے۔ وہ صوتی نظام کا جائزہ لیتے ہوئے اُردو کی بنیادی آوازوں کو سُر (مصوتے) اور اسر (مصمتے) میں تقسیم کیا ہے۔ ان کے مطابق اُردو کے کل مصوتے (سر) چوبیس ہیں۔ بارہ طویل اور بارہ مختصر۔ ان میں انھوں نے ان انفائی مصوتوں کو بھی شامل کیا ہے۔ ان کے نزدیک صوتی تغیرات کے تین بڑے اسباب ہیں تکثیر معنی، لہجہ اور نظامیات (قواعد)۔ لہجے کی مختلف صورتیں زور ادغام دھراٹ، تسہیل اور تخفیف ہیں۔ صوتی تغیر کا تیسرا سبب گرامر (نظامیات) ہے۔ اس کی تین صورتیں امالہ، فعل میانہ اور فعلی واسطہ ہے۔ انھوں نے اردو کا دیگر زبانوں کے صوتی نظاموں سے تقابل کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اُردو آریائی نہیں دراوڑی زبان ہے۔ ڈاکٹر سہیل بخاری کے مخصوص نقطہ نظر کے ذریعے تشریح کے سبب اکثر مباحث خلط مبحث اور تضاد کا شکار محسوس ہوتے ہیں۔

۱۷۔ **کتاب: اردو کی زبان**

مصنف: ڈاکٹر سہیل بخاری

صفحات: ۳۱۹

پبلشر: فضلی سنز اردو بازار کراچی

سن طباعت: ۱۹۹۷ء

توضیح: یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں لسانیات پر عمومی تبصرہ کیا گیا ہے، دوسرا باب عہد قدیم (پراکرت)، تیسرا باب عہد جدید، چوتھا اشتقاق اور پانچواں باب اردو کی تاریخ پر مبنی ہے۔

۱۸۔ **کتاب: اردو کی زبان**

مصنف: ڈاکٹر سہیل بخاری

صفحات: ۳۱۹

پبلشر: فضلی سنز اردو بازار کراچی

سن طباعت: ۱۹۹۷ء

توضیح: یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں لسانیات پر عمومی تبصرہ کیا گیا ہے، دوسرا باب عہد قدیم (پراکرت)، تیسرا باب عہد جدید، چوتھا اشتقاق اور پانچواں باب اردو کی تاریخ پر مبنی ہے۔

۱۹۔ **کتاب: تشریحی لسانیات**

مصنف: ڈاکٹر سہیل بخاری

صفحات: ۲۲۵

پبلشر: فضلی سنز، پرائیویٹ لمیٹڈ، اردو بازار، کراچی

سن طباعت: ۱۹۹۸ء

توضیح: اس کتاب میں ڈاکٹر سہیل بخاری نے اپنی فکر اور انداز سے زبان و لسانیات کے مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیا ہے۔ فہرست ابواب یہ ہے:۔

پہلا باب: زبان کیا ہے؟، دوسرا باب: زبان کا زمانی اور مکانی مطالعہ، تیسرا باب: صوتیات، چوتھا باب: لفظیات، پانچواں باب: معنویات، چھٹا باب: نظامیات

۲۰۔ **کتاب: زبان کا ارتقا**

مصنف: پروفیسر خلیل صدیقی

صفحات: ۲۵۸

پبلشر: قلات پبلشرز، کوئٹہ

سن طباعت: ۱۹۷۷ء

توضیح: اس کتاب میں زبان کے تصور کے ساتھ اس کی تاریخی خصوصیات کا کھوج لگانے کی سعی کی گئی ہے۔ فہرست مندرجات یوں ہے:

آغاز زبان کے مسائل، نظریے، صوتی ابلاغ، لسانی ارتقا کے مدارج، دلالت کی اکائیاں، لسانی تغیرات اور ان کے اسباب، ترقی یا لسانی انحطاط

۲۱۔ **کتاب: زبان کا ارتقا**

مصنف: پروفیسر خلیل صدیقی

صفحات: ۲۶۱

پبلشر: قلات پبلی شر، کوئٹہ

سن طباعت: ۱۹۷۷ء

توضیح: لسانیات کے بنیادی مباحث کے حوالے سے اہم کتاب ہے۔ جس میں مغربی ماہرین لسانیات کے پیش کردہ اصولوں کی روشنی میں لسانیات پر بحث کی گئی ہے۔ زبان کے آغاز وارتقا، اس کے مسائل اور لسانی ارتقا کے ادوار کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔

۲۲۔ **کتاب: زبان کیا ہے؟**

مصنف: خلیل صدیقی

صفحات: ۳۲۸

پبلشر: بیکن بکس۔ گلگشت ملتان

سن طباعت: ۱۹۸۹ء

توضیح: اس کتاب میں زبان کے تعارف اور ہند آریائی زبانوں پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:۔

زبان کی تعریف، مقاصد، زبان اور فکر، زبان کے میڈیم، زبان اور معنی، روز مرہ۔ محاورہ۔ کہاوتیں، زبان کا اکتساب، پہلی۔ ثانوی۔ فکری زبانیں، زندہ اور مردہ زبانیں، زبان میں انحرافات، بولیاں، لسانی تغیرات۔ لسانی ارتقا، زبان سماج اور تہذیب، زبان کا نظام، زبان کا آغاز، زبان کی گروہ بندی اور اس کے اصول، ہندیورپی خاندان، ہندایرانی، ہند آریائی، پراکرتیں، جدید ہند آریائی، غیر آریائی عناصر، دراوڑی خاندان، سامی خاندان، کتابیات

۲۳۔ **کتاب: لسانی مباحث**

مصنف: پروفیسر خلیل صدیقی

صفحات: ۴۰۰

پبلشر: زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ

سن طباعت: ۱۹۹۱ء

توضیح: لسانی موضوع پر مستقل کتاب نہیں بلکہ یہ متفرق مضامین کا مجموعہ ہے جو مختلف اوقات میں سپرد قلم کیے گئے ہیں اس میں کچھ لسانیات کے بارے میں، تاریخی لسانیات، ہند آریائی لسانیات، صوتیہ۔ فونیمیات، گریمر۔ صرف و نحو، ساختیات، معنیات، زبان اور شناخت، لغت نویسی، اردو املا اور مسائل اور پاکستان اور لسانی مسائل جیسے مفید مضامین شامل ہیں۔

۲۴۔ **کتاب: لِسانی مباحث**

مصنف: خلیل صدیقی

صفحات: ۳۹۸

پبلشر: زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ

سن طباعت: ۱۹۹۱ء

توضیح: لسانی مباحث کسی لسانیاتی موضوع پر کوئی مستقل کتاب نہیں بلکہ متفرق مضامین کا مجموعہ ہے۔ فہرست مضامین درج ذیل ہے:

کچھ لسانیات کے بارے میں، تاریخی لسانیات، ہند آریائی لسانیات، صوتیہ۔ فونیمیات، گریمر۔ صرف و نحو، ساختیات، معنیات، زبان اور شناخت، لغت نویسی، اردو املا اور مسائل، پاکستان اور لسانی مسائل

۲۵۔ **کتاب: آواز شناسی**

مصنف: پروفیسر خلیل صدیقی

صفحات: ۱۵۱

پبلشر: بیکن بکس، گلگشت، ملتان

سن طباعت: ۱۹۹۳ء

توضیح: آواز شناسی میں توضیحی لسانیات کے دو اہم شعبوں صوتیات اور فونیمیات کے بنیادی مباحث پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اور توضیح و تشریح میں اردو زبان سے مثالیں دی ہیں۔ اس کتاب میں صوتیات، فونیم اور فونیمیات، کچھ اصطلاحات کے بارے میں اور فرہنگ اصطلاحات جیسے مندرجات شامل ہیں۔ مصنف کے مطابق زبان کے اجزائے ترکیبی میں صوتی عنصر کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے کیوں کہ اس کی بدولت زبان اظہار و ابلاغ کا ذریعہ بنتی ہے۔

۲۶۔ **کتاب: شعری لسانیات**

مصنف: انیس ناگی

صفحات: ۲۰۰

پبلشر: مکتبہ علمیہ پریس، لاہور

سن طباعت: ۱۹۶۹ء

توضیح: اپنے موضوع سے متعلق یہ منفرد کتاب شاعری کی تفہیم کی خاطر لکھی گئی ہے تاکہ اشعار میں مستعمل زبان کے فہم میں مدد مل سکے۔ لسانی ادراک، اشارہ اور استعارہ، لغاتی معانی، استعاراتی معانی، مشابہتی رشتے، لغاتی استعاراتی، تسخیر معانی، محاکاتی استعارہ، استعارہ یا تشکیل معانی، سیاق و سباق، ابلاغ، افہام اور لسانی آہنگ جیسے عناوین اس کے مندرجات میں شامل ہیں۔

۲۷۔ **کتاب: لسانی مطالعے**

مصنف: پروفیسر محمد معین الدین دردائی

صفحات: ۳۳۶

پبلشر: مجلس دانشوراں، فیروز پور روڈ، لاہور

سن طباعت: ۱۹۷۰ء

توضیح: اردو زبان و ادب، ہندی زبان و ادب میں مسلمانوں کا حصہ، انگریزی سے پہلے بنگلہ زبان و ادب، عربی زبان و ادب ظہور اسلام کے بعد، ترکی زبان و ادب، موجودہ ترکی شاعری، سنسکرت اور فارسی کا آپس میں لین دین اور اردو کی ہمہ گیری جیسے عناوین پر مشتمل یہ کتاب لسان دانی اور تقابلی جائزے کے لیے بے حد مفید ہے۔ اردو کے علاوہ دیگر مقامی اور بین الاقوامی زبانوں سے بھی بحث کی گئی ہے۔

۲۸۔ **کتاب: لسانیات اور اردو**

مصنف: ڈاکٹر سید محمود الحسن رضوی

صفحات: ۱۶۸

پبلشر: احباب پبلشر، مقبرہ عالیہ گولہ گنج، لکھنو

سن طباعت: ۱۹۷۲ء

توضیح: زبان کی ماہیت، اس کا آغاز و ارتقا، لسانی تغیرات اور زبانوں کی تقسیم جیسی باتیں زیر بحث لائی گئی ہیں۔ کتاب کے شروع میں سید احتشام حسین کا لکھا ہوا مقدمہ بھی شامل کیا گیا ہے جس سے کتاب کی اہمیت مزید چنداں ہو جاتی ہے۔

۲۹۔ **کتاب: جدید اردو لسانیات**

مصنف: ڈاکٹر امیر اللہ خاں شاہین

صفحات: ۱۶۲

پبلشر: چغتائی پبلشرز، مفتی سٹریٹ، میرٹھ

سن طباعت: اشاعت دوم ۱۹۸۳ء

توضیح: طلبا اور اساتذہ کو لسانیات کی ابتدائی معلومات فراہم کرنے میں مددگار کتاب ہے۔ اردو کے ماضی، حال اور مستقبل سے متعلق لسانیاتی نقطہ نظر پر بھی بحث کی گئی ہے، جس کے تحت اردو سے تعلق رکھنے والی بولیوں سے اردو کے رشتے، موجودہ اردو رسم الخط اور اردو کے روشن مستقبل کو لسانی نقطہ نظر سے بیان کیا گیا ہے۔

۳۰۔ **کتاب: اردو لسانیات**

مصنف: ڈاکٹر نصیر احمد خان

صفحات: ۲۷۵

پبلشر: اردو محل پبلی کیشنز، نئی دہلی

سن طباعت: ۱۹۹۰ء

توضیح: یہ کتاب نصیر احمد کے لسانیاتی مضامین کا ایک اہم مجموعہ ہے۔ یہ مضامین تجزیاتی، توضیحی، اطلاقی اور معلوماتی نوعیت کے ہیں۔ اردو لسانیات کی تفہیم کے لیے اس کا شمار بنیادی نوعیت کی کتب میں ہوتا ہے۔ اس کتاب کے مندرجات یہ ہیں: کچھ لسانیات کے بارے

میں، اردو فونیمیات، اردو فونیم تقسیمات، اردو میں مرکب الفاظ کی ساخت، کرخنداری اردو کی صوتی ساخت، شہر پونا کی اردو کی صوتی ساخت، ترجمے کے مسائل، اور مترجم، اردو میں علمی اصطلاحات کا ارتقا، اردو میں اصطلاح سازی اور صوتی اصطلاحات کی تشریح، اردو تعلیم و تدریس کے مسائل، اردو سکھانے کا طریق کار، اردو آوازیں، حروف اور ان کی ذیلی شکلیں، اردو مصوتوں کا صوتی نظام اور ہمارا رسم خط اور اردو رسم خط کیسے سکھایا جائے۔ منصف نے اردو میں کل فونیموں کی تعداد ۵۸ بتائی ہے جن میں ۴۸ قطعہ دار اور ۱۰ غیر قطعہ دار فونیم ہیں۔ اردو کی اہم بولی کرخنداری اور شہر پونا کی اردو کے صوتیاتی تجزیے ایک اچھا اضافہ ہے۔

۳۱۔ **کتاب: اردو ساخت کے بنیادی عناصر**

مصنف: ڈاکٹر نصیر احمد خان

صفحات: ۳۰۴

پبلشر: اردو محل پبلی کیشنز، نئی دہلی

سن طباعت: ۱۹۹۰ء

توضیح: اردو لسانیات پر بہت ہی معلوماتی کتاب ہے جس میں مصنف موصوف نے ایک تفصیلی ابتدائیہ، اردو فونیم، اردو فونیم کی تقسیمات، اردو مارفونیمیات، اردو مارفیمیات، اردو فرہنگیات، اور اردو رسم الخط جیسے ابواب کے ذیل میں بسیط گفتگو کی ہے۔

۳۲۔ **کتاب: اردو کی لسانی تشکیل**

مصنف: ڈاکٹر مرزا خلیل احمد بیگ

صفحات: ۲۵۵

پبلشر: فیصل ولا، سرسید نگر، علی گڑھ

سن طباعت: ۱۹۹۰ء

توضیح: زیر نظر کتاب اردو زبان کے تشکیلی اور ارتقائی دور سے متعلق لسانیاتی مسائل مباحث کے آٹھ تحقیقی نوعیت کے مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ تمام مضامین اردو کے آغاز، اس کے عہد بہ عہد ارتقا اور اس میں ظہور پذیر ہونے والی لسانی تبدیلیوں، نیز اس کے آغاز وارتقا کے مختلف نظریوں سے متعلق اہم تحقیقی مواد فراہم کرتے ہیں۔ اس امر کا اندازہ اقتباسات کے علاوہ حواشی وحوالہ جات کی ان فہرستوں سے بھی بخوبی کیا جا سکتا ہے جو مضامین کے آخر میں دی ہوئی ہیں۔ اس میں اردو کی لسانی تشکیل اور ارتقا سے متعلق موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں۔ اردو کے آغاز، ارتقا اور نواح دہلی کی بولیوں اور ان کے لسانی رشتوں کے حوالے سے مبسوط مضامین اس میں شامل ہیں۔ اس کتاب میں شامل دو مضامین میں اردو کی صوتی خصوصیات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اردو کی معکوسی آوازوں اور ان کے ارتقا کے جائزے میں مصنف کا خیال ہے کہ اٹھارویں صدی کے اختتام تک اُردو کی موجودہ تمام آوازوں کا ارتقا عمل میں آچکا تھا۔ اس دوران اُردو کی دو اپنی آوازیں ڑ اور ڑھ کا ارتقا بھی ہوا۔ یہ آوازیں سنسکرت اور پراکرتوں میں نہیں پائی جاتیں۔ ان کے مطابق اُردو کی معکوسی اور ہکار آوازوں کا ارتقا خالص ہند آریائی سے ہوا۔ اور ان آوازوں کا سلسلہ دیسی زبانوں (دراوڑی) سے جاملتا ہے۔ مرزا خلیل بیگ نے اُردو کی معکوسی آوازوں کا عقلی جوڑوں کی مدد سے جائزہ لیتے ہوئے سنسکرت، پراکرت اور اُردو سے مثالیں دی ہیں اور ان کے ارتقائی مدارج کو واضح کیا ہے۔

۳۳۔ کتاب: **اطلاقی لسانیات**

مصنف: پروفیسر مرزا خلیل احمد بیگ

صفحات: ۲۲۴

پبلشر: عبداللہ اکیڈمی، لاہور

سن طباعت: س ن

توضیح: اسلوبیات بھی لسانیات کی ایک اہم شاخ ہے۔ نظر کتاب میں اسلوبیات سے متعلق وقیع مضامین شامل ہیں جو لسانیات کے طلبہ کے لیے راہنمائی کا ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:

- اسلوبیات از مسعود حسین
- ادبی تنقید اور اسلوبیات از گوپی چند نارنگ
- اسلوبیاتی تنقید ایک مطالعہ از سیدہ جعفر
- تنقید کا نیا منظر نامہ اسلوبیات کے حوالے سے از مرزا خلیل احمد بیگ
- اقبال کی عملی شعریات۔۔۔ صوتی آہنگ از مسعود حسین
- اکبر الہ آبادی اور "لغات مغربی" ایک اسلوبیاتی مطالعہ از مرزا خلیل احمد بیگ
- فیض کی نظم "تنہائی" اسلوبیاتی تجزیے کی روشنی میں از سید اختیار علی
- تجزیہ کلامیہ مسائل ومباحث از مرزا خلیل احمد بیگ

۳۴۔ **کتاب: لسانی تناظر**

مصنف: ڈاکٹر مرزا خلیل احمد بیگ

صفحات: ۳۲۰

پبلشر: باہری پبلی کیشنز، نئی دہلی

سن طباعت: ۱۹۹۷ء

توضیح: یہ کتاب تین زمروں میں تقسیم ہے: لسانی مسائل ومباحث، لسانی فکر و تحقیق، اردو رسم الخط: معیار بندی اور تدریس۔ پہلے زمرے میں لسانیات پر سائنسی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی گئی ہے نیز اردو اور دیگر مقامی بولیوں سے رشتوں اور ان کے اثرات پر بھی بحث کی گئی ہے۔ دوسرے زمرے میں سرسید احمد خان سے لے کر ہندوستان کے دوسرے

ماہرین لسانیات کے زبان سے متعلق کاموں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ آخری زمرے میں اردو رسم الخط پر عالمانہ بحث کی گئی ہے جو خاصے کی چیز ہے۔

۳۵۔ **کتاب: لسانی مسائل ومباحث**

مصنف: ڈاکٹر مرزا خلیل احمد بیگ

صفحات: ۲۶۷

پبلشر: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس، دہلی

سن طباعت: ۲۰۱۶ء

توضیح: اردو کے لسانی مسائل سے دل چسپی رکھنے والے محققین کی تحقیقی ضروریات کے پیش نظر لکھی گئی ہے۔ جس میں اردو کا نقطہ آغاز، زبان کا تاریخی تناظر، اردو زبان کا سماجی تناظر اور تدریس ایسے موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں۔

۳۶۔ **کتاب: اردو زبان کیا ہے؟**

مصنف: ڈاکٹر سلیم اختر

صفحات: ۴۰۰

پبلشر: سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور

سن طباعت: ۲۰۰۳ء

توضیح: اردو زبان، اس کے نام، آغاز، اصلاح زبان کی تحریکیں، اردو رسم الخط، اردو میں لغت نویسی، اردو میں قواعد نگاری، اردو میں تراجم اور وضع اصطلاحات اور اردو لسانیات جیسے عناوین پر جامع کتاب ہے۔

۳۷۔ **کتاب: اردو زبان اور لسانیات**

مصنف: ڈاکٹر گوپی چند نارنگ

صفحات: ۴۴۱

پبلشر: رام پور رضا لائبریری، قلعہ رام پور

سن طباعت: ۲۰۰۶ء

توضیح: کتاب کے پانچ حصے ہیں جو اردو کی لسانی ساخت اور ہندی سے اس کے قریبی رشتے، املا اور رسم الخط، احتشام حسین، دتاتریہ کیفی اور فرمان فتح پوری کی لسانی خدمات، کل ہند اردو کانفرنسوں کے احوال، آخری حصہ خالص لسانیاتی اور تکنیکی موضوعات سے متعلق ہے۔

۳۸۔ **کتاب: اردو زبان کا آغاز**

مصنف: پروفیسر ایوب صابر

صفحات: ۱۴۲

پبلشر: دار النور، اردو بازار، لاہور

سن طباعت: ۲۰۱۷ء

توضیح: اردو کے نام، اردو مخلوط زبان ہے، اردو برج بھاشا سے نکلی ہے، اردو کا مولد پنجاب، علاقائی نظریات، اردو کی اساس دراوڑی، اردو دہلی اور مضافات دہلی کی پرانی بولی ہے۔ زبانوں کا آغاز اور اردو زبان کا آغاز اور اردو اور دوسری پاکستانی زبانوں کا ربط باہم جیسے ابواب پر مشتمل یہ کتاب اردو زبان کے آغاز سے متعلق ابحاث کو سمجھنے میں مفید ہے۔

۳۹۔ **کتاب: عام لسانیات**

مصنف: پروفیسر گیان چند جین

صفحات: ۹۱۲

پبلشر: بک ٹاک، میاں چیمبرز، ۳ ٹمپل روڈ، لاہور

سن طباعت: ۲۰۱۸ء

توضیح: اُردو میں عام لسانیات پر یہ پہلی جامع کتاب ہے جو اہل اُردو کے لیے ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ کتاب کے مضامین درج ذیل ہیں:۔

پہلا باب: علم زبان اور اس کی شاخیں۔ دوسرا باب: زبان کی ماہیت اور اس کے مختلف روپ۔ تیسرا باب: صوتیات۔ چوتھا باب: فونیمیات۔ پانچواں باب: مارفیمیات یا صرف۔ چھٹا باب: نحو۔ ساتواں باب: معنیات۔ آٹھواں باب: لسانی تبدیلی۔ نواں باب: مماثلت۔ دسواں باب: عاریت۔ گیارہواں باب: صوتی تبدیلی۔ بارہواں باب: تقابلی اور تاریخی طریقے، صوتی قوانین۔ تیرہواں باب: مارفیمی تبدیلی۔ چودھواں باب: نحوی تبدیلی۔ پندرہواں باب: معنوی تبدیلی۔ سولہواں باب: ذخیرہ الفاظ کی تبدیلی۔ سترہواں باب: علم اللغات اور لفظ اصلیات۔ اٹھارواں باب: لسانی جغرافیہ۔ انیسواں باب: لسانیات کی چند دوسری شاخیں۔ بیسواں باب: ترسیمیات۔ اکیسواں باب: زبانوں کی نوعیاتی گروہ بندی۔ بائیسواں باب: زبانوں کی خاندانی گروہ بندی۔ تئیسواں باب: ہند آریائی خاندان۔ چوبیسواں باب: علم زبان کے مطالعے کی تاریخ

۴۰۔ **کتاب: لسانی رشتے**

مصنف: ڈاکٹر گیان چند جین

صفحات: ۲۵۴

پبلشر: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، سمن آباد لاہور

سن طباعت: ۲۰۰۳ء

توضیح: عمومی لسانی رشتوں پر مبسوط انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ قومی یک جہتی میں زبانوں کا کردار، اردو زبان کا پس منظر اور آغاز، دکن کے لسانی رشتے، اردو اور ہندی، ہندوستان میں زبان کا مسئلہ، مہاتما گاندھی اور مشترکہ زبان کا مسئلہ، اردو زبان، گنگا جمنی تہذیب کی پروردہ اور اردو کا ماضی، حال اور مستقبل اور دیگر عناوین پر مشتمل ہے۔

۴۱۔ **کتاب: لسانیاتی جائزے**

مصنف: ڈاکٹر عصمت جاوید

صفحات: ۱۳۶

پبلشر: امیج پرنٹرس، منظور پورہ، اورنگ آباد

سن طباعت: ۱۹۷۷ء

توضیح: اردو زبان و ادب کے کچھ مسائل کو لسانیات کے تناظر میں دیکھا گیا ہے۔ اردو املا کی معیار بندی، زبان اردو کچھ خوش فہمیاں کچھ غلط فہمیاں، اردو اور پالی کا نام نہاد رشتہ، عربی عروض اور سنسکرت، اردو اور انگریزی عروض، وزن اور آہنگ، عروض اور بل کا مبینہ رشتہ، اردو عروض کی نئی تدوین کا مسئلہ جیسے مندرجات پر مشتمل ہے۔

۴۲۔ **کتاب: لسانی مطالعے**

مصنف: ڈاکٹر گیان چند جین

صفحات: ۲۳۵

پبلشر: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

سن طباعت: چوتھی اشاعت ۲۰۱۰ء

توضیح: یہ کتاب گیان چند کے وقیع اور فکر انگیز مضامین کا مجموعہ ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:

(الف) عام لسانیات۔ (ب) صوتیات۔ (ج) فن تحریر۔ (د) زبان اور بولی۔ (ہ) ضمیمہ: اصطلاحات

۴۳۔ **کتاب: توضیحی لسانیات**

مصنف: ایچ اے گلیسن [جونیر] مترجم: عتیق احمد

صفحات: ۵۸۹

پبلشر: بک ٹاک، میاں چیمبرز، ۳ ٹیمپل روڈ، لاہور

سن طباعت: ۲۰۱۸ء

توضیح: یہ کتاب توضیحی لسانیات کے ایسے تمام مسائل و مباحث کا احاطہ کرتی جن کا تعلق صوتیات، فونیمیات اور مارفیمیات سے ہے۔ اس میں انگریزی فونیمیات اور مارفیمیات کی اچھی تشریح کی گئی ہے اور توضیحی لسانیات کے مختلف شعبوں کی مبادیات اور منہج مطالعہ پر بھی سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ یہ کتاب ایچ اے گلیسن (جونیر) کا ترجمہ ہے اور نصابی ضرورت کے پیش نظر لکھی گئی ہے۔ یہ اردو والوں کے لیے بھی رہنمائی کا ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔

۴۴۔ **کتاب: لسانیات کے بنیادی اصول**

مصنف: ڈاکٹر اقتدار حسین خان

صفحات: ۱۶۸

پبلشر: ایجوکیشنل بک ہاؤس، مسلم یونی ورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ

سن طباعت: ۱۹۸۵ء

توضیح: یہ کتاب لسانیات کے خالص بنیادی مباحث پر مبنی ہے۔ اس کتب کا شمار اردو لسانیات کے بنیادی ماخذ میں کیا جاتا ہے۔ اس کتاب میں درج ذیل مندرجات ہیں: لسانیات کی ہے؟ صوتیات، فونیمیات، صرف، مارفونیمیات، نحو، تبادلی قواعد، تاریخی لسانیات۔ ان موضوعات کا جامع اور تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ آخر میں ان اصطلاحات کی ایک فہرست بھی دی گئی ہے جن کا استعمال مصنف نے زیر نظر کتاب میں کیا ہے۔

۴۵۔ **کتاب: لسانیات کیا ہے؟**

مصنف: ڈاکٹر نصیر احمد خان

صفحات: ۱۶۰

پبلشر: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، دہلی

سن طباعت: ۲۰۱۰ء

توضیح: ڈیوڈ کرسٹل کی کتاب کا ترجمہ ہے جس کا عنوان اگرچہ لسانیات کیا ہے رکھا گیا ہے لیکن اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ لسانیات کیا نہیں ہے؟ اس کے بعد یہ واضح کیا ہے کہ اس علم کے دائرے میں کون کون سے امور آتے ہیں۔

۴۶۔ **کتاب: لسانی مسائل ولطائف**

دلچسپ، فکر انگیز مضامین

مصنف: شان الحق حقی

صفحات: ۲۱۱

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

سن طباعت: ۱۹۹۶ء

توضیح: لسانیات، لغات، ترجمہ اور اصطلاحات جیسے موضوعات پر مبنی یہ کتاب تحقیقی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ لسانیات سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے یہ کتاب دل چپ بھی ہے اور معلوماتی بھی۔

۴۷۔ **کتاب: لسانیات اور تنقید**

مصنف: ڈاکٹر ناصر عباس نیّر

صفحات: ۲۷۳

پبلشر: پورب اکادمی، اسلام آباد

سن طباعت: ۲۰۰۸ء

توضیح: ڈاکٹر ناصر عباس صاحب کے مضامین کا مجموعہ ہے جس میں لسانیات اور تنقید سے متعلق نظری مضامین شامل ہیں۔ لسانیات اور تنقید سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے مفید کتاب ہے

۴۸۔ **کتاب: موسیقی، شاعری اور لسانیات**

مصنف: ڈاکٹر شفق سوپوری

صفحات: ۱۰۸

پبلشر: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی

سن طباعت: ۲۰۱۲ء

توضیح: موسیقی سے متعلق متنوع معلومات جیسے معنویت، عناصر ترکیبی، موسیقی کی ابتدا، موسیقی کی جمالیاتی قدر، ہندوستانی موسیقی اور مغربی موسیقی میں فرق کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ موسیقی اگرچہ مشکل موضوع ہے لیکن مصنف نے اسے سہل انداز میں لکھا ہے نیز موسیقی، شاعری اور لسانیات کے باہمی رشتے کو بھی واضح کیا ہے۔

۴۹۔ **کتاب: اردو کا صوتی نظام**

مصنف: ڈاکٹر محبوب عالم خان

صفحات: ۱۷۹

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

سن طباعت: ۱۹۹۷ء

توضیح: اردو کے صوتی نظام پر ایک جامع کتاب ہے۔ اس کتاب میں لسانی صوتیات کے طبیعیاتی اور سمعیاتی پہلوؤں سے زیادہ نطقیاتی پہلو نمایاں کیے گئے ہیں۔ کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ فصل اول صوتیاتی نظام کے تعارف پر مشتمل ہے، فصل دوم میں اردو صوتیے کی مختلف صورتوں پر بحث کی گئی ہے، فصل سوم اردو مصمتے کے بارے میں ہے اور

فصل چہارم میں اردو عروضیات کا مفصل تذکرہ ہے۔ آخر میں مفید ضمیمے ہیں جن میں اصطلاحات اور کتابیات شامل ہیں۔

۵۰۔ **کتاب: اُردو میں لسانی ولسانیاتی تحقیق (مختصر جائزہ)**

مصنف: ڈاکٹر الماس خانم

صفحات: ۲۱۶

پبلشر: سانجھ پبلی کیشنز، لاہور

سن طباعت: ۲۰۱۵ء

توضیح: فہرست مندرجات یوں ہے:۔

پیش لفظ از ڈاکٹر تبسم کاشمیری

حرف دروں از ڈاکٹر الماس خانم

۱۔ لسانی ولسانیاتی تحقیق۔۔۔ لسانیات کی تعریف

۲۔ ضرورت، اہمیت اور مقاصد ۳۔ لسانیات کی شاخیں

۴۔ اُردو کے آغاز وارتقا کے نظریات۔ بیسویں صدی میں اردو زبان کے ارتقا کے نظریات۔

۵۔ اردو لغت نویسی: مستشرقین کی خدمات، اہل ہند کی خدمات، جدید دور میں اردو لغت نویسی

۶۔ اردو قواعد نویسی: مستشرقین کی خدمات، اہل ہند کی خدمات، جدید دور میں اردو قواعد نویسی

۷۔ اردو اصطلاحات سازی: اداروں کی خدمات

۸۔ اردو رسم الخط ۹۔ اردو املا

۱۰۔ رموز اوقاف ۱۱۔ محاورات وضرب الامثال

۱۲۔علم لسانیات: جائزہ کتب (اُردو)

کتابیات

۵۱۔ **کتاب: اطلاقی لسانیات**

مصنف: پروفیسر مرزا خلیل احمد بیگ

صفحات: ۲۲۴

پبلشر: عبداللہ اکیڈمی، الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور

سن طباعت: ۲۰۲۱ء

توضیح: فہرست مندرجات یوں ہے:۔

۱۔اسلوبیات از مسعود حسین

۲۔ادبی تنقید اور اسلوبیات از گوپی چند نارنگ

۳۔اسلوبیاتی تنقید ایک مطالعہ از سیدہ جعفر

۴۔تنقید کا نیا منظر نامہ اسلوبیات کے حوالے سے از مرزا خلیل احمد بیگ

۵۔اقبال کی عملی شعریات۔۔۔صوتی آہنگ از مسعود حسین

۶۔اکبر الہ آبادی اور لغات مغربی ایک اسلوبی مطالعہ از مرزا خلیل احمد بیگ

۷۔تجزیہ کلامیہ مسائل ومباحث از مرزا خلیل احمد بیگ

۵۲۔ **کتاب: اُردو میں لسانی تحقیق و تدوین گزشتہ چند عشروں میں**

مصنف: ڈاکٹر رؤف پاریکھ

صفحات: ۱۶۲

پبلشر: اکیڈمی بازیافت، کراچی

سن طباعت: ۲۰۲۱ء

توضیح: فہرست مندرجات درج ذیل ہے:

۔تقدیم

۔اُردو زبان، اکیسویں صدی میں، صورت حال اور تقاضے

(الف) زبان کا عمومی استعمال اور اس کا معیار۔ ۱۔ تکنالوجی کا استعمال اور اردو۔ ۲۔ زبان کا گرتا ہوا معیار اور ذرائع ابلاغ۔ ۳۔ اردو ہندی تنازع اور "ہندوستانی" کا شگوفہ۔ ۴۔ اردو ذریعہ تعلیم۔ ۵۔ اردو بحیثیت سرکاری زبان

(ب) اُردو زبان سے متعلق تحقیقی، تنقیدی اور تدوینی کاوشیں۔ ۱۔ قواعد۔ ۲۔ لغت نویسی، لغات اور فرہنگیں، مترادفات کی لغات، دو لسانی لغات، کثر لسانی لغات، اصطلاحات کی فرہنگیں، ادبی متون کی فرہنگیں، ادبی اصطلاحات کی فرہنگیں، لغات معکوس، خواتین کی لغات، اردو کے علاقائی روپ کی لغات، عوامی الفاظ و محاورات کی لغات، خصوصی لغات، لفظیات، ضرب الامثال اور محاورات کی لغات اور فرہنگیں، تذکیر و تانیث کی لغات، لغت نویسی پر تحقیقی اور تنقیدی کام۔ ۳۔ لسانیات: اردو میں لسانی مباحث، پاکستان اور بھارت میں لسانیاتی اور صوتیاتی تحقیق، پاکستانی زبانوں سے اردو کا ربط باہم۔۔۔ بیرونی ممالک میں اردو کا فروغ، قومی زبان، اس کا نفاذ اور قومیت، قدیم اردو، رسائل میں لسانی مباحث۔ ۴۔ اردو زبان کے آغاز کے نظریات، لشکری زبان، دکن، سندھ، پنجاب اور دہلی میں اردو، ملتان میں اردو، برج بھاشا، پالی پراکرت اور کھڑی بولی، خالد حسن قادری کا نظریہ، انصار اللہ، خاطر غزنوی اور عین الحق فرید کوٹی کے نظریات، کچھ مزید نظریات۔ ۵۔ معیار اور صحت زبان۔ ۶۔ تحقیق الفاظ۔ اردو املا اور رسم الخط۔ ۸۔ ہندی اردو تنازع۔ ۹۔ بھارت میں اردو۔ ۱۰۔ بیان وبدیع و عروض و تلمیحات۔ ۱۱۔ اردو اصطلاحات۔ ۱۲۔ اردو کی تدریس اور اردو بطور ذریعہ تعلیم۔ ۱۳۔ لسانی جائزے۔ فہرست اسناد

۵۳۔ **کتاب: لسانیات اور زبان کی تشکیل**

مصنف: ڈاکٹر محمد اشرف کمال

صفحات: ۲۸۷

پبلشر: عبداللہ اکیڈمی لاہور

سن طباعت: ۲۰۱۸ء

توضیح: فہرست مندرجات درج ذیل ہے:۔

- حروف ابجد - الفاظ۔ لفظیات
- زبان کی قسمیں - زندہ اور مردہ زبانیں
- زبان۔۔۔ذریعہ ابلاغ ۔ زبان اور بولی میں فرق
- زبانوں کے خاندان - اردو پر دیگر زبانوں کے اثرات
- لسانیات - لسانیات اور سائنس
- تاریخی لسانیات - گرمس لا
- لسانی اصطلاحات

(صوت، صوتیہ، صوتیات، صوت اور صوتیہ میں فرق، اقلی جوڑا، حروف علت، غیر ملفوظ، سر اور اسر، حروف صحیحہ، منفوس، مصمتے، صوت رکنی، فونیمیات، بل، مارفییمیات، صرفیہ، تشکیلیہ، اشتقاقیات، معنیات، صرف، نحو، ادغام، اضافی عمل یا الحاقیہ، اضافی فقرہ، تحریر شناسی، صرفیہ اکائی، محل تلفیظ، ڈسکورس، تقلیب)

- ساختیات - پس ساختیات

ڈی ساسر، رولاں بارتھ، ژاک لاکاں، مشل فوکو، جولیا کرسٹیوا

- دریدا اور رد تشکیل
- اسلوبیات۔۔۔اسلوب کا لسانی مطالعہ
- زبان میں املا اور تلفظ کی اہمیت
- اردو کے لیے رومن رسم الخط

- چند ماہرین لسانیات

ڈاکٹر مسعود حسین خان، ڈاکٹر محی الدین قادری زور، ڈاکٹر شوکت سبز واری، ڈاکٹر گیان چند، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر وزیر آغا، ڈاکٹر فہیم اعظمی، ڈاکٹر محمد علی صدیقی

۵۴۔ **کتاب: اردو زبان کا لسانیاتی تجزیہ**

مصنف: شمشاد زیدی

صفحات: ۲۵۰

پبلشر: سٹی بک پوائنٹ، اردو بازار، کراچی

سن طباعت: س ن

توضیح: زیر نظر کتاب میں اُردو "صوتیاتی و فونیمیات" کا توضیحی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ آخری باب میں فونیمی۔ ہجائی مطابقت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب میں زیادہ تر لسانیاتی اصطلاحیں ترقی اردو بورڈ نئی دہلی کی "فرہنگ اصطلاحات لسانیات" سے لی گئی ہیں۔ ان اصطلاحوں کا انگریزی ترجمہ کتاب کے آخر میں دیا گیا ہے۔ فہرست مندرجات یہ ہے:۔

تعارف از مرزا خلیل احمد بیگ

پیش لفظ از شمشاد زیدی

مقدمہ از کلیم الٰہی امجد

باب اول: اُردو زبان۔ ایک تعارف

باب دوم: اردو زبان کا صوتیاتی تجزیہ

باب سوم: اردو زبان کا فونیمیاتی تجزیہ

باب چہارم: اُردو حروف تہجی

باب پنجم: اُردو رسم الخط

ضیمہ جات: ضیمہ نمبر ا: اُردو لسانیات: ایک تعارف

ضمیمہ نمبر ۲: صوتیات اور زبان کی ترکیبی اہمیت

فرہنگ اصطلاحات

کتابیات

۵۵۔ **کتاب: لسانیات کے بنیادی مباحث**

مصنف: رؤف پاریکھ

صفحات: ۲۵۶

پبلشر: سٹی بک پوائنٹ، لاہور

سن طباعت: ۲۰۲۱ء

توضیح: ابتدائی اور تعارفی نوعیت کے لسانیاتی مباحث سے متعلق انتہائی مفید کتاب ہے۔ لسانیات کے پیچیدہ مسائل یا ماہرین کی اختلافی آرا کو حسب ضرورت مختصر اور آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے البتہ تحقیق مزید کے لیے حواشی میں ماخذ کی نشان دہی کر دی گئی ہے۔ اس کتاب کی تسوید میں یقیناً انگریزی مصادر منابع سے بہت زیادہ مدد لی گئی ہے جن کے بار بار حوالے دیے گئے ہیں۔ اردو، دیگر پاکستانی زبانوں اور پاکستان کی مثالیں دے کر اس علم کا اطلاق ہمارے معاشرے پر کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے اور جہاں جہاں اردو یا دیگر پاکستانی زبانوں سے متعلق بات کی گئی ہے۔ وہاں بھی متعلقہ ماخذ کے حوالے دے دیے گئے ہیں۔ فہرست مضامین درج ذیل ہے:

۱۔ پس منظر (۱) زبان اور لسانیات

۲۔ پس منظر (۲): لسانی مطالعات کی تاریخ (ایک مختصر جائزہ)

۳۔ مارفیمیات (۱): مارفیم، مارفیمیات اور اردو

۴۔ مارفیمیات (۲): تعلیقیہ، مادہ، ساق اور اردو کے مارفیم

۵۔ معنویات (۱): معنی، نحو اور تداولیات

۶۔ معنویات (۲): لغوی معنویات اور معنوی رشتے

۷۔ صوتیات (۱): صوت اور صوتیہ

۸۔ صوتیات (۲) اصوات، مقام تلفیظ اور اندازِ تلفیظ

۹۔ فونیمیات (۱): اردو کے مصوتے اور مصمتے

۱۰۔ فونیمیات (۲): صوت رکن، صوت رکنی ساخت اور صوتیاتی حروف تہجی

۱۱۔ سماجی لسانیات (۱): زبان اور معاشرہ

۱۲۔ سماجی لسانیات (۲): کثیر لسانی معاشرہ اور زبان

۱۳۔ تاریخی لسانیات: زبانوں کے خاندان

۱۴۔ نفسیاتی لسانیات: ذہن اور زبان

۱۵۔ مآخذ

۵۶۔ **کتاب: لسانیات ایک تعارف**

مصنف: ڈاکٹر طارق رحمن / ترجمہ اصغر بشیر

صفحات: ۲۴۰

پبلشر: سٹی بک پوائنٹ، اردو بازار لاہور

سن طباعت: ۲۰۱۷ء

توضیح: یہ کتاب پاکستانی طلبہ کو لسانیات سے متعارف کرانے کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس کو سلیس، واضح اور تفصیلی انداز میں پیش کیا گیا ہے تا کہ لسانیات کے بنیادی تصورات کو بغیر کسی گزشتہ معلومات کے سمجھا جاسکے۔ اس کتاب میں ایسی زبان استعمال کی گئی ہے جیسی ایک استاد اپنے ہائی سکول یا انڈر گریجویٹ طلبا کے لیے استعمال کرتا ہے۔ یہ کتاب ایم اے کے طلبا کی ضرورت کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں مخصوص لسانیاتی نقطہ نظر کو

مد نظر رکھنے کے بجائے یونیورسٹی ضروریات کے مطابق نظریات کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فہرست مضامین درج ذیل ہے:

مترجم کی کہانی، دیباچہ، تعارف، لسانیات کی مختصر تاریخ، آوازوں کا مطالعہ، صوتی نمونوں کا مطالعہ، الفاظ کس طرح بنتے ہیں، معنی کا مطالعہ، چامسکی کے نظریات کا تعارف، تبادلی تخلیقی گرامر، گرامر کے بارے میں مزید، حاکمیت اور بانڈنگ تھیوری، یونیورسٹی گرامر، بشریاتی لسانیاتی، سماجی لسانیات، لسانی سیاست، زبان کی موت، تدریسی لسانیات، جنوبی ایشیا میں تحریر، حاصل کلام، ببلوگرافی اور مزید مطالعہ

ب: اشتقاقیات و معنیات

۱۔ **کتاب: نقوش سلیمانی**

مصنف: سید سلیمان ندوی

صفحات: ۳۸۰

پبلشر: اردو اکیڈمی سندھ، کراچی

سن طباعت: ۱۹۶۷ء

توضیح: اس کتاب میں اشتقاقیات کے ابتدائی نقوش ملتے ہیں۔ اس کتاب میں شامل تین مضامین میں اردو کے چند الفاظ کی ماہیت اور ماخذ سے بحث کی گئی ہے۔ دو مضامین "بعض پرانے لفظوں کی نئی تحقیق" کے عنوان سے ہیں جب کہ تیسرے مضمون کا عنوان "تہنید" ہے۔ پہلے دو مضامین میں ایسے الفاظ کی تحقیق کی ہے جن کا تعلق دوسری زبان ہے اور یہ الفاظ صوری اور معنیاتی تبدیلیوں کے بعد اردو میں رائج ہوئے۔ مصنف نے تحقیق الفاظ کے ضمن میں علمی انداز اختیار کیا ہے۔ اکثر معنیاتی اور صوری تبدیلیوں کی تحقیق کی ہے البتہ کہیں کہیں صوتی تبدیلیوں پر بھی توجہ دی ہے۔ کہیں کہیں قیاس سے بھی کام لیا ہے۔

"تہنید" میں ایسے الفاظ کی تحقیق کی ہے جو عربی، فارسی سے اردو میں داخل ہوئے اور اردو نے اپنے لسانی مزاج کے مطابق صوری اور صوتی تبدیلیوں کے بعد انھیں پنایا۔ وقت کے ساتھ ان الفاظ میں معنیاتی تبدیلیاں بھی رونما ہوئیں۔ الفاظ کی تحقیق میں سید سلیمان ندوی نے زیادہ تر توجہ معنیاتی تبدیلی پر مرکوز رکھی ہے۔ وہ ماہر لسانیات نہیں تھے اس لیے ان سے جدید اشتقاقیاتی اصول و قواعد کی توقع رکھنا مناسب نہیں۔ انھوں نے تحقیقی الفاظ میں قیاسات کا سہارا لینے کے بجائے علمی انداز اختیار کیا ہے جو لائق تحسین ہے۔ لسانیات کے طلبہ کے لیے یہ کتاب بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۲۔ **کتاب: الفاظ کا مزاج**

مصنف: غلام ربانی

صفحات: ۱۳۴

پبلشر: رابعہ بک ہاؤس اُردو بازار، لاہور

سن طباعت: ۱۹۶۹ء

توضیح: مصنف نے مختلف عنوانات کے تحت اُردو زبان اور اس کے مزاج کو سمجھنے کے لیے مفید بحثیں کی ہیں۔ مندرجات کی فہرست درج ذیل ہے:۔

الفاظ کا مزاج، اردو افعال، اردو شاعری میں تشبیہیں اور استعارے، کنبات اور شاعری، شاعری اور جغرافیہ، چند محاورے، روزمرہ، کہاوتیں، عبد الرحیم خانخانان کی ہندی شاعری، میر انیس کی فصاحت، ناسخ کی شاعری، اردو لغات

۳۔ **کتاب: پردہ اٹھادوں اگر چہرہ الفاظ سے۔۔۔۔**

مصنف: ڈاکٹر ف۔ عبد الرحیم

صفحات: ۱۵۷

پبلشر: فضلی بک سپر مارکیٹ اردو بازار، کراچی

سن طباعت: ۲۰۰۵ء

توضیح: "پردہ اٹھادوں اگر چہرہ الفاظ سے۔۔۔۔" لفظوں کے تاریخی اور لسانی مطالعے کے سلسلے کی ایک جدید علمی اور تحقیقی کاوش ہے۔ جس کا نقش اول دسمبر ۲۰۰۳ء میں انڈیا کے ایک شہر چینائی سے شائع ہوا۔ یہ کتاب طلبہ اور عام شائقین کے لیے مفید ہے۔ اس سے ان کے دلوں میں الفاظ کی تحقیق، لغوی، معروف اور اصطلاحی معنوں کے فرق، حالات زمانہ کے اثر سے معنوں میں تغیر و تبدل اور لفظوں کی اصل دریافت کرنے کا تجسس اور ذوق پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ **کتاب: سرگزشت الفاظ**

مصنف: احمد دین

صفحات: ۲۴۷

پبلشر: پورب اکادمی، اسلام آباد

سن طباعت: ۲۰۰۸ء

توضیح: مصنف نے اس کتاب کی تالیف میں Richard Chenevix Trench کی کتاب On The Study of Words سے استفادہ کیا ہے۔ مولوی احمد دین نے تحقیق الفاظ کے سلسلے میں لفظ کی صرف معنیاتی حیثیت کی توضیح کر کے ماخذ کا سراغ لگانے کی سعی کی ہے۔ اگرچہ "سرگزشت الفاظ" کے مباحث جدید اشتقاقیات کے سائنسی اصولوں پر تو پورے نہیں اترتے کیوں کہ اشتقاقیات میں لفظ کی تینوں سطحوں صوتی، صوری اور معنیاتی پر توجہ دینا لازمی ہے۔ تاہم مصنف نے تحقیق الفاظ میں قیاسات کا سہارا لینے کے بجائے علمی انداز اختیار کیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب اردو اشتقاقیات کی روایت میں اہم حیثیت کی حامل ہے۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے اردو میں لکھی جانے والی اس منفرد کتاب میں جس میں تقریباً ایک ہزار الفاظ کی اصل سے بحث کی گئی ہے جن میں سے بیشتر فارسی الاصل ہیں۔

پہلی فصل افتتاحیہ پر مشتمل ہے، جب کہ دوسری فصل الفاظ میں نازک خیالی، سوم: الفاظ میں اخلاق، چہارم: الفاظ میں تواریخ، پنجم: نئے الفاظ، ششم: مترادف الفاظ اور ہفتم: مدرس اور الفاظ پر مشتمل ہے۔

۵۔ **کتاب: اُردو کی اشتقاقی لغت (جریدہ شمارہ نمبر اکتیس)**

مصنف: ڈاکٹر سہیل بخاری

صفحات: ۷۴۶

پبلشر: شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی

سن طباعت: ۲۰۰۵ء

توضیح: زیر نظر لغت ڈاکٹر سہیل بخاری کی منفرد تالیف ہے۔ جو ۱۹۷۴ میں مکمل ہوئی لیکن ایک عرصے تک طباعت سے محروم رہی۔ ۱۹۷۶ میں ڈاکٹر صاحب کے کراچی میں سکونت اختیار کرنے پر انجمن ترقی اردو کے سیکریٹری پروفیسر جناب سید شبیر علی کاظمی صاحب کے توسط سے اس لغت کے نظر ثانی شدہ متن کا رسالہ "اردو" میں "اشتقاقی لغت" کے نام سے قسط وار اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اقساط کی اشاعت کے اختتام کے بعد اغلاط کی تصحیح اور نظر ثانی کے بعد کتابی صورت میں شمارہ اکتیس ۲۰۰۵ میں شائع ہوا۔

لسانی ارتقا اور اصلاحِ زبان

۶۔ **کتاب: اُردو میں شعری زبان کی اصلاح کی کوششیں (ایک جائزہ)**

مصنف: ڈاکٹر منظر اعظمی

صفحات: ۱۲۰

پبلشر: نشاط آفسٹ پریس ٹانڈہ فیض آباد (یو۔ پی)

سن طباعت: ۱۹۸۸ء

توضیح: اُردو خصوصاً شعری زبان کی اصلاح مرحلہ وار ہوئی ہے۔ مصنف نے بہت خوبصورتی سے زمانی ترتیب کے اعتبار سے شعری زبان کی اصلاح کی کوششوں کا ذکر کیا ہے۔

فہرست مضامین درج ذیل ہے:۔

- شعری زبان کی اصطلاح کا آغاز
- اصلاح زبان کی باقاعدہ کوششیں
- ناسخ اور اصلاح زبان
- دبستان ناسخ
- ناسخ کا شعری اسلوب
- عہد ناسخ میں تبدیلی زبان
- شاگردان ناسخ کی خدمات
- میر علی اوسط رشک
- شیخ امداد علی سحر
- نادر اور ان کی تلخیص معلا
- میر عشق اور اصلاح زبان
- صحت زبان اور متروکات کا مسئلہ
- صحت الفاظ اور استعمال عام
- بحث متروکات
- ہدایت منظوم
- ادبی معرکے اور لسانی چپقلش
- کتابیات

۷۔ **کتاب: اُردو زبان کا تاریخی و لسانی جائزہ (دکنی عہد سے بیسویں صدی تک)**

مقالہ نگار: شازیہ الیاس

صفحات: ۴۴۶

مخزونہ: نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

سن تکمیل: ۲۰۱۴ء

توضیح: اُردو زبان کی لسانی تدریج کے حوالے سے موضوع بہت اہم ہے۔ تاہم محققہ پوری طرح موضوع سے انصاف نہ کر سکیں۔ مقالے میں وہ گہرائی نہیں جو عنوان تقاضہ کرتا ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:

باب اوّل: دکنی دور کی اردو زبان کا جائزہ

باب دوم: ولی سے غالب تک اردو شاعری کا جائزہ

باب سوم: انشا سے غالب تک کی اردو نثر کا جائزہ

باب چہارم: فورٹ ولیم کالج کی نثر کا جائزہ

باب پنجم: سرسید اور ان کے رفقا کی اردو نثر کا جائزہ

باب ششم: بیسویں صدی میں اردو زبان کا جائزہ

باب ہفتم: مجموعی جائزہ

۸۔ **کتاب: اُردو میں اصلاح زبان کی روایت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ**

مقالہ نگار: محمد خلیق الزماں

صفحات: ۲۰۶

مخزونہ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

سن تکمیل: ۲۰۱۶ء

توضیح: محقق نے محنت سے اُردو میں اصلاح زبا کی روایت کا جائزہ لیا ہے۔ فہرست مندرجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مقدمہ

باب اوّل: اُردو کا ابتدائی زمانہ

باب دوم: اٹھارہویں صدی میں اصلاح زبان سے متعلق مسائل

الف) ایہام گوئی کی روایت

ب) ایہام گوئی کے رد عمل میں اصلاح زبان کی کوشش

باب سوم: انیسویں صدی میں اصلاح زبان کے مسائل

الف) دور انشا

ب) دور ناسخ

باب چہارم: اصلاح زبان سے متعلق اہم کتابوں کا تعارف

- نوادرالالفاظ از سراج الدین علی خاں آرزو
- دریائے لطافت از انشااللہ خاں انشا
- سرمایہ زبان اردو از سید ضامین علی جلال لکھنوی
- اصلاح زبان اردو از عشرت لکھنوی
- قواعد اُردو از مولوی عبد الحق

باب پنجم: بیسویں صدی میں لسانی اصلاح کی توسیع

محاکمہ

کتابیات

۹۔ **کتاب: تاریخ زبان اُردو**

مصنف: پروفیسر نصیر احمد خان

صفحات: ۳۲۵

پبلشر: ایچ ایس آفسیٹ پرنٹرس، دہلی

سن طباعت: ۲۰۱۶ء

توضیح: اُردو زبان کی تاریخ پر یہ نہایت وقیع کتاب ہے۔ جسے مصنف نے بہت محنت اور عرق ریزی سے تیار کیا ہے۔ ابواب کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

باب اوّل: ہندستان کی مشترکہ تہذیب کا منظر نامہ اور اردو

باب دوم: ہندستانی کالسانی پس منظر اور اُردو

باب سوم: اُردو زبان کا ارتقا

باب چہارم: معاملات، مقدمات، مفروضات

ضمیمہ

کتابیات

ج: اُردو اور دیگر زبانوں کے لسانی روابط

۱۰۔ **کتاب: سخن دان فارس**

مصنف: محمد حسین آزاد

صفحات: ۴۲۶

پبلشر: مطبع مفید عام، لاہور

سن طباعت: ۱۹۰۷ء

توضیح اگرچہ اس کتاب کا براہ راست موضوع لسانیات نہیں ہے تاہم اس کتاب میں اردو اور فارسی کے لسانی رشتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس میں فارسی زبان کے متعلق ایسے مباحث ہیں جن کا براہ راست تعلق اردو زبان و ادب سے ہے۔ تقابلی لسانیات کے ضمن میں اردو میں یہ مباحث نقش اوّل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۱۱۔ **کتاب: پنجاب میں اردو**

مصنف: حافظ محمود شیرانی

صفحات: ۲۸۷

پبلشر: قومی کونسل برائے فروغ زبان اردو، نئی دہلی

سن طباعت: ۲۰۰۵ء

توضیح: لسانیاتی تحقیق پر لکھی گئی اہم کتاب ہے۔ اگرچہ یہ ایک متنازع موضوع ہے کہ اردو کا اصل مولد کون سا علاقہ ہے لیکن فاضل محقق نے اردو اور پنجابی دونوں زبانوں سے متعلق نہایت اہم پہلوؤں سے بحث کی۔ لسانی مماثلتوں مفید اور دل چسپ معلومات کے ذریعے موضوع کو ثابت کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور اپنے گہرے مطالعے اور ٹھوس تحقیقی بنیادوں پر یہ نظریہ قائم کیا ہے کہ پنجاب میں ہی اردو زبان کی ابتدا ہوئی ہے۔

د: سماجی لسانیات

۱۔ کتاب: لغات النساء

مصنف: مولوی سیّد احمد دہلوی

صفحات: ۳۰۲

پبلشر: نول کشور دہلی

سن طباعت: ۱۹۱۷ء

توضیح: اس لغت میں دہلی کی بیگموں، قلعۂ معلی کی شہزادیوں، عام شریف خاتونوں، متوسط الناس مستورات، ہندو لیڈیوں، کتب، تعلیمات، زنانہ کے جدید و قدیم لغات، محاورات، خاص خاص رمز و کنایات وضرب الامثال کا گنجینہ، تاریخی معلوماتِ زبان کا دفینہ، قابلِ اصلاح زنانہ توہمات وعقائد نسواں کا جزو کل مجموعہ تعداداً قلمبند چار ہزار اکہتر الفاظ و مصطلحات کا خزانہ و ذخیرہ موجود ہے۔ اس لغت کے دیباچہ میں مؤلف نے اس کا سبب

تدوین بیان کیا ہے۔ مولوی صاحب عورتوں کی زبان اور اُن کی استعمال سے بخوبی واقف تھے جس کے ثبوت میں اُن کی دیگر کتب اخلاق النسا، تحریر النسا، طبعی تعلیم اور رسوم دہلی وغیرہ پیش کی جاسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب نے اس لغت پر تقاریظ سے فقرات بطور اقتباس پیش کیے ہیں۔ یہ مختصر لغت ہے، جس میں ستر فیصد مواد تقاریظ کے حوالے سے سامنے آتا ہے۔

صاحبِ لغت نے تفہیم لغت کے لیے "رموزِ لغات النسا" کے عنوان کے تحت ضروری اشارے اور رموز بیان کر دیے ہیں۔ جن کی مدد سے لغت کی تفہیم با آسانی ہو جائے۔ اس لغت کا آغاز الف کی ہجائی ترتیب سے ہوتا یہ مگر اس میں الف ممدودہ یا الف مقصورہ ہر دو میں سے کسی کو ترجیح نہیں دی گئی الفاظ و مرکبات ملی جلی صورت میں سامنے آتے آغازِ لغت الف مقصورہ سے ہے تو اُس کے بعد الف ممدودہ سے الفاظ درج ہیں اور اُس کے بعد پھر الف مقصورہ کے تحت الفاظ آ جاتے ہیں جیسے آبادی کے بعد اُبالا پھر اُبٹنا کے بعد آبرو وغیرہ۔ اس کی طرح اور بھی بہت سے الفاظ ایسے ہیں جن میں ہجائی ترتیب کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا۔

اس لغت میں صاحبِ لغت نے انتخابِ الفاظ کے ایک دلچسپ پہلو یہ نکالا ہے کہ ایک خاص طور کے الفاظ، محاورات، ضرب الامثال، مصطلحات، مرکبات اور کہاوتوں کو اکٹھا کر دیا ہے یہ خاص طرز اور قسمِ الفاظ و مرکبات عورتوں سے متعلق ہیں۔ اس کی دلچسپی اور عجیب و غریب ہونے کا پہلو عورتوں سے خاص اس کی نسبت ہے۔ اس نسبت کے تحت اردو میں ایک اور لغت اسی نام سے وحیدہ نسیم کی بھی ہے مگر یہ لغت بھی اپنی اہمیت اور مقام کے حوالے سے کسی طور کم نہیں۔ اس لغت میں صاحب لغت نے اندراج الفاظ کے لیے دو کالمی صفحہ استعمال کیا ہے اور ہر کام میں الفاظ اور ان کے معانی و مفہوم درج کر دیا ہے۔ اندراجِ الفاظ میں یہ جلی حروف سے کام لیا گیا ہے۔ تمام الفاظ مرکبات، محاورات، ضرب

الامثال وغیرہ جلی حروف میں حاشیہ کے ساتھ لکھ دیے گئے ہیں۔ ترتیب الفاظ و مرکبات یہ ہے کہ پہلے لفظ درج کیا گیا ہے۔ اُس کے بعد ختمہ کی علامت استعمال کر کے آگے اُس کے معانی، مفہوم اور تفصیل درج کر دی گئی ہے۔

صاحبِ لغت نے بنیادی اور ثانوی الفاظ میں فرق یہ رکھا ہے کہ بنیادی الفاظ زیادہ واضح انداز میں جلی حروف میں درج کیے ہیں۔ جب کہ ثانوی الفاظ و مرکبات کو اُن سے ذرا خفی حروف میں حاشیہ سے ہٹا کر لکھا ہے۔ اس کے علاوہ الفاظ و مرکبات کے معانی میں دو طرح کے انداز میرے مطالعہ سے گزرے ہیں۔ پہلے کے تحت صرف معروف معانی اور وضاحت کر دی گئی ہے جب کہ اکثر الفاظ و مرکبات کے ذیل میں تفصیل سے کام لیا ہے۔ اس تفصیلی انداز میں اکثر الفاظ و مرکبات کی وضاحت کے ضمن میں مختلف معانی بھی دیے گئے ہیں۔

اس لغت میں جہاں کوئی کہاوت درج کی ہے وہاں اُس کے سامنے قوسین میں ''کہاوت'' لکھ دیا ہے۔

صاحبِ لغت نے اس لغت میں شعری و نثری مثالوں کا حوالہ اور سند نہیں پیش کی کہاوتوں کا محاورات، ضرب الامثال کی وضاحت کے لے اگرچہ تفصیل سے کام لیا ہے مگر ان کی تفہیم کے لیے اسناد مہیا نہیں کی۔

اس لغت میں اشتقاقی زبان کے حوالے سے بھی معلومات اور اشارات درج نہیں تذکیر و تانیث کے علاوہ الفاظ و مرکبات پر تلفظ کا اہتمام بھی کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اِعراب اور تلفظ کا اہتمام بھی مکمل نہیں ہے۔

۲۔ کتاب: لغات الخواتین

مصنف: مولوی سید امجد علی اشہری

صفحات: ۳۱۸

پبلشر: خادم التعلیم سٹیم پریس لاہور

سن طباعت: ۱۹۷۰ء

یہ لغت اپنی دلچسپی اس حوالے سے رکھتی ہے کہ اس میں الفاظ کا انتخاب ایک خاص نقطۂ نظر کے تحت کیا گیا ہے۔ اس میں عورتوں کے محاوات، روزمرہ بول چال کے الفاظ اور اُن مخصوص الفاظ کو شامل کیا گیا ہے جو عورتوں سے متعلق ہیں۔ یہ ایک عجیب لغت ہے جس میں زنانہ بول چال کے الفاظ کو جمع کیا گیا ہے۔

اس لغت میں صاحبِ لغت نے حروفِ تہجی کی ترتیب کے تحت الفاظ، محاورات اور اصطلاحات جمع کی ہیں۔ انتخاب الفاظ میں صاحبِ لغت نے الفاظ کی جمع بندی کے لیے ہندوستان کے مسلمان خصوصاً شریف خاندانوں کی عورتوں اور شہر کی بیگمات اور قابلِ تقلید خواتین کا روزمرہ اور ان کے بول چال کا حصہ جو مردوں سے جداگانہ قسم کا پایا جاتا ہے، ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔

اس لغت میں اندراجِ الفاظ کے لیے دو کالمی صفحہ استعمال کرنے کی بجائے پورا صفحہ استعمال کیا ہے۔ اندراج الفاظ کا یہ سلسلہ ہجائی حروف میں الف مقصورہ اور الف ممدودہ دونوں میں سے ملی جلی ترتیب سے شروع کیا ہے۔ پہلے الفاظ الف مقصورہ کے تحت درج ہیں پھر الف ممدودہ اور اُن کے بعد پھر الف مقصورہ کی ترتیب سے ہے۔ اس لغت میں صاحبِ لغت نے یہ ترتیب اختیار کی ہے کہ پہلے جلی حروف میں حاشیہ کے ساتھ الفاظ، مرکبات، محاورات، تراکیب، کہاوتیں اور ضرب الامثال درج کی ہیں اور پھر ختمہ کی علامت استعمال کر کے اُس کے سامنے اُن کے معنی، مفہوم اور وضاحت درج کی گئی ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

"تلوانہ ٹکنا۔ ایک جگہ جم کر نہ بیٹھنا۔ ماماں کی بیٹی کا تلوا نہیں ٹکتا۔
تلوؤں تلے میٹنا۔ پامال کرنا۔ روندنا۔ رحیمن میرے بچے کو کوستی تھی اُسے تلوؤں تلے میٹوں۔
تلوؤں سے آگ لگنا۔ نہایت غصہ ہونا، بی ہمسائی کی بات سن کر میرے تلوؤں سے آگ لگ گئی۔
تلوؤں سے لگنا۔ حسد یا رشک ہونا۔ خانم صاحب نے جب سے میاں کے دوسرے نکاح کی خبر سنی ہے تلوؤں سے لگ رہی ہے۔"(۲۳۹)

صاحب لغت نے اس لغت کی دلچسپی میں ایک پہلو یہ بھی پیش کیا ہے الفاظ و مرکبات کی وضاحت کے اُن کے معانی درج کرنے کے بعد اُن سے جملے بھی بنائے ہیں اور اُنھیں فقرات میں استعمال کر کے بھی وضاحت کر دی ہے۔ یہ وضاحتی عمل پوری لغت میں نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی قسم کی کوئی وضاحت نہیں ملتی۔ اس لغت میں فقرات اور جملوں کے ذریعے وضاحتی انداز کی مثال ملاحظہ ہو:

"کتابی چہرہ۔ لمبا چہرہ۔ خورشید بیگم کا چہرہ کتابی ہے۔
کتر بیونت۔ کاٹ چھانٹ۔ تراش خراش۔ خانم صاحب کو کتر بیونت خوب آتی ہے۔
کتنے پانی میں ہے۔ کس قدر حوصلہ ہے بیگم صاحب کہتی تھیں کہ میں تو دیکھوں آمنہ بیگم کتنے پانی میں ہے۔"(۲۴۰)

صاحبِ لغت نے اس لغت میں شعری و نثری مثالوں کا کہیں کوئی حوالہ درج نہیں کیا اور سند سے کام نہیں لیا۔ عموماً لغت نویس ادبا اور شعرا کے کلام سے مثالیں پیش کر

کے اپنی لغت میں سند فراہم کرتے ہیں۔ اس لغت میں الفاظ کی اشتقاقی حیثیت کے حوالے سے کوئی تفصیل یا اشارات فراہم نہیں کیے۔ اس کے علاوہ الفاظ کی صرفی حیثیت اور قواعدی حیثیت کے حوالے سے بھی کوئی معلومات فراہم نہیں کیں۔

اُردو لغات کی صف میں یہ لغت دلچسپ اور عجیب لغت کے طور پر اپنی الگ حیثیت کی حامل ہے۔ اس لغت میں عورتوں اور بیگمات کے الفاظ و محاورات درج کر کے صاحبِ لغت نے ایک خاص طرزِ لغت پیش کی ہے۔

۳۔ **لغات النساء**

لغات النساء کے مؤلف صاحب فرہنگِ آصفیہ مولوی سیّد احمد دہلوی ہیں۔ یہ لغت ۱۹۱۷ء میں مطبع نول کشور سے شائع ہوئی۔ اس لغت میں دہلی کی بیگموں، قلعۂ معلی کی شہزادیوں، عام شریف خاتونوں، متوسط الناس مستورات، ہندو لیڈیوں، کتب، تعلیمات، زنانہ کے جدید و قدیم لغات، محاورات، خاص خاص رمز و کنایات و ضرب الامثال کا گنجینہ، تاریخی معلوماتِ زبان کا دفینہ، قابلِ اصلاح زنانہ توہمات و عقائد نسواں کا جزو کل مجموعہ تعداداً قلمبند چار ہزار اکہتر الفاظ و مصطلحات کا خزانہ و ذخیرہ موجود ہے۔ اس لغت کے دیباچہ میں مؤلف نے اس کا سبب تدوین بیان کیا ہے۔ مولوی صاحب عورتوں کی زبان اور اُن کی استعمال سے بخوبی واقف تھے جس کے ثبوت میں اُن کی دیگر کتب اخلاق النسا، تحریر النسا، طبیعی تعلیم اور رسوم دہلی وغیرہ پیش کی جاسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ مولوی صاحب نے اس لغت پر تقاریظ سے فقرات بطور اقتباس پیش کیے ہیں۔ یہ مختصر لغت ۳۰۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں ستر فیصد مواد تقاریظ کے حوالے سے سامنے آتا ہے۔

صاحبِ لغت نے تفہیم لغت کے لیے ''رموزِ لغات النسا'' کے عنوان کے تحت ضروری اشارے اور رموز بیان کر دیے ہیں۔ جن کی مدد سے لغت کی تفہیم با آسانی ہو جائے۔ اس لغت کا آغاز الف کی ہجائی ترتیب سے ہوتا یہ مگر اس میں الف ممدودہ یا الف

مقصورہ ہر دو میں سے کسی کو ترجیح نہیں دی گئی الفاظ و مرکبات ملی جلی صورت میں سامنے آتے آغازِ لغت الف مقصورہ سے ہے تو اُس کے بعد الف ممدودہ سے الفاظ درج ہیں اور اُس کے بعد پھر الف مقصورہ کے تحت الفاظ آ جاتے ہیں جیسے آبادی کے بعد اُبالا پھر اُبٹنا کے بعد آبرو وغیرہ۔ اس کی طرح اور بھی بہت سے الفاظ ایسے ہیں جن میں ہجائی ترتیب کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا۔ مثال ملاحظہ ہو:

> "اَبلا پری۔ نازک اندام۔ خوبصورت عورت (طنزاً بولتے ہیں)
>
> آبلا گلے پڑ نہیں پڑتی تو بھی پڑ۔ لڑاک اور جھگڑالو عورت کی نسبت بولتے ہیں جو خواہ مخواہ سر ہوتی اور لڑائی مول بستی لیتی پھرتی ہو۔
>
> اُبلنا۔ (۱) جوش ہونا (۲) بباعثِ افزونی گنجائش سے زیادہ ہو جانا۔ پھٹ پڑنا۔ (۳) دولت یااولاد پر مغرور ہونا۔ آپے سے باہر ہونا۔ (۴) وافر ہونا۔ بہتا تسی ہونا۔ اظہارِ کثرت کے واسطے بولتی ہیں۔۔۔" (۲۴۱)

اس لغت میں صاحبِ لغت نے انتخابِ الفاظ کے ایک دلچسپ پہلو یہ نکالا ہے کہ ایک خاص طور کے الفاظ، محاورات، ضرب الامثال، مصطلحات، مرکبات اور کہاوتوں کو اکٹھا کر دیا ہے یہ خاص طرز اور قسمِ الفاظ و مرکبات عورتوں سے متعلق ہیں۔ اس کی دلچسپی اور عجیب و غریب ہونے کا پہلو عورتوں سے خاص اس کی نسبت ہے۔ اس نسبت کے تحت اردو میں ایک اور لغت اسی نام سے وحیدہ نسیم کی بھی ہے مگر یہ لغت بھی اپنی اہمیت اور مقام کے حوالے سے کسی طور کم نہیں۔ اس لغت میں صاحب لغت نے اندراج الفاظ کے لیے دو کالمی صفحہ استعمال کیا ہے اور ہر کام میں الفاظ اور ان کے معانی و مفہوم درج کر دیا ہے۔

اندراجِ الفاظ میں یہ جلی حروف سے کام لیا گیا ہے۔ تمام الفاظ مرکبات، محاورات، ضرب الامثال وغیرہ جلی حروف میں حاشیہ کے ساتھ لکھ دیے گئے ہیں۔ ترتیب الفاظ و مرکبات یہ ہے کہ پہلے لفظ درج کیا گیا ہے۔ اُس کے بعد ختمہ کی علامت استعمال کر کے آگے اُس کے معانی، مفہوم اور تفصیل درج کر دی گئی ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

''بُلاق۔ منکا۔ ایک زیور کا نام ہے جو دیوار بینی میں پہنتے
ہیں + کانچ کا لمبوترہ موتی جو بچوں کی ناک میں عورتیں اِس
غرض سے ڈالتی ہیں کہ ہمارے اور بچوں کی طرح یہ بھی نہ
مر جائے۔''(۲۴۲)

صاحبِ لغت نے بنیادی اور ثانوی الفاظ میں فرق یہ رکھا ہے کہ بنیادی الفاظ زیادہ واضح انداز میں جلی حروف میں درج کیے ہیں۔ جب کہ ثانوی الفاظ و مرکبات کو اُن سے ذرا خفی حروف میں حاشیہ سے ہٹا کر لکھا ہے۔ اس کے علاوہ الفاظ و مرکبات کے معانی میں دو طرح کے انداز میرے مطالعہ سے گزرے ہیں۔ پہلے کے تحت صرف معروف معانی اور وضاحت کر دی گئی ہے جب کہ اکثر الفاظ و مرکبات کے ذیل میں تفصیل سے کام لیا ہے۔ اس تفصیلی انداز میں اکثر الفاظ و مرکبات کی وضاحت کے ضمن میں مختلف معانی بھی دیے گئے ہیں۔ اگر کوئی لفظ ایک سے زائد معانی رکھتا ہے تو صاحبِ لغت نے اُس لفظ کی وضاحت میں تمام مختلف معانی درج کر دیے ہیں۔ مثال ملاحظہ ہو:

''جوڑا۔ (۱) جُفت۔ زوج۔ دو (۲) ہم جولی۔ ساتھی۔ رفیق۔
ہمراہی۔ ہم صحبت (۷) پوری پوشاک۔ لباس۔ پیراہن
جیسے کپڑوں کا جوڑا (۸) جُفتِ پا۔ جوتہ۔ پاپوش (۹)
خلعت۔''(۲۴۳)

اس لغت میں جہاں کوئی کہاوت درج کی ہے وہاں اُس کے سامنے قوسین میں ''کہاوت'' لکھ دیا ہے مگر میرے خیال میں یہ عمل انصاف سے دور ہے کیوں کہ اگر کہاوتوں کے حوالے سے اشارہ دیا گیا ہے تو محاورات اور ضرب الامثال کے حوالے سے بھی یہ طرز اختیار کرنی چاہیے تھی یا کہاوتوں کے ضمن میں بھی اشارہ نہ کیا جاتا ہے۔ صاحب لغت نے ایسا طریقہ اکثر مقامات پر اپنایا ہے جس کے حوالے سے مثال ملاحظہ ہو:

> ''کانڑی کو کون سرا ہے کانڑی کا باوا۔ (کہاوت) اپنے کو اپنی بری چیز بھی اچھی معلوم ہوتی ہے اور غیر کو دوسرے کی اچھی چیز میں بھی کلام ہوتا ہے۔ محبت کے سبب عیب بھی ہنر معلوم ہوتا ہے۔''(۲۴۴)

صاحبِ لغت نے اس لغت میں شعری و نثری مثالوں کا حوالہ اور سند نہیں پیش کی کہاوتوں کا محاورات، ضرب الامثال کی وضاحت کے لے اگرچہ تفصیل سے کام لیا ہے مگر ان کی تفہیم کے لیے اسناد مہیا نہیں کی۔

اس لغت میں اشتقاقی زبان کے حوالے سے بھی معلومات اور اشارات درج نہیں تذکیر و تانیث کے علاوہ الفاظ و مرکبات پر تلفظ کا اہتمام بھی کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اِعراب اور تلفظ کا اہتمام بھی مکمل نہیں ہے۔

حوالہ جات

۴۔ کتاب: لغات النساء
مصنف: وحیدہ نسیم
صفحات: ۱۴۵
پبلشر: نعمانی پریس دہلی
سن طباعت: ۱۹۸۷ء

لغات النساء کی مؤلفہ وحیدہ نسیم ہیں۔ یہ لغت ۱۴۵ صفحات پر مشتمل ہے جو ۱۹۸۷ء میں نعمانی پریس دہلی سے شائع ہوئی۔ اس لغت کا تعارف پروفیسر محمد ایوب قادری نے لکھا ہے۔ اس تعارف میں مؤلفہ کے حالاتِ زندگی، خاندانی پس منظر، علمی و ادبی خدمات اور اُن کی شاعری کے حوالے سے بنیادی معلومات فراہم کی ہیں۔ ان کا تعارف کرواتے ہوئے محمد ایوب قادری لکھتے ہیں:

> "وحیدہ نسیم ملک کی مشہور شاعرہ، افسانہ نگار اور ناول نویس ہیں۔ انھوں نے خاموشی سے اُردو ادب کے میدان میں قابلِ ذکر خدمات انجام دی ہیں۔ وہ ایک علمی اور تہذیبی خانوادہ کی رکن ہیں۔ تصوف اور علم و ادب کی روایات ان کے خاندان میں متواتر رہی ہیں۔"(۲۴۵)

یہ مختصر لغت اُن تمام کہاوتوں اور محاوروں کی لغت ہے جو روز مرہ بول چال میں ہندوستانی خواتین استعمال کرتی ہیں۔ اُردو زبان کی دلچسپ اور عجیب لغات میں یہ لغت ایک خاص اضافہ ہے جس میں مؤلفہ نے ایک خاص نقطۂ نظر کے تحت الفاظ کی جمع بندی کا عمل اختیار کیا اور ایک خاص ذخیرۂ الفاظ قارئین ادب کے مطالعے کے لیے مہیا کر دیا۔

اس لغت میں کہاوتوں اور محاوروں کے اندراج میں مؤلفہ نے یہ طرز اپنائی ہے کہ ہر صفحہ مکمل استعمال کرتے ہو جلی حروف میں حاشیہ کے ساتھ کہاوت اور محاورہ درج کیا ہے اور اس کے سامنے تفصیلیہ کی علامت لگا کر اُس کا استعمال اور اس کی وضاحت کر دی ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

"آس سے ہونا: امید سے ہونا، حاملہ ہونا، عورتیں شرم کی وجہ سے حاملہ کا لفظ منہ سے نہیں کہتی تھیں۔

آس اولاد والی: صاحب اولاد عورت جس کے یہاں ابھی بچے پیدا ہو رہے ہوں۔ اے بہن تم آس اولاد والی ہو کر جھوٹ نہ بولو۔

آسمان پر اڑنا: غرور اور شیخی میں زمین پر پاؤں نہ دھرنا، کسی کو خاطر میں نہ لانا۔"(۲۴۶)

اس لغت میں اندراج الفاظ میں بنیادی تراکیب کے نیچے خالی جگہ چھوڑی گئی ہے تاکہ الفاظ کی تبدیلی کی وضاحت ہو سکے اور جہاں ایک محاورہ اور کہاوت کی تفصیل ختم ہو جاتی ہے وہاں سے دوسرے کو الگ کیا جا سکے جیسا کہ اوپر درج مثال میں دیکھا جا سکتا۔ اس لغت میں ایک انداز یہ بھی ملتا ہے کہ مؤلفہ نے کہاوتوں اور محاورات کی وضاحت کے لیے اشعار سے بھی مدد لی ہے اور جہاں وضاحت کے لیے شعر کی ضرورت محسوس کی ہے۔ درج کر دیا ہے۔ محاورات کی وضاحت میں شعری مثال ملاحظہ ہو:

"تہہ دلی سے نبھنا: سکون و اطمینان سے بیٹھنا۔

تہہ دلی سے تو بیٹھ لے انسان

پوچھ لینا پھر اس کا نام و نشان

تہاتہی رکھنا: تہہ بہ تہہ رکھنا، کمال حفاظت
سے رکھنا۔
تھتکارنا: تھو تھو کرنا۔
وہ بڑا روگ ہے یہ عشق کے تھتکارتے ہیں
کان سے جو سنتا ہے اس آزار کا نام" (۲۴۷)

شعری مثالوں کے اندراج میں بعض اوقات شعرا کے نام بھی لکھ دیے ہیں اور بعض اشعار میں اُن کے شاعر کا نام درج نہیں کیا گیا۔ اس لغت میں دیگر لغات کی طرح الفاظ ہجائی ترتیب میں الف ممدودہ کی ترتیب سے ہیں۔ اس لغت میں محاورات کی تعداد زیادہ ہے جب کہ کہاوتوں کی تعداد اُن کی نسبت کہیں کم ہے۔ اس کے علاوہ اس لغت میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ محاورات اور کہاوتوں کی اصل زبان کا کوئی اشارہ درج نہیں کیا گیا کہ کوئی محاورہ کس زبان سے اردو میں مستعمل ہوا یا کسی کہاوت کی اصل زبان کون سی ہے۔ اس کے علاوہ بعض مقامات پر اختصار سے کام لیا گیا ہے اور بعض مقامات پر تفصیل سے کام لیا گیا اور اکثر مقامات پر تفصیل کے تحت شعری مثالیں بھی درج کر دی گئی ہیں۔ اختصار کی مثال ملاحظہ ہو:

"لڑکا بالا: بال بچہ
بڑھیانا: تبجپی کر کے دہرانا
لستگا: تعلق واسطہ، دم چھلا
لشکر والا: بادشاہ
لکھا پڑھی: پکا کاغذ، نوشہ۔" (۲۴۸)

یہ لغت خواتین دہلوی کے روزمرہ، محاورات اور خاص زبان کو پیش کرتی ہے جس میں خواتین کے محاورات کے محاورات اور کہاوتیں خاص دلچسپ انداز میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔

۲۴۲۔ احمد دہلوی، سیّد، لغات النساء، لکھنؤ: مطبع نول کشور، ۱۹۱۷ء، ص ۱۴

۲۴۳۔ ایضاً، ص ۸۶

۲۴۴۔ ایضاً، ص ۱۵۰

۲۴۵۔ ایضاً، ص ۲۳۰

۲۴۶۔ وحیدہ نسیم، لغات النساء، دہلی: نعمانی پریس، ۱۹۸۷ء، ص ۵

۲۴۷۔ ایضاً، ص ۱۲

۲۴۸۔ ایضاً، ص ۶۵

۲۴۹۔ ایضاً، ص ۱۲۷

۵۔ **کتاب: عورت اور اردو زبان**

مصنف: وحیدہ نسیم

صفحات: ۱۷۱

پبلشر: تاج پبلشنگ ہاوس، دہلی

سن طباعت: ۱۹۶۴ء

توضیح: وحیدہ نسیم کی یہ کتاب اپنے موضوع پر نہایت اہم تصنیف ہے۔ جسے مصنفہ نے بڑی عرق ریزی اور دیدہ وری سے مرتب کیا ہے۔ فہرست مضامین یہ ہے: زبان مادری کیوں

کہلاتی ہے؟، عورت اور اردو کی ابتدا، عورتوں کی زبان مغلیہ دور میں، عورتوں کی زبان مغلیہ دور کے بعد، عورت کے ایجاد کردہ الفاظ، الفاظ کی تراش خراش، عورتوں کی زبان پر معاشرت کا اثر، عورتوں کی زبان میں طنز ومزاح، عورتوں کی زبان میں اظہار جذبات، عورتوں کی زبان میں زور بیان، عورتوں کا حساب کتاب، سنگھار، زیورات لباس، لغت۔

۶۔ **کتاب: اُردو زبان کی تمدنی اہمیت**

مصنف: عبد الرزاق قریشی

صفحات: ۲۲۶

پبلشر: دارالنور ادر اُردو بازار، لاہور

سن طباعت: ۲۰۱۷ء

توضیح؛ یہ کتاب اس سے قبل دارالمصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ سے چھپ چکی ہے۔ دیباچہ طبع جدید پر ۲۰۱۵ء کا سن درج ہے۔ پیش لفظ کو نہ جانے کیوں کتاب سے غائب کر دیا گیا ہے۔ تاہم تمدنی حوالے سے زبان کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ مصنف نے بہت عرق ریزی سے ہر عنوان کے تحت متعدد ذیلی سرخیاں بنا کر الفاظ ومرکبات اور اصطلاحات کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا ہے۔ فہرست عنوانات یہ ہے:

۱۔ امور مملکت　　۲۔ زراعت وتجارت
۳۔ آداب ومعاشرت　　۴۔ خوردونوش
۵۔ لباس　　۶۔ زیور
۷۔ مکان　　۸۔ سواریاں
۹۔ رسم ورواج　　۱۰۔ شادی بیاہ کی رسمیں
۱۱۔ توہمات کی بنیاد پر رسمیں　　۱۲۔ تہوار اور جشن وغیرہ
۱۳۔ فنون حرب اور کھیل تماشا وغیرہ　　۱۴۔ اُردو زبان کی چند مزید خصوصیات

(مثال کے طور پر شستہ الفاظ کا استعمال، اجتماعات کے لیے خاص الفاظ، بعض اصناف انسانی کے رہنے کے خاص مقامات کا نام، چوری، ڈکیتی، ٹھگی وغیرہ کی اصطلاحات، تاریخی اہمیت کے الفاظ پیشہ اور فن کی نسبت سے نام، اردو میں انگریزی، لاطینی، انگریزی ڈچ، جرمن، اطالوی، اسپینی وغیرہ کے الفاظ)

۷۔ **کتاب: لسانیات تا سماجی لسانیات**

مصنف: ڈاکٹر قاسم بگھیو

صفحات: ۲۱۴

پبلشر: فکشن ہاؤس، لاہور

سن طباعت: ۲۰۱۹ء

توضیح: لسانیات اپنے وسیع مفہوم میں سماجی علم ہے اور زبان سماجی تشکیل کا ذریعہ ہے۔ لسانیات اس تشکیل کی نوعیت اور اس میں کارفرما قوانین اور اس کے ارتقا کا مطالعہ کرتی ہے۔ ہر چند لسانیات دیگر سماجی علوم کے مقابلے میں کم عمر سہی لیکن اس کے سائنسی و علمی طریق کی بدولت مستقبل میں اس کے معیارات اور پیمانے زبانوں کو انسانی تعلقات میں نئی مرکزیت اور اہمیت دلا سکیں گے۔ آج کی دنیا میں جدید مواصلاتی دور (Commemoration age) کے باعث سماجی لغتیات تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ ایسے میں لسانیات کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔

اس کتاب کے مصنف "ڈاکٹر محمد قاسم بھگیو" نے برطانیہ کی ایک اہم جامعہ "یونیورسٹی آف ایسکس "(University of Essex) سے ۱۹۹۴ء میں "زبان اور لسانیات" میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

۸۔ مصطلحاتِ ٹھگی

مولف: علی اکبر الٰہ آبادی

صفحات: -------

پبلشر: انجمن ترقی اردو (ہند) نئی دہلی

سن طباعت: ۲۰۰۲ء

مُصطلَحات ٹھگی کے ہیں جب کہ اس کی تدوین رشید حسن خاں نے کی ہے۔ یہ کتاب سے میں شائع ہوئی۔ اس کا پیش لفظ ڈاکٹر خلیق انجم نے لکھا ہے جب کہ ابتدائیہ رشید حسن خاں نے لکھا ہے۔ اس میں حروفِ تہجی کے اعتبار سے ابواب بندی کی گئی ہے اور اُن کے ذیل میں اصطلاحات اور اُن کے معانی و مفاہیم درج کیے گئے ہیں۔ رشید حسن خاں نے اس کے ابتدائیہ کے عنوان سے ضخیم مقدمہ لکھا ہے۔ جس میں اس لغت کے حوالے سے بنیادی معلومات فراہم کی ہیں اور علی اکبر الٰہ آبادی کی اس کتاب کے لکھنے کے حوالے سے معلومات فراہم کی ہیں۔ علی اکبر الٰہ آبادی نے یہ لغت سلیمن کے کہنے پر مرتب کی تھی جو ۱۸۳۹ء کے زمانہ میں گورنر جنرل ولیم بینٹنگ کی ٹھگی کو ختم کرنے کی مہم کے انچارج تھے۔ کیپٹن ولیم سلیمن کے دو بڑے کارنامے تھے ایک تو یہ کہ انھوں نے ٹھگی بالکل ختم کر دی اور دوسرے انھوں نے بعض ٹھگوں کو وعدہ معاف گواہ بنا کر اُن سے ٹھگی کے اصول، قواعد اور طریقہ کار کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ ٹھگوں کی زبان کی فرہنگ تیار کرنے میں سلیمن کے مددگار علی اکبر نام کے ایک ہندوستانی تھے۔ انھوں نے سلیمن کی مرتب کی ہوئی فرہنگ کا اردو میں ترجمہ کیا اور اس کے علاوہ ٹھگوں کی زبان کی ایک مختصر سی فرہنگ مرتب کی اور پھر ٹھگوں سے براہِ راست معلومات فراہم کر کے اس فرہنگ میں اچھا خاصا اضافہ کیا۔ یہ فرہنگ ۱۸۳۹ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کے حوالے سے خلیق انجم یوں رقم طراز ہیں:

"خاں صاحب نے ہماری معلومات کے لیے کتاب کے مقدمے میں بہت ہی عالمانہ انداز میں ٹھگوں کے عقائد، اُن کے طریقۂ کار اور اُن کے حالات وغیرہ میں ایسی معلومات فراہم کی ہیں جن سے عام لوگ بے خبر تھے۔ یوں تو خاں صاحب نے اردو میں کلاسیکی متون مرتب کر کے اعلا درجے کے ادبی کارنامے انجام دیے ہیں لیکن "مصطلحاتِ ٹھگی" ایک غیر معمولی کارنامہ ہے۔ یہ وہ بھاری پتھر ہے جسے اُٹھانا خاں صاحب کے علاوہ کسی اور کے بس کی بات نہیں۔"(۱)

اس لغت میں مدوّن نے ٹھگوں کے نزدیک جرم اور عقیدہ نجات کا تصور، سماجی عوامل، رماسیانا، مصطلحاتِ ٹھگی: پہلی روایت، مصطلحاتِ ٹھگی کی روایت ثانی، مصطلحاتِ ٹھگاں، فرہنگ اصطلاحاتِ پیشہ وراں، واقعاتِ عجیبہ و غریبہ، معروف بہ غریب نامہ وغیرہ کے عنوانات کے تحت ضروری معلومات فراہم کی ہیں۔

اس لغت میں ہر حرف (باب) کے تحت جتنے الفاظ شاملِ لغت کیے گئے ہیں صاحبِ لغت نے جلی حروف میں اُن کی تعداد بھی لفظوں اور اردو ہندسوں میں بتا دی ہے۔ اس لغت کی ایک اہم بات یہ ہے کہ اس میں مدون نے حواشی کا بہت اہتمام کیا ہے اور بسا اوقات ایک لفظ کے اندراج کے بعد نیچے قطار لگا کر پورا صفحہ حواشی میں صرف کر دیا ہے۔ اس لغت میں جو اصطلاحات درج کی گئی ہیں اُن کے اندراج میں یہ طریقہ برتا گیا ہے کہ صفحہ کے دائیں طرف لفظ یا اصطلاح لکھ کر اُس کے سامنے رابطہ کی علامت استعمال کی ہے اور پھر اُس کے معانی اور وضاحت کر دی گئی ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

"بوٗس: ٹھگوں کا قافلہ جس میں پچیس آدمی سے زیادہ ہوویں۔

بوگما: ہر قسم کے کپڑے کو کہتے ہیں عموماً اور پرانے کپڑے
بولتے ہیں خصوصاً۔
بھارا: تلنگانی ٹھگ لاش کو کہتے ہیں۔
بھالوٗ یا بھالی: گیدڑ کی آواز کے شگون کو کہتے ہیں۔۔۔"(۲)

اس کتاب میں اصطلاحات کی وضاحت اور تفصیل سے کام لیا گیا ہے۔ صاحبِ لغت نے بسا اوقات تبصرے کا انداز بھی اختیار کیا ہے اور بعض اوقات تنقیدی پہلو بھی سامنے آتا ہے۔ اس کتاب میں مسلمان اور ہندو دونوں اقوام کے ٹھگوں کی اصطلاحات بیان کی گئی ہیں مگر اس میں جو وضاحتی انداز ملتا ہے اس میں اکثر اصطلاحات ہندوؤں سے منسوب دکھائی دیتی ہیں کیوں کہ اکثر اصطلاحات کی وضاحت ہندوؤں کے عقائد سے کسی نہ کسی طرح لازمی ہوتی ہے۔ اس حوالے سے ایک مثال ملاحظہ ہو:

"آنسو توڑ: ہندوستانی ٹھگ بن موسم کے مینہ کو کہتے ہیں۔ جو برسات کے موسم سوا برسے۔ یہ شگون ٹھگوں کے اعتقاد میں نہایت بد ہوتا ہے۔ گھر سے نکلتے وقت اگر برسنے لگے، تو اپنے گھر کو لوٹ آویں اور ایک رات دن سفر کے ارادے نہ نکلیں اور اگر راہ میں ہوویں اور اُن کا گھر نزدیک ہوے تو اس بد شگنی کے ہونے سے دو ایک منزل سے بھی پھر آویں۔"(۳)

اس لغت کی تدوین میں مدوّن نے اعراب کا اہتمام بھی کیا ہے اور الفاظ و اصطلاحات کے تلفظ کے حوالے سے خصوصی کاوش سامنے آتی ہے۔ اس کے علاوہ بعض اصطلاحات ایسی ہیں جن کے حوالے سے اختلاف ممکن ہے یا جن کی وضاحت مکمل نہیں ایسے لفاظ و اصطلاحات کے ضمن میں مدوّن نے حواشی کے تحت کام لیا ہے اور اُن کی مکمل وضاحت حواشی میں کر دی ہے۔ حواشی کا یہ سلسلہ آخرِ کتاب نہیں بلکہ فٹ نوٹ میں دیا گیا

ہے تاکہ جہاں جو لفظ آیا وہیں اُس کی مکمل وضاحت ہو سکے۔ رشید حسن خاں کا یہ انداز اُن کی تمام تدوینی کتب میں نظر آتا ہے اس کتاب سے حواشی کے اہتمام کے تحت مثال ملاحظہ ہو:

"آنھڑ: ۳؎ برتن باسن کو کہتے ہیں۔

۳؎ اصطلاحات: "آنھڑ، مونث، ٹھگوں کی بولی برائے اشارۂ بعید، ساتھیوں کے رمزیہ کلام، اشارہ۔ مراد: مسافر کو راستے سے دور لے جا کر قتل کرنا۔" یہ تو بالکل مختلف معنی ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موٴلف اصطلاحات نے کسی اور لفظ کے معنی اس لفظ کے تحت لکھ دیے ہیں۔ صحیح معنی وہی ہیں جو مصطلحات میں مندرج ہیں۔ مخطوطے اور رسالۂ فارسی میں بھی یہی معنی مرقوم ہیں اور فیلن کے لغت میں بھی یہی معنی لکھے ہوئے ہیں اور رماسیانا میں بھی یہی معنی ہیں۔"(۴)

اس اقتباس میں جو حواشی پر مبنی ہے رشید حسن خاں نے پہلے اصطلاحات کا ذکر کیا ہے جس سے مراد اصطلاحاتِ پیشہ وراں ہے مگر یہاں اس کا ذکر کرنا ضروری خیال نہیں کیا جا رہا وضاحت صرف آنھڑ کی کرنی ہے تو اُس کے لیے جو درست معانی و مفہوم سمجھا گیا وہ درج کر دیا جاتا۔

اُردو اصطلاحات سازی میں یہ کتاب اہم اضافہ ہے جس میں موٴلف نے ایک نظر انداز طبقہ کی زبان سازی کے حوالے سے بلاواسطہ ادبی خدمت کا پہلو پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں عام الفاظ و اصطلاحات کو شامل نہیں کیا گیا بلکہ ٹھگوں کی خاص اصطلاحات شاملِ کتاب ہیں۔

یہ لغت اگرچہ اصطلاحات کی وضاحت کرتی ہے۔ اس لیے اسے اصطلاحات والے باب میں جگہ دی جانی چاہیے مگر اس کی دلچسپ اور عجیب بات جو اسے اصطلاحات

کی عام لغات سے منفرد بناتی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں ایک خاص طبقہ کی اصطلاحات درج ہیں۔ ٹھگوں کی خاص، دلچسپ اور عجیب و غریب اصطلاحات کے باعث اُسے اُردو کی چند دلچسپ اور عجیب لغات میں شامل کیا گیا ہے۔

۱۔ علی اکبر الہ آبادی، مُصْطَلَحاتِ ٹھگی، مدونہ رشید حسن خاں، نئی دہلی: انجمن ترقی اردو (ہند)، ۲۰۰۲ء، ص ۱۰

۲۔ ایضاً، ص ۸۳

۳۔ ایضاً، ص ۵۵

۴۔ ایضاً، ص ۵۵

۹۔ **عنوان مقالہ: فرہنگِ اصطلاحاتِ "خواجہ سرا" مع مقدمہ و توضیحات**

مقالہ نگار: فیاض اللہ

صفحات: ۱۵۸

مخزونہ: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

سن تکمیل: ۲۰۲۰ء

توضیح: یہ ایم فل کا مقالہ ہے۔ محقق چونکہ خود خواجہ سرا ہے، اس لیے بہت محنت سے اپنے طبقے کی اصطلاحات مرتب کی ہیں۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:۔

مقدمہ

فرہنگِ اصطلاحاتِ "خواجہ سرا"

کتابیات

د۔ لسانی اصطلاحات کی فرہنگیں

۱۔ **کتاب: فرہنگ اصطلاحات لسانیات**

مصنف: متعدد مرتبین

صفحات: ۲۲۲

پبلشر: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

سن طباعت: ۱۹۸۷ء

توضیح: کسی بھی زبان میں اصطلاح کی اہمیت و افادیت سے انکار ممکن نہیں۔ یہ کتاب لسانیات کے طالب علموں اور محققین کے لیے ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں بہت تحقیق اور کاوش کے بعد لسانیات کی اصطلاحات دی گئی ہیں۔ مرتبین کے مطابق اس کام کو انجام دینے میں انگریزی زبان میں لسانیات کی جدید ترین لغات کو بنیاد بناتے ہوئے درج ذیل رہنما اصولوں کو بطور خاص ملحوظ رکھا گیا ہے:

۱۔ ایسی اصطلاحوں کو ترجیح دی جائے جو مروج اور مقبول ہو چکی ہوں۔

۲۔ اصطلاح اور عام لفظ میں فرق کیا جائے اور عام الفاظ کو فرہنگ کا حصہ نہ بنایا جائے۔

۳۔ کون سا لفظ اصطلاح ہے اور کون سا محض ایک عام لفظ، اس کا فیصلہ مضمون کے ماہرین کی رائے اور حسب ضرورت معیاری انگریزی لغات کی مدد سے کیا جانا چاہیے۔ اگر ایسی لغت یا لغات میں کسی لفظ کے کوئی خاص معنی یہ کہہ کر دیے گئے ہیں کہ یہ معنی کسی فن یا علم سے مخصوص ہیں تو اس فن یا علم کے مقصد کے لیے اس لفظ کو اصطلاح تصور کیا جائے۔

۴۔ جہاں تک ممکن ہو اردو کے اس ترکیبی مزاج کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو اسے سنسکرت، عربی اور فارسی سے ملا ہے، اصطلاح یک لفظی ہی ہونی چاہیے۔ ناگزیر صورتوں میں یہ دو لفظ بھی ہو سکتی ہیں۔

۵۔ اگر ہندی کی اصطلاحات تلفظ اور تحریر میں آسان ہوں تو انھیں عربی اصطلاحات پر ترجیح دی جائے۔

۶۔ اگر کوئی انگریزی اصطلاح مروج ہو اور عام فہم ہو تو اسے برقرار رکھا جائے۔ ایسی عام فہم اصطلاحوں کے اردو متبادلات نہ تلاش کیے جائیں۔

۲۔ **کتاب: کشاف اصطلاحات لسانیات**

مصنف: ڈاکٹر الٰہی بخش اختر اعوان

صفحات: ۵۰۳

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

سن طباعت: ۱۹۹۵ء

توضیح: اس کشاف کا مقصد لسانیات صوتیات اور اس سے متعلق دیگر علوم فنی اصطلاحات کے اردو مترادفات اور ان کی وضاحت پیش کرنا ہے۔ اُردو میں لسانیات وصوتیات کی پہلی کشاف ہونے کے سبب یہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ بعض اصطلاحات کے مترادفات اور ان کی وضاحت سے اہل علم کو اختلاف ہو سکتا ہے لیکن مصنف کی محنت شاقہ کی داد نہ دینا ناانصافی ہو گی۔ اس کتاب میں انھوں نے بہت محنت سے سیکڑوں کے حساب سے اصطلاحات جمع کر دی ہیں اور اُردو اصطلاحات لسانیات کی سب سے بڑی فرہنگ مرتب کر دی ہے۔ لسانیات، صوتیات اور ان سے متعلقہ دیگر علوم کی فنی اصطلاحات کے اردو مترادفات اور ان کی وضاحت پیش کی گئی ہے۔ اردو میں بہت سی اصطلاحات یا تو بے جا استعمال ہو رہی ہیں یا ان کے مفہوم کو خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔ کچھ اصطلاحیں مختلف معانی میں استعمال ہو رہی ہیں۔ یہ کتاب اسی ضمن کی ایک کوشش ہے نیز مولف موصوف نے کچھ جدید اصطلاحیں بھی وضع کی ہیں اور ان کو کتاب میں شامل کیا ہے۔

۳۔ **کتاب: فرہنگ اصطلاحات لسانیات**

مصنف: پروفیسر عامر علی خان

صفحات: ۲۵۷

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، پاکستان

سن طباعت: ۲۰۱۰ء

توضیح: اس فرہنگ کے مرتب ومترجم پروفیسر عامر علی خان لسانیات میں فارغ التحصیل ہیں اور کئی برسوں سے جاپان میں "ٹوکیو یونیورسٹی آف فارن اسٹڈیز" میں شعبہ اُردو سے منسلک ہیں۔ یہ فرہنگ اردو میں اپنی نوعیت کی اس وقت تک سب سے جامع اور مکمل فرہنگ ہے۔ اس سے پہلے مقتدرہ قومی زبان نے ۱۹۹۵ء میں ڈاکٹر الٰہی بخش اختر اعوان کی کتاب "کشاف اصطلاحات لسانیات" شائع کی تھی جس میں استناد اور معیار بندی کی غرض سے اردو لسانیات کی اصطلاحوں کی فرہنگ مرتب کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ پیش نظر کتاب میں پروفیسر عامر علی خان نے اس کام کو آگے بڑھایا ہے۔ بقول مرتب یہ فرہنگ تقریباً سات ہزار الفاظ پر مشتمل ہے اور اس میں تقریباً تین ہزار ایسے الفاظ واصطلاحات ہیں جن کا اندراج لسانیات کی موجودہ اردو لغات میں نہیں ہے۔ اس کی ترتیب وتالیف انسائیکلوپیڈائی طرز پر کی گئی ہے یعنی اس میں اصطلاحات کا ترجمہ الف بائی ترتیب سے ہے۔

۴۔ **کتاب: لغاتِ لسانیات**

مصنف: خالد محمود خان

صفحات: ۳۵۶

پبلشر: بیکن بکس، لاہور

سن طباعت: ۲۰۱۷ء

توضیح: ”لغات لسانیات“ کا تمام تر انحصار ماریو پائی اور فرانک گائنر Mario Pei and Frank G.aynor کی لغت Dictionary of Linguistics ہے۔ زیر نظر اردو لغات لسانیات کی ترکیب و ترتیب بھی اسی لغات کے انگریزی ابجد کے مطابق ہے۔ اس لغت کی اردو تعبیر اصل کاوش ہے۔ اُردو لسانیات کی لغت میں انگریزی کا متن حرف بحرف دہرایا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کی اردو تعبیر کی گئی ہے۔ انگریزی متن کی موجودگی لسانیاتی اصولوں کی سند کو ثابت کرتی ہے۔ ان کے ساتھ اردو لغت کی تعبیر فوری طور پر یا ایک ہی نظر میں انگریزی سے متقابل موازنہ ہے۔ اگر کوئی معنوی فرق تعبیری متن میں موجود ہو تو اس کی نشان دہی آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ ”لغات لسانیات“ بیک وقت لسانی اصطلاحات کا ترجمہ بھی ہے، اور اردو میں نئی وضع کردہ اصطلاحات کا مرقع بھی۔ ان کی تعریف بھی اور تشریح و تعبیر بھی تھی، جس میں مولف کے تنقیدی وژن کا اظہار بھی ملتا ہے۔ خالد محمود خان نے اس لغت کی بنیاد Frank Gaynor اور Mario Pei کی Dictionary of Linguistics کو بنایا ہے اور اس میں سے منتخب اصطلاحات کو اپنی اردو تعبیر کے لیے چنا ہے۔ گو انھوں نے یہ وضاحت نہیں کی کہ یہ انتخاب کس بنیاد پر کیا گیا ہے۔ بہر حال کتاب کا طریقہ کار کچھ یوں ہے کہ پہلے Pei اور Gaynor کی دی گئی انگریزی اصطلاح اور اس کی انگریزی تعریف کو درج کیا گیا ہے پھر اردو میں اس کی اصطلاح اور تعریف و توضیح کی گئی ہے۔ کہیں اردو میں رائج لسانی اصطلاحات دے دی گئی ہیں اور کہیں خالد محمود خان نے اصطلاخات خود وضع کی ہیں جو بعض جگہوں پر بہت معنی خیز اور بعض جگہوں پر بحث طلب ہیں۔

دوسری اہم بات یہ کہ انھوں نے اصطلاحات کی تعریف کرتے وقت خود کو Pei اور Gaynor کی تعریفوں کا پابند نہیں رکھا۔ بے شک کہیں کہیں وہ انگریزی تعریف کا محض ترجمہ بھی کرتے ہیں مگر اس عمل کی مثالیں کم ہیں۔ بیشتر اصطلاحات کی تعریف کرتے

وقت خالد محمود خان اپنی آزادانہ حیثیت کا استعمال کرتے نظر آتے ہیں۔ اصطلاحات کی تشریح و تعبیر اور تعریف بیان کرنے کے لیے خالد محمود خان کئی جگہوں پر پر اثر مثالوں سے بھی کام لیتے ہیں۔ یہ چلن بھی اصطلاحی لغات میں کچھ عام نہیں۔

فصل سوم: مقالات (اُردو)

الف: املا قواعد اور زبان دانی (رسم الخط، املا، تدریس قواعد، محاورہ، ضرب الامثال، اسلوبیات)

۱۔ عنوان مقالہ: اُردو رسم الخط اور ٹائپ

مصنف / مقالہ نگار: ڈاکٹر طارق عزیز

صفحات: ۵۹۴

پبلشر: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

سن طباعت: ۱۹۸۷ء

توضیح: یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ اردو رسم الخط اور ٹائپ کے موضوع پر ڈاکٹر طارق عزیز کی یہ کتاب موضوع اور مواد دونوں کے لحاظ سے الگ نوعیت کی ہے۔ اس میں اردو رسم الخط اور ٹائپ کے مسائل کا مطالعہ دقت نظر سے کیا گیا ہے۔ ابتدا سے تاحال رسم الخط کی اصلاح کے لیے عہد بہ عہد جو تجاویز پیش کی جاتی رہی ہیں، مصنف نے ان پر تفصیل سے اظہار خیال کرتے ہوئے املا اور رسم الخط کے فرق کو بھی نمایاں کیا ہے۔ رسم الخط کے تجزیاتی مطالعے کے ضمن میں رائج الوقت کتابت کے مختلف انداز اور جدید سائنسی دور کے تقاضوں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ کتاب میں حروف واصوات کے مسائل پر بھی تبصرہ ہے اور اعراب کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا ہے۔

فہرست مندرجات یہ ہے:۔

پہلا باب: ۱۔ اردو رسم الخط کی اصلاح کا عہد بہ عہد جائزہ

۲۔ رومن رسم الخط کا مسئلہ

۳۔ دیوناگری رسم الخط کا مسئلہ

دوسرا باب:(حروف واصوات کے مسائل)

۱۔ مشترک آوازوں کا مسئلہ

۲۔ صوتی رسم الخط

تیسرا باب:(رسم الخط اور دیگر لسانی مسائل)

۱۔ املا اور رسم الخط کا فرق

۲۔ اردو املا کے مسائل اور اصلاح کی تجاویز

۳۔ رسم الخط کی اصلاح میں درپیش بعض اور مسائل

چوتھا باب: موجودہ رسم الخط کا تجزیاتی مطالعہ

۱۔ رائج الوقت کتابت کے مختلف انداز اور جدید سائنسی دور کے تقاضے

۲۔ نصابی کتب کی طباعت

پانچواں باب: ۱۔ اردو ٹائپ کا عہد بہ عہد جائزہ

۲۔ نستعلیق ٹائپ کی دشواریاں

۳۔ نسخ ٹائپ کی دشواریاں

۴۔ نسخ ٹائپ کے مختلف نمونے اور ان کا تجزیاتی مطالعہ

۵۔ اُردو ٹائپ کے جدید فاؤنٹ اور فونڈریاں

۶۔ مونو ٹائپ

۷۔ لائنو ٹائپ

۸۔ لیتھو گرافی (لیتھو گرافی، آفسیٹ اور ونڈ اٹک)

۹۔ اُردو ٹیلی پرنٹر

۱۰۔ اُردو ٹائپ میں اعراب کا مسئلہ

چھٹا باب: اُردو ٹائپ رائٹر کے کلیدی تختوں کا عہد بہ عہد جائزہ

ساتواں باب: اُردو رسم الخط اور ٹائپ کے مسائل کا عمومی جائزہ

۲۔ **عنوان مقالہ: اردو املا کے مسائل و مباحث: تنقیدی و توضیحی مطالعہ**

مقالہ نگار: ابرار خٹک

صفحات: ۳۱۲

مخزونہ: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

سن تکمیل: ۲۰۱۷ء

توضیح: یہ پی ایچ-ڈی کا مقالہ ہے۔ فہرست مضامین درج ذیل ہے۔

باب اول: اردو املا اور رسم الخط

باب دوم: اردو املا کے مسائل و مباحث

باب سوم: اردو املا کے نظری اصول و مباحث

باب چہارم: اردو املا کا عملی طریق کار اور اسلوب

باب پنجم: علمائے املا: اختلافات و اشتراکات

آخر میں محاکمہ اور سفارشات ہیں۔

۳۔ **عنوان مقالہ: پاکستان میں اردو زبان کی تدریس کے مسائل و مباحث (تحقیقی و تنقیدی جائزہ)**

مقالہ نگار: عبدالستار ملک

صفحات: ۳۳۳

مخزونہ: نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز، اسلام آباد

سن تکمیل: ۲۰۱۲ء

توضیح: یہ پی ایچ-ڈی کا مقالہ ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:۔

باب اول: اردو زبان کا تعارف اور تدریسی اہمیت

باب دوم: اساسیاتِ تدریس
باب سوم: لسانی مہارتوں کی تدریس
باب چہارم: تدریسِ اردو میں املا، رموزِ اوقاف اور تلفظ کے مباحث
باب پنجم: نثر و نظم اور قواعد وانشا کی تدریس
باب ششم: مجموعی جائزہ، نتائج، سفارشات

مقالے میں اعلیٰ ثانوی (انٹر میڈیٹ) تک اردو زبان کی تدریس کے مسائل و مباحث کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مقالے میں تدریسیاتی (Pedagogical)اور لسانیاتی (Linguistical)دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھا گیا ہے۔ محقق کے مطابق پاکستان میں اردو کی حیثیت بمنزلہ مادری زبان کی ہے اور اسی نظریے کے مطابق اردو نصاب مرتب کیا جاتا ہے۔ محقق کا مفروضہ ہے کہ اردو زبان کی تدریس کے مسائل کی چار وجوہات ہیں۔

الف۔ اردو کی ضرورت اور اہمیت سے لاعلمی
ب-اردو تدریس کی ناقص منصوبہ بندی و ترجیحات، نصاب و درسیات وغیرہ۔
ج۔ اردو زبان کی تدریس کا غیر موثر طرزِ عمل۔ معلم، طریقہ تدریس و جائزہ وغیرہ۔
د۔ بنیادی لسانی اور ادبی امور سے عدم واقفیت۔

چوتھے باب میں لسانی امور سے بحث کی گئی ہے۔ یہ باب خصوصیت سے مقالہ نگار کی محنت اور ریاضت کا عکاس ہے۔

۴۔ **عنوان مقالہ:** **اردو لغات: اقسام، مسائل اور مباحث**
مقالہ نگار: میمونہ ریاض
صفحات: ۳۴۵
مخزونہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

سن تکمیل: ۲۰۲۲ء

توضیح: یہ پی ایچ-ڈی کا مقالہ ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:۔

باب اول: اردو مین لغت نویسی کی روایت کا اجمالی جائزہ

باب دوم: اردو لغات: لفظ و معنی

باب سوم: اردو میں فرہنگ نویسی

باب چہارم: اردو میں کشاف اور دائرہ المعارف

باب پنجم: اردو کی ذواللسانی اور کثیر السانی لغات

ماحصل

۵۔ **عنوان مقالہ: اردو لغت (تاریخی اصول پر): تحقیقی و تنقیدی مطالعہ**

مقالہ نگار: بی بی امینہ

صفحات: ۳۳۷

مخزونہ: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

سن تکمیل: ۲۰۱۸ء

توضیح: یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ اردو لغت بورڈ کراچی کی اردو لغت (تاریخی اصول پر) پر ۲۲ جلدوں پر مشتمل اردو کا سب سے ضخیم لغت ہے۔ اس میں دو لاکھ چونسٹھ ہزار الفاظ، مرکبات، محاوارات اور ضرب الامثال شامل ہیں۔ اس لغت کا منصوبہ ۱۹۵۸ء میں تیار کیا گیا اور اس کی تکمیل ۲۰۱۰ء میں ہوئی۔ اس طرح یہ لغت ۵۲ سال کی مسلسل علمی کاوش کا ثمر ہے۔ یہ لغت اوکسفرڈ انگلش ڈکشنری کی نہج پر لغت نویسی کے جدید اصولوں کے مطابق مرتب کیا گیا ہے اردو لغت (تاریخی اصول پر): تحقیقی و تنقیدی مطالعہ پی ایچ۔ڈی کا مقالہ ہے۔ محقق نے لغت نویسی جدید اصولوں کی روشنی میں تمام اندراجات کو پرکھا ہے۔ محقق کے مطابق لغت نویسی کے جو اصول ہمیں ماہرین کے ہاں ملتے ہیں، بورڈ نے انہیں مدِ نظر

رکھا ہے۔اس لغت کی پہلی جلد منظرِ عام پر آنے کے ساتھ ہی "اردو نامہ" میں اس لغت پر اعتراضات اور تنقید کا آغاز ہو گیا تھا۔ مقالہ نگار نے ان تمام اعتراضات اور تنقید کا جائزہ لے کر انھیں حقائق کی کسوٹی پر پرکھا ہے اور اصلاح کے لیے قابلِ عمل آرا اور سفارشات دی ہیں۔ مقالہ نگار کی لگن اور محنت قابلِ داد ہے۔ہے۔ فہرست ابواب یہ ہے۔

باب اول:لغت نویسی: آغاز و ارتقا،باب دوم:اردو لغت بورد کے اصلِ لغت نویسی جدید اصولوں کے تناظر میں،باب سوم: اردو لغت (تاریخی اصول پر)(جلد ۱ تا ۲۲) کے اندراجات کا تنقیدی محاکمہ:جدید اصولِ لغت کی روشنی میں،باب چہارم: اردو لغت (تاریخی اصول پر)(جلد ۱ تا ۲۲) کے اندراجات میں معنوی و تاریخی کا تجزیہ،باب پنجم: اردو لغت (تاریخی اصول پر) پر اعتراضات اور ان کا تنقیدی محاکمہ،ماحصل

۶۔ **عنوان مقالہ: پاکستانی اُردو لغات (جامع) کا تقابلی جائزہ**

مقالہ نگار: شمیم طارق

صفحات: ۳۶۴

مخزونہ: نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

سن تکمیل: ۲۰۰۷ء

توضیح: یہ پی ایچ ڈی اُردو کا مقالہ ہے۔ جس میں پاکستانی اُردو لغات (جامع) کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔ ان لغات میں علمی اُردو لغت، فیروز اللغات اور نسیم اللغات شامل ہیں۔ لغات کے اس تقابلی جائزے میں درج ذیل امور کو سامنے رکھا گیا ہے۔

الف: تقابلی جائزہ بلحاظ املا

ب: تقابلی جائزہ بلحاظ تلفظ

ج: تقابلی جائزہ بلحاظ تذکیر و تانیث

د: تقابلی جائزہ بلحاظ مرکبات، ضرب الامثال اور محاورات

فہرست ابواب درج ذیل ہے:۔

باب اوّل: مقدمہ۔ باب دوم: ردیف الف تاث کا جائزہ۔ باب سوم: ردیف ج تا خ کا جائزہ۔ باب چہارم: ردیف د تاژ کا جائزہ۔ باب پنجم: ردیف س تاغ کا جائزہ۔ باب ششم: ردیف ف تاگ کا جائزہ۔ باب ہفتم: ردیف ل تای کا جائزہ۔ باب ہشتم: مجموعی جائزہ

۷۔ **عنوان مقالہ: اردو کی مطبوعہ کتبِ قواعد کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ**

مقالہ نگار: غلام عباس

صفحات: ۵۲۹

مخزونہ: اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور

سن تکمیل: ۲۰۱۲ء

توضیح: اس تحقیق پر محقق کو پی ایچ۔ڈی کی سند تفویض کی گئی۔اس مقالے میں مقالہ نگار نے اردو کی مطبوعہ کتبِ قواعد کی تالیف کا تاریخی ، ارتقائی اور تحقیقی تناظر دکھایا ہے۔ نیز کتبِ قواعد کی تدوین ، تنقیدِ متن کی ضرورت، قواعد اور زبان کے حوالے سے تحقیق طلب گوشوں کی نشان دہی کر کے تجزیہ و تنقید کے بعد نتائج کا استخراج کیا ہے۔ مقالہ محقق کی عرق ریزی، وسعتِ مطالعہ اور تحقیقی دیانت کا آئینہ دار ہے۔ ایسے مقالے جامعاتی تحقیق کی آبرو ہیں۔ فہرست ابواب درج ذیل ہے۔

باب اول۔ مبادیاتِ قواعد

باب دوم۔ اردو کتبِ قواعد۔ ابتداءی دور

باب سوم۔ کتبِ قواعد۔ توسیعی دور

بابِ چہارم۔ اجزائے کلام کی بنیاد پر قواعد نویسی کا دور

باب پنجم۔ قواعد نویسی کے متفرق رجحانات

باب ششم۔ ماحصل

۸۔ **عنوان مقالہ: اردو محاورات کا تہذیبی اور لسانی مطالعہ**

مقالہ نگار: یحییٰ احمد

صفحات: ۲۹۷

مخزونہ؛ علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد

سن تکمیل :۱۹۹۴ء

توضیح: یہ ایم فل کا مقالہ ڈاکٹر صابر کلوری کی نگرانی میں لکھا گیا ہے اور جامع انداز میں اردو محاورات پر تہذیبی اور لسانی پہلوؤں سے روشنی ڈال گئی ہے۔ اس میں کل پانچ ابواب ہیں۔ باب اول محاورہ کی تعریف اور مقام، باب دوم محاورات کی اقسام اور تہذیبی محاورہ، باب سوم علم بیان اور دیگر محاورات، باب چہارم اردو محاورات کا لسانی جائزہ اور باب پنجم محاورہ عہد بہ عہد پر مشتمل ہے۔ تاہم محقق نے کہیں کہیں سہو ہوا ہے اور اس نے کئی ایسے مرکبات کو محاورہ کے طور پر شامل کر دیا ہے جو محاورہ نہیں ہیں۔

۹۔ **اُردو کہاوتیں اور ان کے سماجی ولسانی پہلو**

مقالہ نگار: ڈاکٹر یونس اگاسکر

صفحات: ۳۸۲

پبلشر: نشریات پبلشر، لاہور

سن تکمیل :۲۰۱۱ء

"اردو کہاوتیں اور اُن کے سماجی و لسانی پہلو" ڈاکٹر یونس اگاسکر کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، جو یہ کتابی صورت میں نشریات پبلشرز لاہور سے ۲۰۱۱ء میں شائع ہوا۔ اس کتاب کو سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ابواب کے عنوانات کی تفصیل میں ذیلی عنوانات درج ہیں۔ ابواب کی تفصیل یوں ہے۔ کہاوت کیا ہے؟ کہاوت کی اہمیت، کہاوت کا آغاز وارتقا اسباب، کہاوتوں کی ترویج وبقا، اردو کہاوتوں کے ابتدائی نقوش، اردو کہاوتوں کے

سماجی پہلو، اردو کہاوتوں کے لسانی پہلو۔ اس کتاب کا پیش لفظ ''پیش رَس'' کے عنوان سے گوپی چند نارنگ نے لکھا ہے جو دو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد چار صفحات پر رشید حسن خان کا اظہارِ خیال ''پیش گفتار'' کے عنوان سے درج ہے اور بعد ازاں مصنف کا ابتدائیہ چھے صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں انھوں نے اپنے اس مقالہ کا ابتدائی تعارف کروایا ہے اور تفصیل ابواب کے اشارے دیے ہیں۔

زیرِ مطالعہ کتاب بالواسطہ موضوع سے متعلق اس لیے ہے کہ اقسامِ لغت کے تحت یہ کتاب بھی لفظ و معنی کی وضاحت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں عام لغات سے قطع نظر ایک خاص پہلو کہاوتوں کا اندراج ہے۔ اس لیے اسے الفاظ و کہاوتوں کی وضاحتی کتاب کے طور پر شاملِ مقالہ کیا جارہا ہے۔ اس کتاب میں فہرست امثال متن کا اہتمام ضمیمہ کے تحت کیا گیا ہے۔ یہ فہرست ۱۱۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس فہرست میں کہاوتوں کا اندراج ہجائی ترتیب سے کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا چھٹا باب کہاوتوں اور اُن کے سماجی پہلو پر مبنی ہے۔ جس میں مصنف نے یہ اہتمام کیا ہے مختلف ذیلی عنوانات کے تحت کہاوتوں اور اُن کے پس منظر میں سماجی پہلوؤں کی وضاحت کی ہے۔ مختلف سماجی طبقات سے متعلق معروف کہاوتوں اور ان سے متعلقہ حکایتوں اور کہانیوں کو بیان کیا ہے۔ یہ باب خاص طور پر دلچسپی کا حامل ہے۔ مختلف سماجی طبقات اور اُن سے متعلقہ کہاوتوں کے حوالے سے مثال ملاحظہ ہو:

> ''، ''گھر کی بیٹی بہو'' مسلمانوں میں چچازاد بھائی بہنوں کے نکاح کا عام رواج ہے جسے ہندوؤں میں قابلِ اعتراض اور خلافِ دھرم سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے اس تعلق پر یہ ردِعمل فطری ہے۔ ''آدھا آنگن سسرال اور آدھا آنگن میکا'' اس کہاوت میں بھی اوپر بیان کردہ چلن پر چوٹ کی گئی ہے۔ پڑھا تو امیر، گھٹا تو فقیر، مرا تو پیر، شاہی زمانے میں اونچے طبقے کے مسلمان کے تین

روپ سب سے نمایاں تھے۔ دینوی اعتبار سے کامیاب ہونے والا
امرا میں شامل ہو جاتا اور ناکام ہو جانے پر فقیروں میں مل جاتا اور
مرنے پر جاہل گنوار اسے اولیاء اللہ میں شمار کر کے اس کے مزار
کو زیارت گاہ بنا لیتے تھے۔"(۳۶)

صاحبِ کتاب نے اگرچہ مختلف عنوانات کے تحت معروف کہاوتیں اور ان سے متعلقہ حکایتیں بیان کر دی ہیں مگر اس کے علاوہ ضمیمہ میں بہت سے کہاوتیں درج کر دی گئی ہیں۔ جن کا پس منظری تعارف نہیں ہوا۔ اس فہرست میں کہاوتوں کا اندراج تو ہجائی ترتیب سے کر دیا گیا ہے مگر اس کے علاوہ اور کسی قسم کی کوئی تفصیل یا وضاحت فراہم نہیں کی۔ یہ تمام تر کہاوتیں بطور متن پیش کی گئی ہیں۔ اگر کوئی صاحبِ ذوق ان پر تحقیق کرنا چاہے تو خاصا ضخیم کام نکل سکتا ہے

اس لغت میں کہاوتوں اور اُن کے پس منظر سے بخوبی تعارف کروایا گیا ہے۔ اسے اردو لغات میں منفرد اور متفرق اقسامِ لغت میں ذیلی لغات کے طور پر جگہ دی جارہی ہے کیوں کہ یہ خاصی معلومات اردو ادب کا ذخیرہ رکھتی ہے۔

۳۶۔ یونس اگاسکر، ڈاکٹر، اردو کہاوتیں اور اُن کے سماجی و لسانی پہلو، لاہور، نشریات، ۲۰۱۱ء، ص۳

ب: لسانی مباحث و لغات

۱۔ **عنوان مقالہ:** **اردو لسانیات: تاریخ و تنقید**

مقالہ نگار: نعمت الحق

صفحات: ۳۹۰

مخزونہ: بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

سن تکمیل: ۱۹۹۵ء

توضیح: پی ایچ ڈی اردو کی سطح کا لکھا ہوا یہ مقالہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے باب اول زبان کے عمومی محرکات، باب دوم اردو دنیا میں لسانیات کا شعور، باب سوم اردو میں لسانیات عامہ: تاریخ و تنقید، باب چہارم تاریخی و تقابلی لسانیات: تاریخ و تنقید، پانچواں باب اشتقاقیات، چھٹا باب توضیحی لسانیات، ساتواں باب قواعد اور آٹھواں باب لغت نویسی سے متعلق ہے۔ اردو لسانیات کے موضوع پر تحریر کیا گیا یہ سب سے وقیع مقالہ ہے جو محقق کی تحقیق و جستجو، محنت اور عرق ریزی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

۲۔ **عنوان مقالہ: اردو زبان کے غیر آریائی نظریات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ**

مقالہ نگار: بادشاہ منیر بخاری

صفحات: ۳۶۷

مخزونہ: یونیورسٹی آف پشاور

سن تکمیل: ۲۰۰۸ء

توضیح: پی ایچ ڈی سطح کا مقالہ ہے جس میں کل سات ابواب ہیں۔ باب اول تعارف اور تحقیق کے طریقہ کار ایسے امور پر مشتمل ہے، باب دوم موضوع کا پس منظری مطالعہ، باب سوم مستشرقین کے لسانی نظریات اور ان کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، باب چہارم عین الحق فرید کوٹی کے لسانی تصورات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، باب پنجم سہیل بخاری کے لسانی تصورات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، باب ششم دیگر غیر آریائی نظریات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ اور باب ہفتم ماحصل پر مبنی ہے۔

۳۔ **عنوان مقالہ: اردو میں لسانیات کے مباحث**

مقالہ نگار: عبد الغفور ساہی

صفحات: ۳۱۵

مخزونہ: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

سن تکمیل: -----------

توضیح یہ پی ایچ-ڈی کا مقالہ ہے۔ فہرست ابواب درج زیل ہے۔

باب اول: لسانیات- تفہیم و تعارف

باب دوم: اردو زبان کے نظریات

باب سوم: اردو میں لسانی مباحث (ابتدا تا قیام پاکستان)

باب چہارم: اردو میں لسانی مباحث (بعد از قیام پاکستان تا حال)

باب پنجم: لسانی تشکیلات (خصوصی مطالعہ)

باب ششم: اردو لسانیات: ماحصل

۴۔ **عنوان مقالہ: اردو میں لسانی تحقیق**

مصنفہ / مقالہ نگار: فائزہ بٹ

صفحات: ۷۲۱

پبلشر: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور

سن طباعت: ۲۰۱۷ء

توضیح: فائزہ بٹ کا یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، جو کتابی صورت میں ۲۰۱۷ء میں منظر عام پر آیا۔ زیر نظر مقالہ پانچ ابواب اور ایک محاکے پر مشتمل ہے۔ فہرست ابواب درج ذیل ہے:۔

باب اول: لسان اور لسانیات، باب دوم: دنیا کی زبانیں، باب سوم: اردو میں مستشرقین کی لسانی تحقیقات (ابتدا سے ۱۹۴۷ تک)، باب چہارم: اردو لسانیات (ابتدا اور ارتقائے اُردو)، باب پنجم: اُردو لسانیات (قواعد و لغت کے مباحث)

۵۔ **عنوان مقالہ: اُردو ڈیجیٹل کتب**

مقالہ نگار: رئیس احمد

صفحات: ۲۸۸

مخزونہ: یونیورسٹی آف پشاور، پشاور

سن تکمیل: ۲۰۱۱ء

توضیح: یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ اس تحقیق کا مقصد اُردو زبان کے متن کو برقیاتی عمل سے تحریر کرنے اور محفوظ کرنے کی راہ میں حائل تکنیکی، لسانی، قانونی اور معاشرتی رکاوٹوں کا تحقیقی مطالعہ ہے تا کہ ان رکاوٹوں کو درست طور پر سمجھا جاسکے اور انھیں دور کر کے اُردو زبان وادب کی ترقی کو عالمی رفتار سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔ فہرست ابواب درج ذیل ہے:۔

باب اول: ڈیجیٹل کتب: تاریخ، طریق کار اور وست

باب دوم: اُردو زبان کی صورت گری: تکنیکی مسائل

باب سوم: اُردو کتب اور ڈیجیٹل کتب کے اشاعتی مسائل

باب چہارم: اُردو ڈیجیٹل کتب: عمومی تصورات اور غلط فہمی

باب پنجم: نتائج اور حاصل مطالعہ

۶۔ **عنوان مقالہ: اُردو زبان وادب کی ترویج میں کمپیوٹر سافٹ ویئرز کا کردار**

مقالہ نگار: وہاب اعجاز خان

صفحات: ۳۵۶

مخزونہ: شعبہ اُردو، جامعہ پشاور

سن تکمیل: ۲۰۱۵ء

توضیح: یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ مقالہ نگار نے کوشش کی ہے کہ تمام اہم کمپیوٹر سافٹ ویئر سے متعلق آگاہی فراہم کر سکے۔

فہرست ابواب درج ذیل ہے:۔

باب اول: کمپیوٹر سافٹ ویئر

باب دوم: اُردو کتابت میں استعمال ہونے والے سافٹ ویئر ز

باب سوم: انٹرنیٹ۔ اوراس پر استعمال ہونے والے مختلف سافٹ ویئر ز

باب چہارم: متفرقات (موبائل ایپس، مشینی ترجمہ وغیرہ)

۷۔ **عنوان مقالہ: اُردو میں جدید لسانیات کے مباحث**

مقالہ نگار: احساس قادر صدیق

صفحات: ۴۵۶

مخزونہ بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

سن تکمیل: ۲۰۱۷ء

توضیح: یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے:۔

مقدمہ

باب اوّل: لسانی مطالعہ کی روایت

باب دوم: جدید لسانیات: ایک تعارف

باب سوم: اُردو میں صوتیات اور علم الاصوات کا تعارف

باب چہارم: اُردو میں معنیات کے مباحث اور ان کا اطلاق

باب پنجم: اُردو میں جدید لسانیات کے مباحث: مجموعی جائزہ

محاکمہ

مقالے میں روایتی سا مواد ہے۔ مفید مطلب مواد نظر نہیں آتا۔

ج: اُردو کے عالمی زبانوں سے لسانی روابط

ا۔ **عنوان مقالہ: اردو اور ہندی کا لسانیاتی رشتہ**

مقالہ نگار: ڈاکٹر رام آسرا راز

صفحات: ۲۹۲

مخزونہ: راز اینڈ سنز، قدوائی نگر، نئی دہلی

سن تکمیل: ۱۹۷۵ء

توضیح: یہ پی ایچ۔ڈی کا مقالہ ہے، جس پر سکالر کو دہلی یونیورسٹی سے ڈگری ملی۔ فہرست مندرجات یہ ہے:۔

الف۔ اردو اور ہندی۔ آغاز و ارتقا

ب۔ اردو اور ہندی۔ لسانی اختلاف

ج۔ اردو ہندی۔ لسانی اشتراک

مقالہ نگار نے مندرجہ بالا تمام پہلوؤں پر جس عمدہ سلیقے سے روشنی ڈالی ہے، اس سے محقق کی لگن اور محنت عیاں ہے۔

۲۔ **عنوان مقالہ: اُردو پر فارسی کے لسانی اثرات (تصرف کے آئینے میں)**

مقالہ نگار: ڈاکٹر عصمت جاوید

صفحات: ۳۳۶

پبلشر: مہاراشٹر پرنٹنگ سکول سدا شیو پیٹھ پونا۔

طباعت: ۱۹۸۷ء

توضیح: یہ محقق کے تحقیقی مقالے کی تلخیص ہے۔ جن کا عنوان ہے "اُردو میں فارسی کے دخیل الفاظ میں تصرف کا عمل"۔ اس مقالے پر حو مراٹھواڑہ یونیورسٹی اورنگ آبادی سے ۱۹۷۳ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی۔ ابوب کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

باب اوّل: زبانوں میں رعایت کا عمل

باب دوم: اُردو میں مفرس عربی وفارسی
دخیل الفاظ کا تاریخی پس منظر

باب سوم: اُردو میں مفرس عربی وفارسی
دخلیل الفاظ کا تجزیہ لفظی

باب چہارم: صوتی تصرف

باب پنجم: صرفی ونحوی تصرف

باب ششم: معنوی تصرف

۳۔ **عنوان مقالہ: اُردو پر عربی کے لسانی اثرات**

مقالہ نگار: ڈاکٹر رضوانہ معین

صفحات: ۳۰۷

پبلشر: حسامی بک ڈپو مچھلی کمان، حیدر آباد

طباعت: ۱۹۹۸ء

توضیح: کتاب بہت وقیع مباحث پر مشتمل ہے۔ مصنفہ نے اس لسانی موضوع کو درج ذیل فصلوں میں تقسیم کیا ہے:۔

پہلی فصل: پس منظر

دوسری فصل: صوتیات

تیسری فصل: خطیات

چوتھی فصل: صرفیات

پانچویں فصل: نحویات

چھٹی فصل: علم بلاغت

ساتویں فصل: علم عروض

۴۔ **عنوان مقالہ: اُردو عربی کے لسانی رشتے**

مقالہ نگار: ڈاکٹر احسان الحق

صفحات: ۱۵۱

پبلشر: قرطاس، کراچی

سن طباعت: ۲۰۰۵ء

توضیح: یہ پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ ہے، جس پر کراچی یونیورسٹی نے محقق کو پی ایچ ڈی کی ڈگری دی۔ ابواب کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

باب اوّل: اُردو کا ماخذ

باب دوم: عربی زبان ایک تعارف

باب سوم: اُردو عربی کے تاریخی و تہذیبی روابط

باب چہارم: اُردو عربی حروف و حرکات کا اشتراک

باب پنجم: اُردو عربی صوتیات

باب ششم: قواعد

باب ہفتم: مفردات یا ذخیرہ الفاظ

۵۔ **عنوان مقالہ: اُردو اور فارسی کے روابط**

مصنف / مقالہ نگار: ڈاکٹر محمد عطاالله خان

صفحات: ۴۹۷

پبلشر: انجمن ترقی ادو پاکستان

سن طباعت: ۲۰۱۷ء

توضیح: اردو اور فارسی کے روابط پر یہ ایک قابل قدر تصنیف ہے۔ جو ڈاکٹر محمد عطا اللہ خان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ انھوں نے دقتِ نظر سے فارسی اور اردو کے تاریخی اور لسانی روابط کا جائزہ لیا ہے اور تمام جہات کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ فہرست ابواب درج ذیل ہے:

باب اول: تاریخی روابط، باب دوم: لسانی روابط، باب سوم: دستوری (قواعد کے) روابط، باب چہارم: ادبی روابط، باب پنجم: امکانی روابط،
باب ششم: حرف آخر

۶۔ **عنوان مقالہ** **اُردو اور ہندی: وحدت / ثنویت (ایک تجزیہ)**

مقالہ نگار محمد خاور نوازش

صفحات ۳۰۰

مخزونہ بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

سن تکمیل ۲۰۱۳ء

توضیح: یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ اس مقالے میں اُردو اور ہندی کی وحدت اور ثنویت دونوں پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے اور نتائج اخذ کرنے کے بعد یہ سفارش کی گئی ہے کہ اُردو اور ہندی اپنی اصل کے اعتبار سے ایک ہی زبان ہے۔ بعد میں مذہبی اور سیاسی مفادات کی بنا پر ان دو زبانوں میں تفریق پیدا کی گئی۔ اگر اب بھی ہندی اور اُردو کے خیر خواہ خلوص دل سے کوشش کریں تو یہ دونوں زبانیں ایک دوسرے کے قریب آسکتی ہیں۔ فہرست ابواب درج ذیل ہے:۔

باب اول: اُردو زبان: آغاز اور ارتقا

باب دوم: ہندی زبان: آغاز اور ارتقا

باب سوم: اُردو اور ہندی کی وحدت: نظریات، حقائق اور تاریخ

باب چہارم: اُردو اور ہندی کی ثنویت: محرکات، روایات اور تاریخی کش مکش
باب پنجم: اُردو اور ہندی: وحدت / ثنویت (مجموعی جائزہ، نتائج اور تجاویز)

۷۔ **عنوان مقالہ: اردو اور ترکی کے لسانی روابط**

مقالہ نگار: امتیاز احمد

صفحات: ۳۶۴

مخزونہ: قرطبہ یونیورسٹی پشاور

سن تکمیل: ------

توضیح: یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، جو محقق لگن اور محنتِ شاقہ کا آئینہ دار ہے۔ فہرست مضامین درج ذیل ہے:۔

حصہ اول

باب اول

فصل اول: اردو زبان کا تاریخی پس منظر ----------ترکوں کے تناظر میں
فصل دوم: ترک قبائل کے لسانی اثرات

باب دوم: لسانیات کے بنیادی مباحث

باب سوم: اردو ترکی حروفِ تہجی کا جائزہ

باب چہارم: اردو ترکی صوتیات کا اشتراک

فصل اول: صوتیات

فصل دوم: اردو ترکی صوتیات کا اشترک

باب پنجم: اردو ترکی صوتی تغیرات

باب ششم: اردو ترکی معنیات فرق

باب ہفتم: اردو ترکی الفاظ کی تشکیل

باب ہشتم: اردو تر کی صرفی و نحوی اشتراک
فصل اول: اردو تر کی صرفی اشتراک
فصل دوم: اردو تر کی نحوی اشتراک
فصل سوم: اردو تر کی مشترک ضرب الامثال
فصل چہارم: اردو تر کی متروک الفاظ
حصہ سوم: اردو تر کی مشترک الفاظ
باب نہم: اردو تر کی مشترک ذخیرہ الفاظ
باب دہم: حاصل تحقیق

د: اُردو کے علاقائی زبانوں کے لسانی روابط

i۔ پی ایچ ڈی (مقالات)

ii۔ ایم فل (مقالات)

ا۔ **عنوان مقالہ: تین ہندوستانی زبانیں**

مصنف / مقالہ نگار: ڈاکٹر کے ایس بیدی

صفحات: ۲۹۰

پبلشر: انجمن ترقی اردو، دہلی

سن تکمیل: ۱۹۶۱ء

توضیح کتابی صورت میں یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ ڈاکٹر کے ایس بیدی نے پنجابی، ہندی اور اردو زبانوں کے آغاز و ارتقا کے الگ الگ جائزہ لینے کے بعد تینوں زبانوں کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔ انھوں نے اپنی بحث میں مخلوط زبان کے تصور کو بنیاد بنایا ہے جو لسانیاتی نکتہ نظر

سے درست نہیں۔ ان کے خیال میں پنجابی، اردو اور ہندی مسلمانوں کی ہندوستان میں آمد کے وقت عربی، فارسی اور مقامی زبانوں کے میل جول کے نتیجے میں وجود پذیر ہوئیں۔ ان کے مطابق جدید ہند آریائی زبانوں کا آغاز ۹۰۰ء سے پہلے ہوا اور ۱۰۰۰ء تک یہ زبانیں نکھری ہوئی شکل میں رونما ہوئیں۔

مصنف نے ہندوستان کی تین زبانوں، پنجابی ہندی اور اردو کے آغاز و ارتقا سے متعلق الگ الگ مقالات تاریخی واقعات کی رو سے پیش کیے ہیں۔ عہد قدیم سے لے کر موجودہ زمانے تک ان کے تدریجی ارتقا پر روشنی ڈالی ہے۔ ساتھ ہی اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ مذکورہ زبانوں کو وجود بخشنے میں مختلف افراد سماج اور تہذیبوں کا عمل دخل ہے ۔ آخر میں "تینوں زبانوں کا باہم لسانیاتی رشتہ" کا عنوان قائم کر کے درج ذیل مباحث کا اندراج کیا ہے:

ا۔ زبان کے جانچنے کے اصول

(تلفظ، بناوٹ، صوتیات، معنویات وغیرہ)

ب۔ فہرست مشترک الفاظ

فارسی مشترک الفاظ، مشترک ترکی الفاظ، عربی مشترک الفاظ، عربی و فارسی مشترک الفاظ، سنسکرت مشترک الفاظ، مقامی مشترک الفاظ، انگریزی مشترک الفاظ

۲۔ **عنوان مقالہ: اردو اور سندھی کے لسانی روابط**

مصنف / مقالہ نگار: شرف الدین اصلاحی

صفحات: ۵۱۹

پبلشر: مرکزی اردو بورڈ، لاہور

طباعت: ۱۹۷۰ء

توضیح: یہ شرف الدین اصلاحی کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، جس کا سن تکمیل ۱۹۶۵ء ہے۔ جو پہلی بار ۱۹۷۰ء میں مرکزی اردو بورڈ سے شائع ہوا۔ اس مقالے میں انھوں نے اردو اور سندھی کے مشترک لسانی عناصر کی نشان دہی کر کے دونوں زبانوں کے قریبی لسانی روابط کو آشکار کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب میں تاریخ و تمہید، حروف و حرکات کا اشتراک، صوتیات کا اشتراک، صوتی تغیرات، تشکیلات، صرف، نحو اور ذخیرہ الفاظ جیسے ابواب قائم کیے گئے ہیں اور آخر میں کچھ ضمیمے بھی شامل کئے گئے ہیں۔ وہ مخلوط زبانوں کے تصور کو رد کرتے ہیں اور اردو اور سندھی کو آریائی زبانیں تسلیم کرتے ہیں۔ وہ سندھ کی بجائے دوآبہ کو اردو کا مولد مانتے ہیں۔ اردو اور سندھی کے مشترک لسانی عناصر کے ضمن میں مقالہ نگار نے بھرپور بحث کی ہے۔ انھوں نے نظام اصوات کی توضیح کے لیے اردو اور سندھی کے صوتیوں کا چارٹ دیا ہے اور آوازوں کی درجہ بندی کر کے ان کے مخارج کی درجہ بندی کی ہے۔ تقابلی چارٹ سے دونوں زبانوں میں اشتراک اور اختلاف کی نشان دہی ہوتی ہے۔ اردو اور سندھی کے صوتیوں کو ثابت کرنے کے لیے اقلی جوڑوں کے سیٹ مہیا کیے ہیں۔

۳۔ **عنوان مقالہ: ملتانی زبان اور اس کا اردو سے تعلق**

مقالہ نگار: ڈاکٹر مہر عبد الحق

صفحات: ۷۱۹

مخزونہ: اردو اکادمی، بہاولپور

سن تکمیل: ۱۹۶۷ء

توضیح: یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو کتابی صورت میں ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا۔ اس کتاب میں مصنف نے ملتانی زبان کے آغاز و ارتقا اور ضمنی طور پر اردو کے آغاز سے بحث کرتے ہوئے دونوں زبانوں کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے اور اردو اور ملتانی کے قدیم روابط کی نشان دہی کی ہے۔ ان کے نزدیک پنجابی، لہندا سے الگ زبان ہے اور ملتانی اور لہندا بھی الگ الگ

زبانیں ہیں۔ اگرچہ ان میں کسی حد تک لسانی اشتراک موجود ہے۔ ملتانی کو پنجابی اور لہندا سے الگ زبان ثابت کرنے کے بعد وہ اسے سندھی کی شاخ قرار دیتے ہیں جو محل نظر ہے۔

۴۔ **عنوان مقالہ: کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ**

مصنف / مقالہ نگار: ڈاکٹر سید محمد یوسف بخاری

صفحات: ۲۹۱

پبلشر مرکزی اردو بورڈ، اپر مال، لاہور

طباعت: ۱۹۸۲ء

توضیح: یہ کتاب ڈاکٹر سید محمد یوسف بخاری کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو اسی عنوان کے تحت مرکزی اردو بورڈ لاہور سے ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا۔ یہ کتاب کشمیری اور اردو زبان کے اختصاصی اور اشتراکی پہلوؤں سے متعلق ہے جس میں کشمیری اور اردو زبان کی تاریخ، ارتقا اور لسانی خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے اور دونوں زبانوں کا تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ کشمیری کو بروشسکی زبان قرار دیتے ہیں البتہ اس پر پشاچی کے اثرات تسلیم کرتے ہیں۔ اس مقالے کے ابواب کی ترتیب اور عنوانات میں "اردو اور سندھی کے لسانی روابط" از شرف الدین اصلاحی کی تقلید کی گئی ہے۔

۵۔ **عنوان مقالہ: براہوی اور اردو کا تقابلی مطالعہ**

مقالہ نگار: عبدالرحمن

صفحات: ۴۰۵

مخزونہ: جامعہ سندھ، جام شورو

سن تکمیل: س ن

توضیح: یہ پی ایچ۔ڈی کا مقالہ ہے۔ فہرست مندرجات یہ ہے:۔

باب اول: تاریخ و جغرافیہ، باب دوم: زبان، اب سوم: حروفِ تہجی، باب چہارم: صوتیات، باب پنجم: معنوی تغیرات، باب ششم: صرف، باب ہفتم: نحو، باب ہشتم: محاورات و ضرب الامثال، باب نہم: مشترک الفاظ، باب دہم: قدیم اردو اور براہوی، باب یازدہم: براہوی اور پاکستان کی دوسری علاقائی زبانیں، باب دوازدہم: فنِ موسیقی

۶۔ **عنوان مقالہ: سندھی، پشتو، اُردو کے لسانی روابط**

مقالہ نگار: خالد خان خٹک

صفحات: ۴۸۷

مخزونہ: سندھ یونیورسٹی، جام شورو

سن تکمیل: س ن

توضیح: یہ پی ایچ۔ڈی کا مقالہ ہے۔ فہرست مندرجات یہ ہے:۔

۱۔ ابتدائیہ

۲۔ زبان، مشترک آریائی زبان اور زبانوں کی تقسیم

۳۔ سندھی، پشتو، اردو کا نسلی اشتراک

۴۔ رسم الخط کا اشتراک

۵۔ صوتیات (صوتی اشتراک)

۶۔ سندھی، پشتو، اردو کے قدیم رسم الخط۔

۷۔ خارجی اثرات (مشترک)

۸۔ صرفی و نحوی اشتراک

۹۔ مشترک الفاظ

۱۰۔ معنوی اشتراک (مشترک ضرب الامثال اور محاورات)

۱۱۔ تہذیبی اور ثقافتی رشتے

۱۲۔ جدید روابط

۷۔ **عنوان مقالہ: اُردو اور راجستھانی بولیاں**

مقالہ نگار: عزیز انصاری

صفحات: ۶۱۷

مخزونہ: جامعہ سندھ، جام شورو

سن تکمیل: س ن

توضیح: یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ فہرست مندرجات یہ ہے:۔

باب اول میں زبان کی اہمیت و افادیت، زبان کی پیدائش، برصغیر میں اردو کا مقام، اردو ہندی قضیہ اور اردو کی پیدائش کے بارے میں مختلف نظریات جیس موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔

دوسرا باب راجستھانی کا تعارف، راجستھانی کی قدامت اور کا حلقہ اثر، مغربی ہندی، پنجابی، برج، سندھی اور گجراتی سے تعلق اور راجستھانی پر فارسی اثرات جیسے موضوعات پر مشتمل ہے۔

باب سوم میں قواعد کی رو سے اردو اور راجستھانی کا لسانی تجزیہ، راجستھان کے علاقائی نام اور ان باہمی فرق، راجستھان کی علاقائی تقسیم ،راجستھانی کی مختلف نمو نے، راجستھانی کا صوتی مزاج جیسے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

باب چہارم میں راجستحانی محاورے اور کہاوتیں، الفاظ و معنیات، تقابلی لغت، راجستھانی کے مخصوص الفاظ اور ان کے معانی جیسے موضوعات کو شامل کیا گیا ہے۔

باب پنجم میں راجستھان میں اردو کی ترویج و ترقی، اردو اور ٹونک، جے پور اور اس کی خدمات، مشرقی راجستھان میں اردو، مغربی راجستھان میں اردو، میواڑ میں اردو، اجمیر (میواڑہ) کی خدمات جیس موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

۸۔ **عنوان مقالہ: اردو اور بلتی کے لسانی روابط**

مقالہ نگار: جمیل حسین

صفحات: ۲۹۱

مخزونہ: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

سن تکمیل: ۲۰۲۳ء

توضیح: یہ پی ایچ ڈی کی تحقیق ہے۔ فہرست مندرجات درج ذیل ہے۔

باب اول: اُردو اور بلتی کی تاریک اور پس منظر

باب دوم: صوتیات

باب سوم: قواعد صرف

باب چہارم: نحوی نظام

باب پنجم: عوامی زبام اور سلینگ

ماحصل

کتابیات

۹۔ **عنوان مقالہ: اردو اور بلوچی زبان کا تقابلی جائزہ**

مقالہ نگار: احمد علی صابر بولانوی

صفحات: ۲۱۹

مخزونہ: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

سن تکمیل: ۱۹۹۵ء

توضیح: ایم فل اردو کی سطح کا لکھے گئے اس تحقیقی مقالے میں اردو اور بلوچی زبانوں کا قدرے تفصیل سے تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔ باب اول بلوچی اور بلوچی تہذیب و ثقافت پر مشتمل ہے۔ باب دوم اردو زبان آغاز وارتقا پر مشتمل ہے۔ باب سوم میں قدیم زبانیں جیسی

اوستا، رگ وید، سنسکرت، فارسی، پہلوی اور عربی سے بحث کی گئی ہے۔ باب چہارم ہمسایہ زبانیں کے عنوان سے ہے۔ باب پنجم میں لسانیات پر عمومی بحث کی گئی ہے۔ باب ششم قواعد خاص کر صرف پر مشتمل ہے۔ باب ہفتم نحو اور باب ہشتم اردو اور بلوچی الفاظ کی تشکیل پر مشتمل ہے۔

۱۰۔ **عنوان مقالہ: اردو اور پشتو میں تذکیر و تانیث**

مقالہ نگار: محمد اشفاق

صفحات: ۱۹۲

مخزونہ: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

سن تکمیل: ۱۹۹۹ء

توضیح: یہ ایم۔ فل کا مقالہ ہے۔ فہرست ابواب درج ذیل ہے:۔

باب اول: پشتو زبان

باب دوم: اردو اور پشتو کے لسانی روابط

باب سوم: اردو اور پشتو میں تذکیر و تانیث

باب چہارم: اردو اور پشتو میں تذکیر و تانیث کے قواعد

باب پنجم: اختتامیہ

خلاصہ تحقیق

۱۱۔ **عنوان مقالہ: اردو اور گوجری کا لسانی رشتہ**

مقالہ نگار: محمد اکرم

صفحات: ۲۲۹

مخزونہ: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

سن تکمیل: ۲۰۰۶ء

توضیح: یہ ایم۔فل کا مقالہ ہے۔فہرست ابواب درج زیل ہے۔

باب اول: اردو زبان و ادب

باب دوم: گوجری زبان و ادب

باب سوم: اردو اور گوجری قواعد

باب چہارم: اردو اور گوجری زبان کا تحقیقی و تقابلی جائزہ

باب پنجم: اردو اور گوجری کا لسانی رشتہ

خلاصہ تحقیق

محقق کے مطابق اردو اور گوجری در اصل ایک ہی زبان کے دو روپ ہیں۔جو خالص رہی وہ گوجری ہے اور جس میں دوسری زبانوں کا ذخیرہ الفاظ زیادہ داخل ہوا،وہ اردو کہلائے جانے لگی۔

۱۲۔ **عنوان مقالہ: پہاڑی اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ**

مصنف / مقالہ نگار: میاں کریم اللہ قریشی کرناہی

صفحات: ۳۲۸

طباعت: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

طباعت: ۲۰۰۷ء

توضیح: جس میں آٹھ ابواب قائم کیے گئے ہیں۔پہلا باب ریاست جموں و کشمیر کا تاریخی پس منظر، دوسرا باب زبان اور زبان کی ابتدا، تیسرا باب پہاڑی زبان اور اس کا خاندان السنہ، چوتھا باب پہاڑی زبان کے اصل وارث کھاشہ قبائل، پانچواں باب پہاڑی زبان کا رسم الخط اور حروف تہجی، چھٹا باب پہاڑی زبان کی صرف و نحو، ساتواں باب پہاڑی اور ریاست جموں و کشمیر کی دوسری اہم علاقائی زبانیں اور آٹھواں باب خلاصہ پر مشتمل ہے۔

عنوان مقالہ: پہاڑی اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ

مصنف / مقالہ نگار: میاں کریم اللہ قریشی کرناہی

صفحات: ۳۲۸

طباعت: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

طباعت: ۲۰۰۷ء

توضیح: جس میں آٹھ ابواب قائم کیے گئے ہیں۔ پہلا باب ریاست جموں و کشمیر کا تاریخی پس منظر، دوسرا باب زبان اور زبان کی ابتدا، تیسرا باب پہاڑی زبان اور اس کا خاندان السنہ، چوتھا باب پہاڑی زبان کے اصل وارث کھاشہ قبائل، پانچواں باب پہاڑی زبان کا رسم الخط اور حروف تہجی، چھٹا باب پہاڑی زبان کی صرف و نحو، ساتواں باب پہاڑی اور ریاست جموں و کشمیر کی دوسری اہم علاقائی زبانیں اور آٹھواں باب خلاصہ پر مشتمل ہے۔

۱۳۔ **عنوان مقالہ: پشتو، پنجابی اور اردو کے لسانی اشتراکات**

مقالہ نگار: محمد اسماعیل گوہر

صفحات: ۳۴۵

مخزونہ: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

سن تکمیل: ۲۰۱۴ء

توضیح: یہ ایم فل کا مقالہ ہے، جس میں پشتو، پنجابی اور اردو کے لسانی اشتراکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ پشتو، پنجابی اور اردو کے آغاز و ارتقا اور لسانی خاندانوں پر بحث کی گئی ہے۔ لسانی اختلاط، صرفی و نحوی اشتراکات، مرکبات، محاورات اور ضرب الامثال میں اشتراکات پر جامع انداز میں بات کی گئی ہے۔

۱۴۔ **عنوان مقالہ: اردو اور افغان**

مقالہ نگار: حمید اللہ خٹک

صفحات: ۳۰۹

مخزونہ: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

سن تکمیل: ۲۰۱۶ء

توضیح یہ ایم فل کا تحقیقی مقالہ ہے۔ اس تحقیق میں مولانا امتیاز علی خان عرشی کی کتاب اردو اور افغان کے متن کی تدوین کی گئی ہے اور حواشی و تعلیقات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مصنف اور اس کی حیات پر ایک مقدمہ بھی شامل مقالہ ہے۔ کتب، شخصیات اور اماکن سے متعلق ایک اشاریہ بھی ہے۔ یہ ایم فل سطح پر لکھا گیا ایک تحقیقی مقالہ ہے۔

فصل چہارم: مقالات و مضامین (انگریزی)

الف: مقالات۔ عمومی لسانیات

۱۔ عنوانِ مقالہ: **Phonetic Correlates of Lexical Stress in Urdu**

مقالہ نگار: Sarmad Hussain

صفحات: ۱۶۲

مخزونہ: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

سن تکمیل: ۲۰۱۰ء

توضیح:

This work was done as a doctoral thesis and aimed to document acoustic implementations of stress on temporal and spectral aspects of Urdu speech. The work has also aimed to use this physical evidence to propose the phonological model for Urdu. It is one fo the first such work on the Urdu language and needs to be further disseminated. List of contents is as follows: 1. Introduction 2. Review of Literature 3. Methods 4. Results 5. Discussion 6. Summary 7. References 8. Appendix A: Urdu Phonemic Inventory and its Transcription and Pronunciation Guide 9.

۲۔ عنوان مقالہ: **Urdu Morphology, Orthography and Lexicon Extraction**

مقالہ نگار: Muhammad Humayoun

صفحات: ۱۰۶

مخزونہ: Charlmers University of Technology and Goteborg University,Goteborg,Sweden

سن تکمیل: ۲۰۰۶ء

توضیح:

This thesis was written for the Degree of Master of Science. This work is related to computational linguistics in its nature. This research describes the implementation of Urdu language morphology in functional morphology. Functional morphology(FM) is a domain embedded for implementing natural language morphology, developed by Markus Forberg and Aarne Ranta at Chalmers & Gothenburg University(Forsberg& Ranta,2004).Functional Morphology(FM) is written in Haskell, which is a functional programming language. The productivity of this toolkit has been proven by successful implementations of the morphologies fot Swedish, Italian, Russian, Spanish and

Latin. In this thesis work, it has been shown by Urdu examples that this toolkit is equally useful on South Asian Languages such as Urdu-Hindi. According to researcher, Functional Morphology is based on a simple idea, dealing grammar as software liberaries. Therefore this implantation of Urdu morphology could be reused in applications such as intelligent, search of keywords, infrastructure for syntax, semantics and language training.

The brief list of content is as under.

1.Introduction 2.Functional Morphology 3.Analysis of Urdu 4.Urdu Morphology and its Implementations in Haskell 5.The Lexicon 6.Related Work 7.Conclusion and Future Work

ب: مضامین: عمومی لسانیات

ا۔ عنوان مقالہ: **Phonemic variations in similar words of Turkish and Urdu language**

مقالہ نگار: Tania Ali Khan

صفحات: ۱۷

رسالے کا نام: Journal of Language and Linguistic Studies

سنِ تکمیل: ۲۰۲۰ء

توضیح:

This research article is designed to explore the phonemic variations in similar words of Urdu and Turkish languages. In order to find out variations, a list of 75 words, which are common in Urdu and Turkish language was prepared in form of text. The data of this study was collected from Pak-Turk school of Lahore. The prepared words list was given to 10 Turkish speakers. These speakers were selected by using purposive sampling technique. The audios of the speakers were recorded and transcribed into standard Turkish IPA symbols. Levenshtein algorithm framework is used to draw a comparative analysis of Turkish phonemic transcriptions with standard Urdu phonemic transcriptions of the same words. With the help of Levenshtein algorithm, phonemic variations in similar words of both languages was measured. The intriguing result of the study will help in establishing the understanding about the production

directions of the similar words used by the speakers of both languages.

Appendix B. Individual Speaker Data

ج: مقالات: کمپیوٹری لسانیات

ا۔ عنوان مقالہ: **An Urdu Semantic Tagger–Lexicons, Corpora, Methods and Tools**

مقالہ نگار: Jawad Shafi

صفحات: 238

مخزونہ: School of Computing and Communications Infolab21 Lancaster University

سن تکمیل: ۲۰۲۰ء

توضیح:

This research work report on the development of an Urdu semantic tagging tool and discuss challenging issues which have been faced in this Ph.D. research work. Since standard NLP pipeline tools are not widely available for Urdu, alongside the Urdu semantic tagger a suite of newly developed tools have been created: sentence tokenizer and part-of-speech tagger. Results for these proposed tools are as follows: word tokenizer reports F1 of 94.01٪, and accuracy of

97.21٪, sentence tokenizer shows F1 of 92.59٪, and accuracy of 93.15٪, whereas,

list of contents is as follows: 1. Introduction 2. Background and Related Work 3. Urdu Natural Language Tools 4. Semantically annotated Corpus and Multi-Target Classification Methods 5. Semantic Tag set, Semantic Lexicons, Urdu Semantic Tagger and its Evaluation 6. Conclusions and Future Directions

۲۔ عنوان مقالہ: **Redefining Urdu Morphology and Grammar for the Development of an Integrated Sentiment Analysis Framework**

مقالہ نگار: Afraz Zahra Syed

صفحات: ۱۱۵

مخزونہ: Department of Computer Science and Engineering University of Engineering and Technology Lahore, Pakistan

سن تکمیل: ۲۰۱۳ء

توضیح:

This dissertation presents a grammatically motivated, sentiment classification framework to handle these distinctive features of the Urdu language. The main research

contributions are: to highlight the linguistic (orthography, grammar and morphology, etc.) as well as technical (prsing algorithm, lexicon, corpus, etc.) aspects of this multidimensional research problem, to explore Urdu morphological, grammatical and finally the conceptual details fo the language are our target concerns. Additionally, our approach can help in the sentiment analysis of other languages, like Arabic, Hindi, Punjabi etc. The lists of contents is as follows:

1. Introduction
2. State of the Art Research
3. Distinctive Features of the Urdu Language
4. Sentient: The Appraisal Expressions
5. Implementation: Classification Model and Lexicon Structure
6. Experimentation and Results
7. Conclusions and Future Directions.

۳۔ عنوان مقالہ: **Generic Urdu NLP Framework for Urdu Text Analysis: Hybridization of Heuristics and Machine Learning Techniques**

مقالہ نگار: Wahab Khan

صفحات: ۱۰۸

مخزونہ: Department of Computer Science and Software Engineering, International Islamic University Islamabad, Pakistan

سن تکمیل: ۲۰۱۹ء

توضیح:

In this thesis, we the propose researcher a generic Urdu NLP framework for Urdu text analysis based on machine learning (ML) and deep learning approaches. Initially, he addressed POS challenges by developing a novel tagging approach using the linear-chain conditional random fields (CRF). He employed a strong, stable, balanced language-independent and language dependent feature set for Urdu POS task and used the method of context words window. Our approach was evaluated against a support vector machine (SVM) technique for Urdu POS – considered as the state of the art - on two benchmark datasets. The results show his CRF approach to improving upon the F-measure of prior attempts by 8.3 to 8.5%.

Secondly, he adopted deep recurrent neural network (DRNN) learning algorithms with various model structures and word

embedding as a feature for the task of Urdu named entity recognition and classification. These DRNN models include long short-term memory (LSTM) forward recurrent neural network (RNN), LSTM bi-directional RNN, back propagation through time (BPTT) forward RNN and BPTT bi-directional RNN. He consider language-dependent features such as part of speech (POS) tags as well as language independent features such as N- grams. Our results show that the proposed DRNN-based approach outperforms existing work that employ CRF based approaches. His work is the first to use DRNN architecture and word embedding as a feature for Urdu NER task and improves upon prior attempts by 9.5٪ in the case of maximum margin.

د: مضامین: کمپیوٹری لسانیات

ا۔ عنوان مقالہ: **Urdu language processing: a survey**

مقالہ نگار: Ali Daud, Wahab Khan, Dunren Che

صفحات: ۳۳

رسالے کا نام: Springer

سن تکمیل: ۲۰۱۶ء

توضیح:

The core objective of this paper is to present a survey regarding different linguistic resources that exist for Urdu language processing, to highlight different tasks in Urdu language processing and to discuss different state of the art available techniques. Conclusively, this paper attempts to describe in detail the recent increase in interest and progress made in Urdu language processing research.

۲۔ عنوان مقالہ: **Aghaz: An Expert System Based approach for the Translation of English to Urdu**

مقالہ نگار: Uziar Muhammad, Kashif Bilal, Atif Khan and M. Nasir Khan

صفحات ۰۵

رسالے کا نام World Academy of Science, Engineering and Technology International Journal of Cognitive and Language Sciences

سن تکمیل ۲۰۰۷ء

توضیح:

This research article describes that Machine Translation of English text to its Urdu equivalent is a difficult challenge. Lot of attempts has been made, but a few limited solutions are provided till now. The writers present a direct

approach, ising an expert system to translate English text into its equivalent Urdu, using The Unicode Standard, Version 4.0 （ISBN 0-321-18578-1） Range： 0600-06FF. The expert system works with a knowledge base that contains grammatical patterns of English and Urdu, as well as a tense and gender-aware dictionary of Urdu words （with their English equivalents）.

مصنف کا تعارف

ڈاکٹر عبدالستار ملک علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں اردو کے استاد ہیں۔ عرصہ اٹھائیس سال سے اردو زبان و ادب کی تدریس سے وابستہ ہیں۔ لسانیات اور تدریسِ زبان ان کی دلچسپی کے خاص میدان ہیں۔ متعدد مطبوعہ اور زیرِ طبع کتب ان کے کریڈٹ پر ہیں۔ پچاس سے زائد مقالات تحقیقی اور ادبی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ بیسیوں ایم فل اور پی ایچ ڈی مقالات کی نگرانی کی۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے بی ایس اردو کے پروگرام کے بنیاد گزار اور غیر ملکیوں کے لیے اردو زبان دانی کے کورس کے فوکل پرسن ہیں۔ بطورِ پروگرام رابطہ کار بی ایس کے کورسز کی تیاری کے علاوہ بیورو برائے یونیورسٹی توسیع خصوصی پروگرام علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی پرائمری اور ایلیمنٹری کے مربوط اردو نصاب کی تیاری میں بطورِ شریک مولف کام کیا۔ ان کے مستقبل کے پراجیکٹ میں غیر ملکیوں کے لیے مطبوعہ اور ڈیجیٹل مربوط تدریجی نصاب کی تیاری بھی شامل ہے۔

مصنف کی دیگر کتب:

اردو زبان کی تدریس: مسائل و مباحث

اردو زبان: تشکیل و ارتقا

تحقیقی مقالات

اُردو لسانیات: تفہیم و تعبیر

اُردو بطور غیر ملکی زبان: نصابی کتب اور دیگر مواد کا تنقیدی جائزہ (زیرِ طبع)

اُردو الفاظ کی تشکیل: پس منظر اور امکانات (زیرِ طبع)